

یه کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ِ ملک مقیم هیں مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے هیں.



يونك نمبر ٨ لطيف آباد حيدر آباد پاكستان





۵۸۲ ۱۱-۳۱۰ پاصاحب الوّمال اوركيّ "



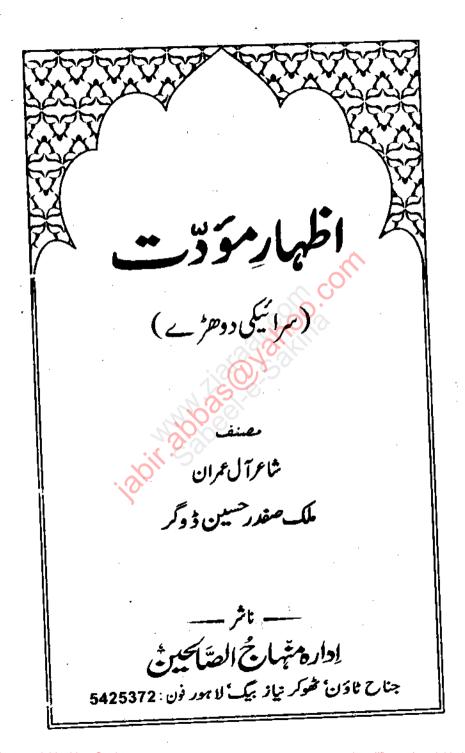
Pare La Car

نذرعباس خصوصی تعاون: رضوان رضوی اسملا می گتب (اردو) DVD دٔ یجیٹل اسلامی لائبر ریمی ۔

SABIL-E-SAKINA Unit#8, Latifabad Hyderabad Sindh, Pakistan. www.sabeelesakina.page.tl sabeelesakina@gmail.com

iahir ahhas@yahoo com

http://fb.com/ranajabirabba



جملة حقوق بحق اداره محفوظ

ا ظیارمؤ دّ ت

كتاب

شاعرة لعمران مك صغدر حسين ذوكر

مئف

ر لمصندر في اعد عاصم و وكرا يم الاكث

مرتبين

علامدر ماض حسين جعفرى ، فاصل قم

بيشش

غلام صبيب

پروف ريل^يگ

: نومبر 1900ء

اشاعت

312

سفحارس

ニッ200

بذب

مكنے کا پہتے }

إدارَه مِنْهَاجُ الصَّالِحِيْنِ ﴿ لَاهَوْر

الخمارمؤدت ______ على الخمارمؤدت _____

ترتيب

61	ذ غاز عقبی کاحواله	12	اظبادآشك.
61	فصول المبمه كاحواله	14	بسم رب الشبدا.
61	لیخ مطبیحی معروف بمومن کا حواله پیخ (م	20	مولانا سيداظهر حسن زيدي قبله كالظبارية
62	ملتنس أمبموم كأحوال	22	استاد الشعرأ نذر فحسين جبنيد سرارشاد
62	العرمعة أأساكبه كانوال	23	تمادامل بيت سيدحسن نقوى شهبير
62	ناصرالمليت كاحواله	24	ينام ذاكر اكبر معقدر فسين ذوكر
63	علامه سيدححن اهن كانظريه	26	"اک تشنه میدر" کے مصنف
63	عِلامه ذيتان حيدر جواديٌ كاحواله	28	صفدر حسين ووكراكي بردرمصائب كوشاع
63	مینخ علی ربانی خلخانی کا حوالیہ	30	ملك صفيدر حسين ذوكر مع شاع آل عمران تك
64	آ قای علی نظری منفردی کا حواله	32	صفدر و وكر ١٩٧٥ ، سي ٢٠٠٠ ، يك
64	علامه سيد صفور حسين تجثى كالتجزية وتبعره	35	جيساميں نے پڑھا، سنا، ديکھااور بايا
64	معاویت الدارین کے مصنف کا اعتراف	38	منحول کی از ندگی پر محیط ملاقات
65	ایک انگشاف	39	صفور تسين ذوكر اليك بمه جبت مخصيت
66	مولا ناخسین عارف نقوی تحریر فرمات میں	43	اظباررمؤدت اورصغدر دوكر
67	رغروي شنراده قاسم انن الحسن مليه السلام	45	شاعراً لِ مران ملک صندر حسین دوگر کے نام
67	حضرت المام حسن كي وميت	49	ذا کری کی تین نسلوں کو محیط شاعر
69	تعويذ كياروايت	50	جذبول كافدك كماتم ياغربت كاسقيفه
73	مديمة المعاجز ميل ملامه سيد باشم بحراني كاحواله	53	اجرد مالت كيافعانة
74	آيت الآلة تفلى جعفر شوت باكاليك اور واله	55	تاریٰ کے چند محقیق دوالے
75	استاذ العلمهاء عالامتحمه بإرشاه تجنل كاحواله	56	امام حسین کی اواا د بارید وضاحتی حوالے
77	شعرائے بارے میں معصومین کارشادات	57	سیدانعلما مطامه کی تعمنوی کے والے
77	حضرت رسول اکرم فرمائے ہیں:	59	بحارالانوار كے حوالے
77	امام مجمر بإقر عليه السلام كاارشاد	59	كشف الغمه كاحواله
77	امام جعفرصادق مابيالسلام بسارشادات	59	این شهرآ شوب کا حواله
78	المام على رضاعليه الساام كافرمان	60	متحقق مقدس اروبيل كاحواله
78	کن سے شعر پڑھنے کے کیے فرمان امام	60	ملاجمود طريخي كاحواليه
79	ایک دوبرا دوشاعر	60	مولاناالسيدا بوائس فكعنوئ كاحواله
80	مصائب كالكعابواا يك تاريخي شعر	60	علامدانسيدابوالقاسم في كاحواله
81-2	متغنق متغنق	61	جنات الخلو د كاحواله

عرضِ ناشر

اظہارِ مؤدت تاں دُور دی گال ہے جتی مرتبت و ساس جبان تو س پردہ فرمان د سے بعداں اُمت نے آب نبی کوں ایہ جیا اجر رسالت فتا پی زمین نے آسان کنب کے رہ گئے ۔ کا نات دی ہر شے فرکھی ہوگئی تے ہرزبان دا ادب بنجواں تے ہاواں نال بجر سہوے مرثیاں، نوحیاں، و یناں، الا بنیاں نے دوہڑیاں نال معمور ہوگیا۔ جو یں کر بلائی مرفیے آردہ ادب دی شان تھنے اُوویں حینی دوہڑ ہے سرائیکی تے پنجائی دا مان بن کے سامنے آئے۔ عرب، عراق تے ایران تو س سندھ ملتان دے علاقیاں دی ایزدا ایزدا عزائی رنگ ہور دی گوہڑاتے عزائی اوب بوروی ابورگ ہوگیا۔

سرائیکی زبان بخی مخوری تے من تھارہ اوٹی ول وی گھب جان والی تے دکھیاں دی غم خوار وی ہے۔ ایبہ چھیرا مک پاسے رکھدے ہوئیاں پی سرائیکی بنجا بی داای بک لہدیا بول ہے یا فیل ہوئیاں پی سرائیکی بنجا بی داای بک لہدیا بول ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی نے اہل ہوئی ہے اہل کی سرائیکی نے اہل ہیت و سوگ تے اہل مؤقت و سے روگ کوں اسپتے اندر ان سمویا جیوی جانوراں و سیت و جانی ہوندی اسے تارول سرائیکی بندت وی جانی ہوندی اسے بارول سرائیکی بندت دو برخ جانی ہوندی اس برائیکی بندت دو برخ سے برسنیک کول، بھاوی اوہ اُردو بولیندا ہوو سے یا بنجا بی، پشتو بولیندا ہوو سے یا بنجا بی، پشتو بولیندا ہوو سے یا سندھی، بلوچی بولیندا ہوو سے یا بندی فورا سمجھ آ ویند سے نیس تے ہر بندے کول ان کی سات کی سرائیکی اُوریندا ہوو سے یا سندھی، بلوچی بولیندا ہوو سے یا بندی فورا سمجھ آ ویند سے نیس تے ہر بندے کول ان کی سات کی سرائیکی اُوریندا ہوں تے ما بولی ہے۔

شاعر آل عمران حصرت صفدر حسین و وگر بهورال تے وی سرائیکی دا کچھ ایہہ جیاجادو چلیا ہے اُوہ عربی فاری تول آشنا اور اُردو پنجابی دے رسیا بوون دے باوجود قبلہ صفدر حسین نجفی اعلی اللّه مقامه تول تاریخ وی آگائی تے مرحوم اختیار حسین اختر چنیوٹی بورال تول درد دی اظہار مؤدت دی اشاعت اساڈے جھے وہ آئی اے تے اساں آودی پوری پوری کورٹ کوشش کیتی ہے پی ایس ٹوں سوہنے توں کوشش کیتی ہے پی ایس ٹوں سوہنے سیدال نے اپنے مرشدال دی نذر کرن لنی سوہنے توں سوہنا چھاہیے ۔ مرائیکی املا بک مشکل مرحلہ ہی چہزائر کرن لئی اساں پھر امظہرعباس چودھری بورال دی وی امداد لنی ہے جھال ایس او کھے کم نوں برممکن حد تک موکھا بنایا تے تھیج کیتی۔ میڈی پوری کوشش ہے پئی صفر حسین ڈوگر ہورال دے تح بری سرمائے ٹوں محفوظ کرن لنی مارٹ کو سمخوظ کرن لنی ادارے دے وسائل ٹوں بروے کار لہاوال تے چھے طریقے نال مومناں تک اپڑاوال۔ سوہنارہ سانوں ساریاں نوں دین دی خالص خدمت کرن دی تو فیق ارزانی کرے۔

والسلام

ر ماض حسین جعفری ، فاضل قم سر پرست ادار دمنهاخ السالحین ، لا ہور

ـــ انگمارمؤدت

صلوات كامله

یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اللهِ مُحَمَّدٍ وَ عَجِلٌ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ مِ اور آلِ مُحَمَّدٍ بِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ

نوف: بعض عاملین کا تجربہ ہے کہ جوفض روزانہ اس صلوات کو سات مرتبہ پڑھے اے امام زمانہ (عج) کی زیارت نصیب ہوگی۔
میصلوات حضرت جبرئیل نے جناب یوسف علیہ السلام کو زندان میں تعلیم دی اور حضرت بوسف اس کا ورد فرماتے تھے۔

شب عاشور

امام حسينً كالبيخ منتقم بيني حضرت قائمٌ كا تذكره

حضرت المجعفرام محمر باقر عليه السلام كى عديث ميں ہے كه حضرت امام سين عليه السلام نے اسينے اصحاب سے شب عاشورا فر مايا:

> ابشروا بالجنة انا نبكث ماشاء الله بعد ما يجرى علينا تم يخرجنا الله واياكم حتى يظهر قائمنا فينتقم من الظالمين وانا وانتم نشاهدهم في السلاسل والاغلال وانواع العذاب؟

> > فقيل له: من قائمكم يابن مسول الله؟

قال السابع من ولد ابنی محمد بن علی الباقر وهو الحجة بن الحصن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی ابنی وهو یغیب مدة طویلة ثم یظهر ویملاً الارض قسطا وعدلا کما ملنت ظلما وجورا ''آپ سب کو جنت کی بثارت ہو، خدا کی شم! یہ بات جان لوکہ مارے خلاف جو کھ ہونا ہے جب یہ سب کچھ ہوجائے گا تو جس فدر اللہ تعالی جا ہے گا اور جو اس کی مشیت میں ہوگا ہم (خاص قدر اللہ تعالی جا ہے گا اور جو اس کی مشیت میں ہوگا ہم (خاص

مقام) میں تغیریں کے پھر اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو وہاں ہے باہر نکال لائے گا ایک حالت میں ہمارے قائم کا ظہور پُرٹور ہوگا۔۔۔۔ پس ہمارے قائم کا ظہور پُرٹور ہوگا۔۔۔۔۔ پس ہمارے قائم سارے ظالموں سے انقام لیس کے اس وقت میں خود اور آپ سب ان ظالموں کو چھکڑ یوں، بیڑ یوں اور نجیروں میں جکڑا ہوا دیکھیں کے اور ہم آھیں مختلف قسموں کے عذابوں میں مبتلا مشاہدہ کریں کے ان کو طرح طرح کا عذاب دیا جارہا ہوگا اور ہم سب اس منظر کو دیکھ رہے ہوں گے۔ جارہا ہوگا اور ہم سب اس منظر کو دیکھ رہے ہوں گے۔ بین آپ کے سوال کیا گیا: یابن رسول اللہ! آپ کے قائم کون ہیں؟

امام حسین علیہ السلام نے فرایا ''میرے بیٹے محمد بن علی الباقر کے ساتویں فرزند ہمارے قائم بیں اور وہ جمت ہیں جو حسن بن علی بن محمد بین علی بن محمد بین اور حجمہ میرے بیٹے علی کے فرزند بین اور وہ (ہمارے قائم) ایک لمبی مدت کے لیے غائب ہوں سے اور وہ فلیور فرما کیں گے اور زمین کوعدالت اور انصاف سے بحر کے دیں طرح ظلم و جور سے بحر پیکی ہوگی'۔ (بحوالہ اثبات دیں کے جس طرح ظلم و جور سے بحر پیکی ہوگی'۔ (بحوالہ اثبات الربعة ومقل الحسین للمقرم)

انتساب

ملكة تطهير، فاتحدمبابله ،مصداق اتما ، تغييرسورهٔ كوثر ، تاديل سورهٔ رحمن مركز دائره عصمت ، وقار هل اتنى ،محور حديث كساء ، ينبع ومخزن طبهارت أم الائمة ، حاتون جنت ،سيدة النساء العالمين حضرت سيده فاطمة الزبراء سلام الله عليها

بیت الحزن می گزرنے والے وقت کے نام

ٹانی فخر النساء، شریکۃ الحسین ،أم المصائب کر بلاکی شیر دل خاتون کے زندانِ شام میں گزرنے والے شب وروز کے نام

*

حضرت سیدہ أم رباب كح حضرت سيدالشهد اء امام حسین عليه السلام كى شهادت كے بعد كھلے آسان كے ينچے كفنے والى زندگ كلے آسان كے نام شامِ غریباں کے تبھیر سنائے سے لے کر بازار کوفد کے اوباش ہجوم کے بے ہتکم شور میں خوف زدہ اور سبے ہوئے بچوں کے نام معد

اے ناموب خاندان رسالت واماست آپ جذبے اور احساسات عطا کرنے والے ہیں میں اس معمولی کوشش میں صَرف ہونے والے اوقات کوآپ عزت مآب مخدرات عصمت کے وسلے ہے

آپ کے خاندان کے آخری وارث منتقم آل محر (ع) کی نذر کرتا ہوں اے حضرت ولی العصر!

اس در بدر بھنگنے والے خاند بدوش پررم فرماتے ہوئے
اپنی البی آ کھ کے گوشوں میں ان اپنے ہی
خاندان کے دیے ہوئے وسلول اور واسطوں کے عوض
الدان کے دیے ہوئے وسلول اور واسطوں کے عوض
اس'ن اظہار مؤدت' کا یکی صلہ دے کہ
طویل عمری کے ایک بکل کا فقیر کو بھی تواب دے دے
میں تیرے گذید میں گونجنا ہوں تو بازگشتی جواب دے دے
میں تیرے گذید میں گونجنا ہوں تو بازگشتی جواب دے دے

شاعرآ ل عمرانً ملک صفدر حسین ڈوگر مذبي

مُين ''اظهارِمؤدت'' كاثواب

علامدسيدافخارحسين نقوى أنجى كوالدين

اوران کے خاندان کے مرحومین

ا بے والدین اور خاندان کے مرحومین کی ارواح خصوصا این عزادار اور ماتی برادر خورد کرنل ملک اصفر حسین ڈوگر کی

روح کی نذر کرتا ہوں

شاعرة ل عمران ملک صفدر حسین ڈوگر

اظهارتشكر

"جوفخص تم به احسان كرے تم اس كا بدلدوينے كى كوشش كرواورا كرتم بدلدند دے سكوتو كم ازكم اس كا شكريد ادا كرو" - (اميرالمونين حضرت على ابن ابى طالب ،غررائجكم ،ص ١١٢)

اسلام آبادے قافل کر بلا کے سالار عزادار حضرت سیدالشہد آء سیدامیر حسین تر مذی

جواب تک گیارہ قافلوں میں چارصد چالیں (۴۳۰) ماتموں کو پُرسہ کے لیے ایران اور چالیس ماتموں کواکست ۲۰۰۲ء میں پُرسہ کے لیے شام By Air اپنے قرچہ پر

لے جا چکے میں اور اکثر میں بھی اُن کا ہم سفر ہوتا ہوں۔ میں میں جعنہ میں تاریخ

حضرت امام جعفرصا دق عليه السلام فرمات بين

"جو خض مسى مومن كوزيارت برك جائے تو الله تعالى اس كے

ایک ورہم کے خرچ کرنے کے عوض دس برار گنا اس ونیا میں عطا

کرتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں اتنا بی ثواب ذخیرہ کردیتا ے'۔(کامل الزبارات)

میں اپنے گھر کے علاوہ صرف اٹھی کے ہاں ہوتا ہوں اور پہروں وہاں تھہر کر اپنی کت سے مسودوں کو حتمی شکل دیتا ہوں۔ ---- اظهارمؤوت ------- 13 ---

جب بھی حوادث زمانہ سے تھک کر اور نگک آ کر، اپنی بھرتی، ٹوئتی، ڈکھتی نسوں، کر بناک اور اذیت ناک کمحوں سے دوچار ہوتا ہوں تو وہ مجھے اپنی بے پناہ محبت، خلوص اور نواز شات سے سمیٹ کر دوبارہ نئ تخلیق کرنے پر آیدہ رکھتے ہیں۔

ان کے نوجوان عزادار ماتی اور وسیع مطالعہ رکھنے والے فرزند سید حسن مرتفنی تر ندی، سید حسین مرتفنی تر ندی ہمہ وقت میری میز بانی په آمادہ ہوتے ہیں اور میری صحت کا ہردم خیال رکھتے ہیں۔

الله تعالی بحق زبراء ، به شرف زبراء ، به نور زبراء ، به عصمت زبراء ميرے تمام دکھ سينے والے اس خاندان کی توفيقات ميں اضافه فرمائے اور نظر بدے محفوظ رکھے اور انھیں نصار امام زمانہ (عج) میں قرار دے۔

ہیشہ کے لیے نیاز مند شاعرآ ل عمران

ملك صفدر حسين د وگر

...... اظمارمؤدت

بسم ربِّ الشهداء

کا کات میں سب سے اعلی واشرف وہ ذات مقدسہ ہیں جنسیں اللہ تعالی نے اپنی پہچان قرار دیا ہے اور وہ کا کتات کی خلقت کا جواز تھم یں۔ ہرشی فیض رسانی کا اللہ نے ابنی کو وسیلہ قرار دیا اور انھیں اس کا اعزاز ملا کہ وہ سب متصل تحلوق اور خالق کے درمیان ہیں۔ اللہ کی زمین پراللہ کے نمائندگان ''انبیاء ورسل'' کا تقر ربھی اس لیے ہوا کہ وہ انسان ہیں۔ اللہ کی زمین پراللہ کے نمائندگان ''انبیاء ورسل'' کا تقر ربھی اس لیے ہوا کہ وہ انسان ہنے والی تحلق کو اپنی اور اپنی مالک و خالق کے لیے جو پیچان ہیں اور جنمیں اللہ تعالی نے ابنی رحمت کا ، اپنی کرم کا ، اپنی کم ما ، اپنی جروجیت و قباریت کا ۔ خاصہ یہ کہ اپنی تمام صفات کے اظہار کا ذریعہ بنا کر انھیں یواللہ ، عین اللہ جیسے الفاظ کا مصدات قرار دیا ، یواللہ ، عین اللہ ، جب اللہ ، اراوۃ اللہ ، مشیت اللہ ، آذین اللہ جیسے الفاظ کا مصدات قرار دیا ، یواللہ کی تر جمان بنیں اور ناطق کلام النی بس آھی کا لقب ضمرا۔

اللہ تعالی نے انھیں ساری محلوق کے لیے رحمت ہونے کا اعر اور بخشا۔ اول محلوق کا تعارف اہل البیت کے نام سے اور بھی آل اللہ کے عنوان سے کروایا گیا۔ ان کی رضا کو اللہ نے اپنی رضا کی علامت قرار دیا، اور ان کی ناراضگی کو اپنے غضب کا مصداق قرار دیا اور ان کی عجبت ہی کو اپنی ذات سے محبت اور تعلق وسیلہ قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالی نے اپنی اس برتر اور اعلی محلوق کے لیے زیمن کو ان کامسکن قرار دیا تو یہ بھی کا کنات کی بر دوسری جگہ اور دیگر کرہ سے افضل قرار پائی اور اللہ تعالی نے اسی زیمن پر اپنے بندگان کی وصدت اور یک جبتی کے اظہار کے واسطے کعبہ بنا دیا اور سب بندگان پر فرض قرار دیا کہ وہ عبادات کے دوران میں اپنا زخ اس مٹی اور پھر کی بنی عمارت کی جانب کرلیں گے تو کیا

انھوں نے اللہ کی جانب رُخ کر لیا اور اس طرح سب انسانوں پر واضح کیا کہ جس طرح عبادات کی صحت کے لیے کعب کا رُخ کرنا ضروری ہے، اس طرح ایمان اور اسلام کی در تی اور صحت کے لیے اللہ البیت سے ربط اور تعلق ضروری ہے، اور ان کے لیے '' کعبۃ اللا یمان' کا عنوان قرار دے دیا۔ پس جس طرح کعبۃ اللہ کی تو ہین خدا کی تو ہین ہے، اس کی باحر آئی خود خدا کی ہے احر آئی ہے۔ اس طرح کعبۃ اللہ یمان جن کا عنوان بنا، ان کی باحر آئی خود خدا کی ہے احر آئی ہے۔ اس طرح کعبۃ الله یمان جن کا عنوان بنا، ان کی تو ہیں بھی خدا کی تو ہین ہے، ان کا تل خدا کا قبل خدا کا تون ہو گیا''۔ ہم لیے تو اہل البیت علیم السلام کے تل ہونے پر یہ جملے کے گئے کہ ''خدا کا خون ہو گیا''۔ ہم حضرت امام حسین سیرالخبر اوعلیہ السلام کی زیارات میں پر سے ہیں:

السلام عليك ياثام الله وابن ثاراد

غضب و خوشنودی کا معیار بھی آخیں بنادیا۔ اب جب ان انسانوں نے اللہ کے نمائندگان کا قل کیا، ان پرظم کیا، آخیں اذیتیں دیں، تو وہ کائنات میں مظلوم ترین بستیاں قرار پائے تو پھر انسان فطرت کے تقاضا کے تحت ان کے مصاب کو یاد کر کے ان کے ساتھ ہم دردی کا اظہار اور کا گنات کے ساتھ ہم آ جنگ ہونے کو انسانوں کے لیے عبادت قرار دے دیا۔ ای لیے اہلِ البیت علیہ السلام نے اللہ کی جانب سے یہ جدایات پہنچائیں کہ عام مظلوم کی مد کرنے والا اجروثو اب کا مستق ہے اور جو ہماری مظلومیت پر گربی کرے، دو سرے کو زلانے کے اسباب مہیا کرے، دونے کی شکل بنائے، نٹر میں، شعر میں اس پر جنت واجب ہے۔ کے اسباب مہیا کرے، دونے کی شکل بنائے، نٹر میں، شعر میں اس پر جنت واجب ہے۔ السلام اور آ پ کے ناصران کے خم میں گرید وزری کا خصوصی تھم دیا گیا۔ عز اداری کو افضل عبادات قرار دیا گیا بلکہ جس طرح کر بلاکا واقعہ اسلام کی بقا کا ذریعہ بن گیا تو اس کر بلاکو اقعہ اسلام کی بقا کا ذریعہ بن گیا تو اس کر بلاکو انسام می دیا گیا۔ عز اداری کو افضل دیرہ ورکھنا بھی اس عنوان سے واجب قرار دیا گیا تکون کے اسلام کی زندگی ہے۔ اسلام کی زندگی ہے۔ اسلام کی ذری ہوتا ہے ہر کر بلاکے بعد۔

عزاداری اور ماتم داری کی اہیت کے لیے اتنا بی گائی ہے کہ اللہ کے آخری مائم الا اور ماتم داری کی اہیت کے لیے اتنا بی گائی ہے کہ اللہ کے آخری مائم الا اور ان مائم الائمہ نورانی سلسلہ کی آخری کڑی، خاتم الحقاء حضرت وئی الحصر امام مہدی (عجم) کی عمر اس محرم الحرام ۱۳۲۸ھ ق کے آغاز میں اسال حال مال چار ماہ پندرہ دن ہوجائے گی۔ آپ اپنے آباؤاجداد کے تم میں اور کر بلا والوں کی یاد میں صح بھی اور شام کے دفت بھی گریہ وزاری اور ماتم داری کی عبادت کو انجام دیتے ہیں۔ جس سے داشتے ہوتا ہے کہ ایسا کرنا ہرمومن موالی پر فرض بنتا ہے۔ مولاحسین علیہ السلام کے تم میں بوری کا کنات سوگوار ہے۔ آپ کی شہادت سے پہلے ہر نی ، ہر پیفیر نے آپ پر ماتم بھی کیا، آپ کو یاد کر کے روئے بھی اور آپ کے قاتلوں پر نفرین بھی کی۔ اور بعض بڑے ہوئیا آپ کو یاد کر کے روئے بھی اور آپ کے قاتلوں پر نفرین بھی کی۔ اور بعض بڑے برے انبیا تا ہے کو امام حسین علیہ السلام

کے ساتھ شریک بنایا کیونکہ ہمیں بدینایا گیا ہے کہ جو بدنیت رکھتا ہوکہ'' کاش میں کر بلا میں ہونا اور امام حسین علید السلام کا مددگار بنما'' تو ایدا مخص کر بلا والوں سے ہوگا۔

فاتم المرسلين، حبيب كبريًّ ، علوق اوّل حضرت محم مصطفی صلی الله عليه وآله وسلم نے المام حسين عليه السلام كی ولادت باسعادت كے مراہم بيں آپ پر گريه و زارى فرما كراس عمل كے عبادت ہونے كا اظهاد فرمليا اور پحر برامام نے آپ كی شہاوت ہے پہلے اور آپ كی شہاوت ہے بہلے اور آپ كی شہاوت کے بعد گريه و زارى كے عمل كو جارى دكھ كر بميں اس عبادت كے انجام دين فراك شباوت كے بعد گريه و زارى كے عمل كو جارى دكھ كر بميں اس عبادت كے انجام دوگرى دين كا ابميت بتائى اس وقت مير سے سامنے شاعر آل عمران جناب صفور حسين ذوگرى كاب "اظهار مؤدت" دو بڑہ جات كی شكل عمل ہے۔ پاكستان كے تمام ذاكرين، واعظين ، علائے كرام ، عزاداران اور ماتى سكتيں آپ كے نام ہے واقف بيں۔ سب سے داعوں نے الام اور ان اور ماتی سكتيں آپ كے نام ہے واقف بيں۔ سب سے داعوں نے الام اور ماتی سكتيں آپ کے نام ہے واقف بيں۔ سب سے داعوں نے الام اور ان اور ماتی سكتيں آپ کے نام ہے واقف بيں۔ سب سے داعوں نے الام اور ماتی سکتیں آپ کے نام ہے واقف بيں۔ سب سے داعوں نے الام اور ماتی سکتیں آپ کے نام ہے واقف بيں۔ سب سے سے انھوں نے الام اور ماتی سکتیں آپ کے نام ہے واقف بيں۔ سب سے سے انھوں نے الام اور ماتی سکتیں آپ کے نام ہے واقعی میں کیا۔

کے موہم گزر اسری وے کی خصف سادات تو شام بک خستہ حال مزار آتے کھا آن جا قیام انفی ملکہ سوگ دی گری دی کر ویر دے خال کلام اید ڈس آیاں لبدرس کیش حیڈے ویرکوں بن آرام

یددوہڑہ بہت عام ہوا۔ بڑے بڑے ذاکر ہین کی مجالس ای دوہڑہ ہی کے پڑھنے پر ختم ہوجاتی ہیں۔ شعر نکھنا تو عطاء اللی ہاور پر مصائب ابل البیت علیم السلام کا اظہار اشعار کی شکل میں بی تو رب رہمان کا بہت بڑا عطیہ ہے جے نصیب ہوجائے۔ ٹاید ایسے شعرا کے لیے کہا گیا ہے کہ''روح القدس ان کی زبان میں بولتا ہے''۔ میں مجمتا ہوں کہ آج کے دور میں جب کہ مطالعہ کا شوق کم پڑ گیا ہے۔ حسینی شاعری کرور پڑتی جاری ہوا اور ایسے انداز و بیان سے نوحہ و بندءدوہڑ و کی شکل میں اہل البیت علیم السلام کے مصائب کا اور ایسے انداز و بیان سے نوحہ و بندءدوہڑ و کی شکل میں اہل البیت علیم السلام کے مصائب کا تذکرہ ہونے لگا ہے کہ جس میں تو بین کے پہلونمایاں ہوتے ہیں۔ ان طالات میں ایک

اگر چاس سے بہلے انہا مدالذا کر اور اہنامدالقائم کے کالم 'شهید خسبنا''
میں پھر عالمی مجلس اہل البیت کے پلیٹ فارم سے' آفک صفر'' کے نام سے دوہڑہ جات شائع ہوئے ہیں۔ پھرائی' آفک صفر' کو جامعۃ المنظر لا ہور سے ذوالفقار ملک نے بھی شائع کروایا اور تقریباً پاکتان کے موجودہ اور سابقہ ذاکرین کی اکثریت ان کے دوہڑہ جات کومصائب کے اظہار کے لیے پڑھتے ہیں۔ یعنی کو پنہ ہوتا ہے کہ یے کلام جناب صفدر ڈوگر صاحب کا ہے اور بعض کو اس کا پیت بھی نہیں ہوتا۔ بہر طال موجودہ کتاب اس حوالے ذوگر صاحب کا ہے اور بعض کو اس کا پیت بھی نہیں ہوتا۔ بہر طال موجودہ کتاب اس حوالے منظرہ ہوگی۔ اس میں اہل البیت کی اکثر ذوات سے متعلق اظہار مصائب کے لیے معزمت ابوطالب اور ان کے علاوہ خاندان ائن ہاشم اور بنی عبدالمطلب ، فرزندان ائنک معزمت ابوطالب اور ان کے علاوہ خاندان بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ، فرزندان ائنک اہل البیت کے مصائب کے اظہار کے واسطے بھی مناسب دوہڑہ جات اس کتاب میں الی البیت کے مصائب کے اظہار کے واسطے بھی مناسب دوہڑہ جات اس کتاب میں الی البیت کے مصائب کے اظہار کے واسطے بھی مناسب دوہڑہ جات اس کتاب میں الی البیت کے مصائب کے اظہار کے واسطے بھی مناسب دوہڑہ جات اس کتاب میں الی البیت کے مصائب کے اظہار کے واسطے بھی مناسب دوہڑہ جات اس کتاب میں الی علی علی سے علی میں گے۔

جناب صفدر ڈوگر صاحب کا اس وادی میں مطالعہ بہت وسیع ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ کوئی ایسا کلام اس میں نہ ہوگا جس کا حوالہ موجود نہ ہو۔ پھر بھی انسان خطاکار ہے، خلطی کا امکان بہر حال رہتا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مصائب اہل البیت کے اظہار یہ کلام کو سارے قارئین شحیین کی نگاہ ہے دیکھیں گے اور اے فقط ای نقط نظر ہے لیں گے کہ

ان اشعار کے ذریعہ اہل آلبیت کے مصائب کا اظہار کیا گیا ہے، نہ کہ کوئی تحقیق دیتاویز ہے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ خداوند کریم شاعر آل عمران جناب صفدر ڈوگر کوعز اوارانِ امام حسین علیہ السلام سے قرار دے اور ان کی کاوش بارگاہ صاحب العصر والز مان حضرت امام مبدی (عج) میں قبول ہواور اللہ تعالی ایل البیت اطہار کا صدقہ انھیں قیامت کے دن اجرعظیم اس شکل میں دے کہ ان کا شار بھی کر بلا والوں سے ہواور ہمیں توفق دے کہ ہم وہ کریں جس میں رہے دمن کی اپنی رضا ہے، ہماری خطاؤں کو معاف کردے اور جو توفیقات کریں جس میں رہے دمن کی اپنی رضا ہے، ہماری خطاؤں کو معاف کردے اور جو توفیقات دے رکھی ہیں وہ ہم سے والی نہ لے اور ہمیں امام زمانہ (عج) کے ناصران سے قرار دے اور غیبت کرئی کے اس دور میں نظرت سازی کے لیے ہمیں ضروری کردار ادا کرنے کی توفیق دے، آمن و

خادم عز اداران سيد الشهد اء امام حسين عليه السلام سيد افتخار حسين العقوى النهى سر براه امام خميني ترسث مازي احدس ميانو الي

خطيب آل محرمولا تاسيداظهرحسن زيدي قبله كالظهاريد

آئی باٹا پور میں عزیز مصفد حسین ڈوگرسٹمذ کے گر آیا تو پید چلا کہ مجلس ہے تو ہیں نے چاہا کہ آئی ہو جا کہ جلس ہے تو ہیں نے چاہا کہ آپ موشین کی زیارت کر لول۔ عزیزم سید محن نقوی ابھی اپنے اشعار سے آپ حضرات کی عیادت کو پُرنور بتارہ ہے تھے۔ ابھا تک یبال پہنچا۔ ذرا طبیعت علیل تھی سچا کہ دل بہل جائے گا۔ ذکر کہ دل بہل جائے گا۔ ذکر کہ دل بہل جائے گا۔ ذکر آل عمر اکیا، دل نہ رکھنے والے اللہ کا بھی دل بہل جائے گا۔ ذکر آل عمر ان کے مورث اللہ بن رازی نے برے ' راضی ' جو رکھی ہے۔

کر بلا پہ جتنا شعرانے برزبان میں تکھا اتا کی بھی سانحہ پرنہیں تکھا گیا۔ شعرانے فرہب اہل بیت کی بوئی فدمت کی۔ شاعری ختک نہیں کیونکہ اس میں '' بحری' بوتی ہیں اور جومفہوم سرائیکی زبان میں آل مجھ کے مصائب کا ادا ہوسکتا ہے اتی لذت اور درد سے کسی اور زبان میں کم از کم ہمارے ہال مشکل ہے۔ اور چربہ کی کے گھر کی زبان تو ہے نہیں صاحبان، یہ ' سرائے کی زبان' ہے۔ مجالس میں خطاب کر نے کا جب اتفاق ہوتا ہے۔ تمام مصائب کی تو مجھے پڑھنے سے پہلے ذاکر بن عظام کو سننے کا بھی شرف حاصل ہوتا ہے۔ تمام مصائب کی گرائی اور گرائی کا انداز ولگا کیں۔ ذاکر بن کے پڑھے ہوئے کی دوہڑوں کے جھے ایک ایک یا دو دومصرے یاد ہوجاتے ہیں۔ یہ سارا قصور اس عربیں حافظے کا ہے، یاد ہی نہیں رہتا۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کے زین ذوالجنات سے اُتر نے کوایک سرائیکی شاعر نے لکھا ہے کہا کہ مصرع یاد ہے اور اس سے بہتر مفہوم کی شاعر نے لکھا تی نہیں ہے، مصرع یاد ہے اور اس سے بہتر مفہوم کی شاعر نے لکھا تی نہیں ہے، مصرع یاد ہواور اس سے بہتر مفہوم کی شاعر نے لکھا تی نہیں ہے، مصرع یاد ہواور اس سے بہتر مفہوم کی شاعر نے لکھا تی نہیں ہے، مصرع یاد ہواور اس سے بہتر مفہوم کی شاعر نے لکھا تی نہیں ہے، مصرع یاد ہواور اس سے بہتر مفہوم کی شاعر نے لکھا تی نہیں ہے، مصرع یاد ہواور اس سے بہتر مفہوم کی شاعر نے لکھا تی نہیں ہے، مصرع یاد ہواور اس سے بہتر مفہوم کی شاعر نے لکھا تی نہیں ہے، مصرع یاد ہواور اس سے بہتر مفہوم کی شاعر نے لکھا تی نہیں ہے، مصرع یاد ہواور اس سے بہتر مفہوم کی شاعر نے لکھا تی نہیں ہے، مصرع یاد ہواور اس سے بہتر مفہوم کی شاعر نے لکھا تی نہیں ہے، مصرع یاد ہوائے ہو سے بھور کے توں کیوس گور کے تو

اب اتن سادگی سے کتنا بزامصائب که گیاء اس کا انداز و نگانا بہت بی مشکل ہے۔ میرے محترم سامعین! اب ایک اور مصرع سنیں کہ جب مخدرات عصمت کا قافلہ

ـــــــ اظهار سؤودی

شام من پنجاتو فائى ز مراءسلام الله عليهاف شمركوسوا مواد يكها تو فرمايا:

> ناواتف پیکیاں گلیاں دی جڈال دی بازار دے آگی کل شر مزاج رعایا دی میڈی سین سجھ منشاء گئ

اب پہلامصرع تو تھا ہی نا قابل برداشت محراس دوسر مصرع بیل ' دشمرمزاج''
کھنا میرے لیے جیرت کا باعث ہوا۔۔۔۔عزیم صفد علی رانا (ذاکر ناصر کوثر کے چھوٹے
بھائی) کے ہمراہ عزیزم صفدر حسین ڈوگر کہیل بار آئے۔ پھر یہ کھلتے گئے۔ نوارو ہونے کے
بادجود انھوں نے وہ پچھ کر دکھایا جوایک ڈوگر کو ہی کرنا چاہیے۔ ڈوگر ہوتے ہوئے'' رسالہ''
ہمی رکھتے ہیں۔ خداکرے کہ بیا نیا کلام بھی شائع کرسکیں۔ بقینا آھیں کسی کی دعاؤں ہی
نے بیتمام پچھ عطا کر رکھا ہے۔ ورنہ لوح دل اور سرائیکی کالم کسی عام ہے شخص کا کام بی
نہیں۔ میری صحت نے اجازت دی تو اس کالم پر کھوں گا۔۔۔۔ان شاء اللہ!

(كيم منى ١٩٨٠، بانابور مين ايك جلس كے دوران خطاب كا اقتباس)

استادالشعرأ نذرحسين حجفنذ برارشاد

قار كين كرام! السلام عليكم و ياعلى مدد!

میں نے ''شتے از خروارے'' نمونہ سرائیکی کلام ، دوہڑہ جات، مصائب امام مظلوم از قلم شاعر آل عمران حضرت صفدر حسین ڈوگر

صاحب كاجائزه ليا

خیالات کی پیختگی و پرجستگی دادات کرتی ہے کہ اگر ان کی تمام تر توجہ اس طرف مبذول ربی تو وہ دن دور بیس کہ آسانِ جدت و ندرت پر شاعرِ آلِ عمران ،ممرِ درخشاں بن کرتجلا ربیز ہوں اور عروب شہرت و

> كمال سے بهكنار بول ان شاء الله تعالى! "الله كرے زور قلم اور زيادة" (آين ثم الآين)

درویشِ مؤدت نذر حسین جھنڈ ریرار شاد

مورحه ۹ دنمبر۱۹۸۳ ،

شاعر آل عمران ملک صفدر حسین ڈوگر نے آفاتی درد میں ڈوب ہوئے قلم سے ذاکری مصائب کو چینے ہوئے دل کی کراہوں کے لیج میں ڈھال کر جدید تاریخ میں ایک نے باب کا اضافہ کیا ہے۔ صفدر ڈوگر کے لیج میں اتنا کرب ہے کہ اس کی شاعری درد کی معراج نظر آتی ہے۔

بنام ذا كرِ اكبر.....صفدرحسين ڈوگر

اسینے عالم، فاضل دوست صفدر ڈوگر کے ملیے ایک ناخواندہ مخص کی پولول برعطر بلنے کی ناکام کوششسیط جعفر کی طرت ناچز (ریجان اعظمی ، ۸ ایریل ۲۰۰۰ء، کراچی) علم کی چھو سے بنا ہے ترا تھم صفدر ہوا محبت حیدر سے محترم صفدر ثنائے آل محمد کا رزق تھے کو ملا جرا ہے شعروض سے رہا ملکم صفدر برے نصیب سے ملتی ہے ذاکری من کی ہے تھے یہ مادرِ حسنین کا کرم صفد سی کے در ہے لی ہے زکوۃ اتن کھے متاع علم بھلا کیے ہوگ کم صفدر خطاب میں تیرے مدموج صغدری جو ہے قلم کی نوک سے تس طرح ہو رقم صفدر ترے خال کی زو میں جو یہ روانی ہے

کہاں تلاش کری اور جا کے ہم صفدر

ـــ اظمارمؤدت

جو متکران عزا بیں قلم کے تیشے سے گرا رہا ہے مسلسل وہ سب سنم عفدر غم حسین میں فتوی کہاں قبول تجھے رہے کی حسین میں اصلاح اور رسوم کی بات غم حسین میں اصلاح اور رسوم کی بات یوں تو نے کائی کہ کموار تھا قلم صفدر کی ہے کہ کر تیری کے ایسا لگتا ہے تحریر دیکھے کر تیری کہ باب علم نے رکھا ترا مجرم صفدر ریحان اعظمی کیا چیز ہے رم آہو ریحان اعظمی کیا چیز ہے رم آہو تا کے وشعی کیا چیز ہے رم آہو

(دُاكُمْ مُحِداً صف مثل، اسكندراً باد،ميانوالي) ملک صفدر حسین ڈوگر کی ذات پر لکھنے کے لیے زینون کی شاخ اور خون جگر کی ضرورت کے ساتھ خلوص کا دامن درکار ہوگا۔ آپ کی شخصیت ہشت پہلو ہونے کے ساتھ ساتھ آفاقی مزاج کی جائل ہے۔ تخلیق ادب سے لے کر ادب نوازی، ادب بروری کے اسلوب کو نبھانے کا فن اِنھی کا حصر ہے۔ ملک صغدر حسین ڈوگر کی گفتگو، ساعت ہے محروم لوگوں کوساعت عطا کرتی ہے اور گزور دانست کو توت اور تقویت فراہم کرتی ہے۔ یمی دجہ ہے کہ ڈوگر صاحب کی تحریروں ہیں وہ جاشی ہے کہ بزے سے بردا ادیب، شاعر، مصنف اور نقاد اگر ان کی محفل میں موجود ہوتو داد دیے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔ اس لیے کہ دنیائے ادب سي تعلّق ركف والصفدر حسين ذور كرسي ايك تخصيت كانام نبيس بلكه ايك سكول آف تھاٹ ہے، ایک درس گاہ کا نام ہے۔ میں بھی اپنی ذات کوان کی گرفت سے دُورشیس رکھ سکا اورخود کوایک شاگرد ہے زیادہ نہیں سمجھا۔ آپ کی ذات نے بمدوقت اپنی تحریروں اور لفظوں کی سیل سے سیراب کیا۔ ڈوگر صاحب کی تحریروں میں ساحری ہے، ایک آفاقیت ہے،خلوص ہے،محبت ہے، حامت ہے،عقیدہ ہے،ایمان ے لبریز ایک نسخہ ہے۔ آپ کی ذات اگرمترجم بن کرالھتی ہے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ مصنف خود اپنے قاری ہے ہم کلام ہے اور اگر آپ کا مرتب کردہ کوئی بھی نسخہ اُٹھا کیچیے یوں لگتا ہے کہ جس تحرير كوآب في منتخب كيا بوتا ب، يزهن واليكوايية ول كى آوازلگى بـ آب كى تصنیف اورتحریر میں بلا کی مبارت اور تکنیک دکھائی دیتی ہے جو کہ خداداد ہے۔ آپ کے قلم کی سیّائی نے مکروفریب کے بردے کو جاک کر دکھایا۔ تحزیر میں وہ لطافت اور حاشی یائی جاتی ت كدير هي والے كے سوئے موئے ذوق وشوق كو جريور روح عطا كرتى ہے اور ذبن

---- اظهار مؤدت -----

میں ابہام کے خدشوں کو ڈور کرتے ہوئے روح کو صحت اور تسکین عطا کرتی ہے۔ آپ کی تخلیقات میں انتہا کا خلوص اور جذبہ پنہاں ہوتا ہے۔ تحریر کے لفظوں کا چناؤ آفاق سالگاتا ہے اور تحریر کا تسلسل بہتے پانیوں کا ساتا ڑپیش کرتا نظر آتا ہے۔ شدد مد کا حصول لافانی اور ترتیب کے مسن کو دوبالا کرتا ہے۔

کال بات ہے کہ جستح یا اور تالیف پر ملک صفر دسین ڈوگر کے نام کی مہرگی ہوات یہ نے کی ضرورت پیش نہیں آئی بلکہ خریدار خود تلاش کرتا ہے لینی پیاسا آئی روح کو سیراب کرنے خود نہر فرات کے نوحہ کر کے پاس آ جاتا ہے۔ میرے خیال میں آئی تک بیش بہاتح ریر یں لوگوں کی نگاہِ سعادت سے گزر پکی ہوں گی اور مزید کئی بمیوں کتب آپ کے زیرتالم ہوں گی اور مزید کئی بات ہے ہے کہ آپ کی سرائیکی شاعری پورے ملک میں پڑھی اور تی جاتی ہے ہوا کہ آپ کی سرائیکی شاعری پورے ملک میں پڑھی اور تی جاتی ہے اور کی مرتب ہوں گی آپ کی سرائیکی شاعری پورے ملک میں تام سے پڑھتے ہیں اور صفدر حسین ڈوگر کی ذات نے سوائے مسکرانے کے کوئی گلہ نہیں کیا۔

انداز کلام اور لفظوں کو اتار چر حالؤ ولوں میں ہوست ہونے والے لیجو کا کوئی ٹائی شہیں۔ گرتے لفظوں کو عظمت اور عظیم لفظوں کو معراج عطا کرنے والے کو ملک صفرر حسین نہیں۔ گرتی ہونا چا ہے۔ جس نے زندگی کوا پئی ضروریات کے ہو جہ سے ہمیشہ ڈور رکھا۔ سادگی وارشگانگی، خلوص اور مجبت کے ساتھ زندگی ہر کر دی، دین اور ادب کی خدمت میں تمام عمر ہر کر دی اور کس سے شکوہ نہ کہا۔

ان کی شخصیت ایس ہے کہ انسان اٹھی کا ہوکر رہ جاتا ہے۔ ان کی صحبت میں بیشنے والے کے اوقات ساکت ہوجاتے ہیں اور اپنی کم علمی پر اندرونی ندامت محسوس کرتا ہے۔
آپ کی اُردوشاعری میں انتہا کی مہارت، تکنیک اور بلاغت پائی جاتی ہے اور لب و لیجے کے تکلم سے اہلِ زبان یعنی ایک مکمل اُردودان کا یقین واثق ہونے لگتا ہے۔ میں نے ہمیشہ اُمسے مشاعروں میں یکتا یایا۔

صفدرحسین ڈوگر ایک پُر در دمصائب گوشاعر

(زاکر چودهری شجر سین شجر ،منڈی بہاؤالدین)

ماندہ کلال کے جلسیمی، لاہور میں پہلی مرتبہ پڑھا۔ اپ عزیز بھائی شاعراہل بیت

منظور حسین اعلی اللّہ مقامہ کے ذریعے ملک صفور حسین ڈوگر سے متعارف ہوا۔ وہ اس وقت

اسلامیہ کالی لاہور میں خالیا فرسٹ ائیز میں پڑھ رہے تھے۔ اوائلِ شباب کا زمانہ تھا، میں

ان کے ابتدائی کلام کو'نو خیز شاہر صفور حسین ڈوگر' کے نام سے پڑھتا تھا۔ پھر ہمارے دو
گھروں میں بھی خاصلے ندر ہے۔ ان کے والدین سے بھی بڑی ملاقاتی ہو کیں۔ ان کے
گھروں میں بھی خاصلے ندر ہے۔ ان کے والدین سے بھی بڑی ملاقاتی ہو کیں۔ ان کے
آبائی گاؤں ہے وال (حال ضلع قصور) ان کی بجائی پہناتا رہا۔

صفدر حسین ڈوگر کی شادی جس میں بھی شریک ہوا۔ ڈوگر تھیلے کے تمام تر وسائل کے ہوتے ہوئے رسوم و رواج کے برتکس ہوئی۔ شادیانے تک ند سے بلکہ بھر پور مصائب کی مجلس عزا ہوئی۔

یہ''سیلف میڈ'' انسان ہیں۔ کالج کے زمانہ بی سے انھیں مطالعہ اور شاعری کا شوق ہی نہیں جنون کی حد تک عشق تھا۔ ان کے کئی مصائب کے دوہڑوں پہیں نے مجالس کا اختیام کیا،مثلاً:

سلطان اسلام دی دنیا دائیں آبدا وطن پہنچا دے میانیں آبدا وی صحرادے میں کول ور صنیف طادے آج کہا فیور دی منتا ہے اوہ خالق تولِ منوا ڈے روز اول دی تحتی تول بمشیر دی قید کٹا ڈے

اغمارمؤدت ______ 89

ان کے بینوں دوہڑ ایسے ہیں جنسی میں بجائس میں کمل نہ پڑھ سکا اور مجلس میں کمل نہ پڑھ سکا اور مجلس میں میں جائے میں ہوگئی۔ نیر ے معروف قصیدے کے مصائب کا بند بھی انھوں نے لکھا جو آج بکہ اس ذہنوں سے محو نہ ہوسکا۔ اس کا انھول نے (اپی) اس کتاب میں ذکر بھی کیا ہے بلکہ اس مصائب کے معرفوں کو سننے کے لیے لوگ بیرون ملک سے محرم میں لا ہور تشریف لاتے اور خصوصاً فرمائش کرتے۔

اضی مصائب کوئ کر ایک مومن کے گریے کی شدت اتن بردهی که اس نے اپنی جان آخرین کے برد کر دی اور کر با والول میں جاشر یک ہوا۔

صفدر حلین و و گرکومسلسل اموات نے انتہائی جان لیوا صدمات سے دوجار کیا۔ معاثی حالات دکرگوں ہی رہے مگران کے اندرایک جفائش اور دلیر'' و وگر''موجود رہا۔ الحمدللّه ان کے جرائد ورسائل اور کتب کے مطابعے سے بتا چلتا ہے کہ انھوں نے کتنا کام کیا؟ واقعی ا تناتقیم شدہ انسان بلا کے حوصلے ہے الجبھی جوانی ہی کی طرح کام کر رہا ہے۔

اب'' اظہار مؤدت' شائع ہورہی ہے تو مجھے بہت خوشی ہورہی ہے۔ صفدر حسین ڈوگر اندر سے سادہ ،منکسر مزاج، اور صاحب دردانسان ہیں۔ میں ان کے کلام کوآج ہمی

بڑھ رہا ہوں اور ان کے کلام کی برجستگی اور پھتگی پہلے ون سے بی ہے۔

اس دو ہڑ ہے کی لطافت آج بھی پہلے سالوں جیسی ہے۔

توحید مزاج سافرال دا تھیا وطنوں پُور تیار اے شیر دے سفر نے کیتی چا عبائ دی مال بیار اے کوچ دے آخری وقت تاکیں گئ تھی زینٹ لاجار اے

ربی اے کیمعدی پیکیاں گلیاں وچ کوئی ماں دارشتہ داراے

الله تعالى بطفیل معصویان أنحی تادیر بصحت وسلامتی زنده رکھے تا کہ اپنی گھریلو شرعی ذمہ دار بول سے سبکدوش ہو کیس اور الله تعالی انحیس سوائے غم حسین کے دنیا کا کوئی دکھ نہ دے۔ (آمین)

ملک صفدرحسین ڈوگر سے شاعر آ لِعمرانٌ تک

(ذا كرمنظور حسين منظور ، شيخو بوره)

ہم ملک صفدرحسین ڈوگر سے شاعر آل عمران نینے تک کے مراحل تک کے شاہد ہیں۔صفدرحسین ڈوگرکے بارے میں ایک منتقل صخیم کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ برادر بزرگ جناب غلام قنم نشان ابوطالب اور میں نے صفدر ڈوگر کو بہت زیادہ بڑھا بلکہ جو کھے انھوں نے لکھا وہ ہم نے پرھا۔ ہمارے ان ہے تقریباً ۱۹۲۳ء سے تعلقات ہیں۔ تعلقات مارے ورمیان کی محبت کے لیے چھوٹا لفظ ہے۔ جس وقت سرائیکی شعرا کے درمیان معاصرانه ضدی تھی۔ اس دوران بھی میں نے صفد و وگر کو ترجیحاً بردها۔ برادم میال متاز حسین ڈوگر اور ان کا ہمارے ہاں قیام کئی کئی دن رہتا۔ ہم سلل باٹاپور جاتے رہے۔ یہ مخض زندگی میں اتنا بھر گیا کہ دوہرے ہے لے کر اُردوشاعری اور پھر جرائد کی ادارت، کتب کی تصنیفات و تالیفات، قومیات، غرض شیعیت کے برشعبہ سے وابست بی نہیں رہا بكك كاربائة نمايان انجام ديدان كى اوائل شاعرى كى بات ع كد يكسلا مين، جب مين نے بیدوہ بڑا پڑھا تو مجلس اس برختم ہی نہیں ہوئی بلکہ مونین گلیوں، بازاروں، گھروں میں مجی ساری رات بے سافتہ اور شدت ہے گر پیکر تے نظر آئے ، دو ہڑا پی تھا: اس علم کون ڈ کیھ کے ول آ ہدا اے زینٹ وا بخت أواس تائيں اے مشك دے وچ ہے بن تائيں موجود صغير دى بياب اس تھلے ہوئے ہتھ وہ مضمر ہے کائی غیرت وا احساس ودھا لھدا اے حاور نین وی وچ ونیا وے عبال

صرف ہم عی نے نہیں بلکہ ملک بھر کے ذاکرین نے صفدر ڈوگر کو تمام شعرا ہے زیادہ پڑھااور پڑھ رہے ہیں۔آپ''اظہار مؤدت'' کے مطالعہ سے محسوس فرما کیں گے کہ ان کے کتنے دوہڑوں کو کانٹ چھانٹ کے نئے دوہڑ ہے لکھے گئے۔

ذاکری دنیا میں ہرعہد کے ذاکر نے ان کا کلام پڑھا اور میرے اندازے میں پیہ تیسری، چوتھی نسل ہے جو آتھیں مسلسل پڑھ رہی ہے۔

صفدر ذوگر کے کلام کا نمونہ پیش کرنا بھی اس لیے مشکل ہے کہ ان کا دیوان آپ کے زیرمطالعہ ہے۔ آپ محسول کریں گے کہ یہ کلام آپ کی ساعتوں میں موجود ہے۔ ایک دوہڑا اپنی پیند میں سے اور لکھ رہا ہوں۔ ہمارے سادے خاندان نے اسے پڑھا ہے اور اب ہمی سب ذاکرین پڑھ رہے ہیں۔ ربائی کے بعد جابر سے امام حسین کا ارشاد ہے۔ میرے خیال میں یہ دوبڑا سب موسین کو یا دہ کا۔

میڈے شہروج تھک کے آگی ہے رکھ دِل وج حوصلہ ماء دا میڈی بے تفنی اوندے ذہن اِج ہے تاکیس آگ آپیر پیادہ وَنَح آ کھ اسلام دکی غیرت کول پیا آبدا ای چن زہڑا وا ابوے محمل تول میڈی قبر آتے ایں کول زانو سمجھ بھڑا دا اللہ تعالیٰ حضرات محمد وآل محمد کے طفیل انھیں زندہ سلامت رکھ تا کہ بیزندگی کے آخری سانسول تک صحت کے ساتھ ان خدمات کو انجام دیتے رہیں۔

اظمار مؤورت

صفدر ڈوگر ١٩٢٥ء سے ٢٠٠٧ء تک

(فقيرالسيد شفقت محسن كأظمى ، تجرات)

شاعر آل عمران ملک صفور حسین ذوگر سے میری ملاقات "بزم فوق" کے سالانہ جلسہ پر کالرہ اسٹیٹ مرکوق کے سالانہ جلسہ پر کالرہ اسٹیٹ مرکوھا میں ہوئی۔ بین فالبا ۱۹۹۵ء کی بات ہے میں نے انھیں گجرات اپنے جلسہ پر بلوایا اور بھر انھوں نے صلع مجرات میں اتنا پڑھا کہ وہ ہمارے گھر ہی کے ایک فردشار ہونے گئے۔
ایک فردشار ہونے گئے۔

میرے والد محترم بلامہ سید احمد علی شاہ کا کھی کی صفرد ڈوگر پر خصوصی نظر شفقت
رہی۔ وہ اپنے گھرے زیادہ ضلع عجرات میں رہ سید انھوں نے چہیں سال مسلسل عشرهٔ
محرم سے رہی الاقال تک کی عبالس ضلع عجرات میں پر طبیع ۔ جہاں بھی پڑھا قیام ہمارے
ہاں ہی رہا اور میرے والد گرای نے ان کوا پی اولا و سے بھی زیادہ پیار کیا اور خالصا خلوص
سے ان کی تربیت کی۔ ان کا کئی کئی دن کا قیام علمی ماحول میں ہوتا۔ میرے والد گرای کے
بڑے ہمائی مفسر قرآن علامہ سید امداد حسین کا گھی ہے بھی صفرد ڈوگر نے بھر پور استفادہ
کیا۔ وہ ان کے کتب خانے میں ہی تغیر جاتے۔ علامہ صاحب کو بھی ان سے محبت تھی،
خوب گزرتی۔ میرے لیے بید واقعی سعادت ہے جے صفور ڈوگر نے اپنی کئی تحریوں میں بھی
حوالہ کے طور پر بیان کیا ہے کہ ہمارے علاقہ میں آٹھیں لانے کا اعزاز جھے ہی حاصل رہا۔
ان کا بلند پاید ڈاکر اہلی بیت ہونا تو ان کے ابتدائی دور کی بات ہے۔ اس دور سے
انصوں نے رفت آمیز مصائب اہلی بیت کے سرائیکی دوبڑے کھے اور پڑھ کر سامعین سے
بھر پور داد وصول کی۔ شاعری میں انھوں نے اپنا ایک مقام بنا کر بڑا نام پیدا کیا۔

والد گرای اور راقم الحروف کوعلم عروض سے ماہرانہ حد تک رغبت ہے۔ بیس شاعر آ ل عمران صفدر حسین ڈوگر کی ابتدائی شاعری سے لے کر اب تک ان کے دوہڑ سے پڑھ رہا ہوں جو مجالس کا حاصل تھہرتے ہیں۔

صفدر ڈوگر کی سرائیکی شاعری کی سب سے بدی خوبی ہے ہے کہ اکثر شاعر دوہڑہ میں خوبس ہے ہے کہ اکثر شاعر دوہڑہ میں خوبصورت ادبی الفاظ استعال کرتے ہیں تو اکثر درد کا تاثر زائل ہوتا نظر آتا ہے لیکن صفدر ڈوگر کی شاعری میں بید کمال پایا کہ بند، دوہڑہ میں باوجود بہترین خوبصورت الفاظ کے استعال کے ساتھ اسے انتہائی درد کوسمونا صفور ڈوگر کو محمد وآل محمد کی طرف سے دو بعت ہوا

صفدر ڈوگر کوشاعر آلی عمران بنے تک کے دورانے کا بیں شاہد بھی ہوں۔ بیانسان
کی کو دکھ، کرب اور مصیبت بین نہیں و کیے سکنا۔ کسی کی خوشی بین شریک ہونہ ہو، گر ہر
دوست کے غم بیل موجود ہوتا ہے۔ عقیدے اور اپنی آنا پر مجھوتہ اس کی سرشت اور فطرت
میں بی نہیں۔ اگر آپ کے اس سے تعلقات ہوں تو آپ شاعر آلی عمران کو بھی بھی '' ڈوگر''
بنتے بھی دیکھیں کے گروہ ایک شخص بی نہیں ایک ادارہ ہے۔ جس کام کے لیے سوچا وہ کر
گزرا۔ آپ صفدر ڈوگر کا کلام پڑھ کے محسول کریں سے کہ اس کے کلام کو کی نسلوں سے
ذاکرین پڑھ رہے ہیں اور اکثر جدید شعرا اُس کے دو ہڑوں کو بدل بدل کے لکھ دہے ہیں۔

اس کی عقائد ونظریات و تاریخ پرکھی گئی کتب خصوصاً تائید معصوم در جواب اصلاح الرسوم، صحیفهٔ سادات، صحیفهٔ حقائق (جلد اول، دوم) کریم کر بلا، صحیفهٔ عرفان، حسن مسموم اور ویگر تمام کتب اس بات کا نقاضا کرتی جی که صفار ڈوگر کے لیے صرف دعا کی جائے کہ وہ زندہ وسلامت رہے۔ بداس کی کتاب کا چوتھا ناکھل ایڈیشن ہے گرشکر ہے کہ پھوشائع تو جوا۔ جس نے سب سے زیادہ صفار ڈوگر کا کلام پڑھا اور آئ بھی پڑھ دیا ہوں۔ نمون کلام کیا تعمون؟ اس کے کلام پر میرے والدگرای قبلہ مولا ناسید اجمرعلی شاہ کاظمی اعلی اللہ مقامہ کی سند موجود ہے۔

صفدر ڈوگر نے سید صن نقوی شہید کے ساتھ ال کر اہنامہ الذاکر نکالا۔ وہ حکومت نے اسلام آباد کونش نبر نکا لئے پر بند کر دیا۔ پھر ماہنامہ القائم نکلا جس کو حسب ضرورت نکالا جاتا ہے۔ صفدر ڈوگر اُن گنت کتابوں کے مصنف، خقیقی منفر دمضایین پہ بھر پور کام کرنے والے اُردوی شاعری کومؤدت کے انداز جی اپنے دبنگ لیجے میں بیان کرنے والے اور اپنے علمی کام اور عقیدے کے لیے کام کرنے والے اپ بھہ جہت شخصیت ہیں۔ ہم دونوں اپنی اپنی سلح پر بے حدم صروف ہیں گراس کے باوجود نہ ہمارے تعلقات میں فرق آیا اور نہ رویوں میں۔ صفدر ڈوگر کا سب سے بڑا کمال سے ہے کہ وہ جس اوارے میں رہا، جس رسالے کو نکالا اپنے آپ کواس کے لیے وقف کر دیا۔ آج کل پاکستان کے کیرالا شاعت رسالے کو نکالا اپنے آپ کواس کے لئے وقف کر دیا۔ آج کل پاکستان کے کیرالا شاعت جریدے ماہنامہ پیام زینب کے ایڈیٹر ہیں۔

میں ان کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لیے ہر وقت دعا کو ہوں کہ وہ ہماری قوم کے لیے یقیناً ایک فیمتی سرمایہ ہیں۔

> همجرات ۱۰دیمبر۲۰۰۷ء

صفدرسین ڈوگر،جبیہا میں نے پڑھا،سنا، دیکھا اور پایا

(ذا کرسید تکلیل عباس کاظمی ، رتیان سیدان)

Presented by: Rana Jabir Abbas

جب سے جھے ذاکری کا شعور ہے تب سے بیل محتر معدر حسین ڈوگر سے آشا ہوں۔ خصوصاً بیب ماہنامہ الذاکر اور ماہنامہ القائم باٹا پور لاہور سے شائع ہوتے تھے تب سے ان کی شخصیت ہیں ہے جاذب نظر ہے۔ صفدر حسین ڈوگر پر کئی پہلووں سے تفکلوکی ہائتی ہے۔ پڑھے کھے مقرر ایک متند شاعر ، ایک اچھے مصنف اور مؤلف۔ اس کی جائتی ہے۔ پڑھے کی مائند ہائی کتب بازار بیں آتے ہی ہاتھوں ہاتھ چلی جاتی تھدیق ایک بات سے کروں گا کوان کی کتب بازار بیں آتے ہی ہاتھوں ہاتھ چلی جاتی بیں۔ کتاب شائع ہونے کے ایک ماہ بعد شال پر کتاب موجود نہیں ہوتی۔ وائش ور، فتاد ، مؤرخ ، ذاکر اور ایک انتہائی خوب سیرت انسان ہیں جے ہر باشعور محبوب رکھنے کی تمنا کرے۔ انھیں محمد و آل محمد کی محبت ان کے دکھ، ورثے بیں ہو ہے۔ اور ذاکری دو سری بی انھوں نے وراثت کے طور پر اپنی شاعری اپنی بیٹی رملہ صفور کی ۔ واور ذاکری دو سری بیٹی املہ صفور نے میں مومنات تک پہنچا رہی عاصمہ صفور ایم ۔ اے انگائی کو عطا کر دی جو ذاکری کی صورت میں مومنات تک پہنچا رہی عاصمہ صفور ایم ۔ اے انگائی کو عطا کر دی جو ذاکری کی صورت میں مومنات تک پہنچا رہی

میرے ذاکری شعور کی ابتداء ہے لے کر آج تک ہماری مجالس کی ذاکری میں جاتا وہ کہ ابتداء ہے لے کر آج تک ہماری مجالس کی ذاکری میں جتنا ڈوگر صاحب کا تقریق دیا چہ، تائید، نظر فانی یا تمایت حاصل نہ ہویا تو اس کتاب ہو جے ڈوگر صاحب کی تقریق دیا چہ، تائید، نظر فانی یا تمایت حاصل نہ ہویا تو اس کتاب کے بیخود مصنف اور مؤلف ہول کے یا ان کے ایماء پر کتاب کھی گئی ہوگ۔ ذاکری دنیا میں اگر کس سے دو ہڑ ہے یا معمائی نثر کی اچھی سطریں نیس تو معلوم کرنے پر ذاکری دنیا میں اگر کس سے دو ہڑ ہے یا معمائی نثر کی اچھی سطریں نیس تو معلوم کرنے پر

پنہ چانا ہے کہ اس کا تعلّق ڈوگر صاحب سے ہے۔ مثلاً نثر کے دومعروف جملے ہیں جو ہر ذاکر پڑھتا ہے:

> " کل شریفال دی ہائی آ بازاراج گئی اے " بے یا دوسرا جملہ طاحظہ ہو: " وطن چنگی چیز اے پُر جے کوئی ومن ڈایوے تال"

اتی طرح مرائیکی دوہڑے کو اُردو اور پنجابی ادب کے قریب لانے میں ڈوگر صاحب بی کی شخصیت قابل ذکر ہے بلکہ دوہڑ و لکھنے والوں میں ہمارے لیے قدیم وجدید شاعر ڈوگر صاحب بی ملیں گے۔ ان کا کلام اکثر لوگ انھیں سنانے لگ جاتے ہیں اور وہ داد دے رہے ہوتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے ''جن کے لیے میراظم لکھتا ہے وہی جھے سب حداد دے رہے ہوتے ہیں اور اجر وعطا بھی انھی پہنچھر ہے اس لحاظ سے میرا سب کچھ سب کا سے زیادہ آگاہ بھی ہیں اور اجر وعطا بھی انھی پہنچھر ہے اس لحاظ سے میرا سب کچھ سب کا

ڈوگر صاحب کے گھر کا چمن نیک سیرت، امپائی تعلیم یافتہ اور فرمال بردار ماتی، عزادار اور ذاکر اولاد سے مہک و چمک رہا ہے بلکہ یوں کوئی کہ گھر کم نظر آتا ہے اور امام بارگاہ زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ پورے گھر میں سارا سال ہردن مجلس ہوری ہوتی یا جشن کے قصید سے پڑھے جارہے ہوتے ہیں، کبھی کوئی مہمان اور کبھی خود اور کبھی دیگر متورات پڑھ رہی ہوتی ہیں۔ ہارے سادات کے لیے اس قابل رشک خاندان کا اوڑ ھنا بچونا ہی ذکر محد وآل محد دآل محد دآل محد دار کھی ہوتے ہیں۔ ہارے سادات کے لیے اس قابل رشک خاندان کا اوڑ ھنا بچونا ہی ذکر

ڈوگر صاحب اس شخصیت کا نام ہے جس کا کوئی دھمن نہیں۔ ہر کوئی ان کا دوست ہے اور اگر کوئی ان کا دوست ہے اور اگر کوئی گلہ شکوہ رکھے بھی تو انھیں لمنے کے بعد جاتا رہے گا۔ میں نے ہر محفل میں ڈوگر صاحب کو خوشیاں با شنتے دیکھا ہے جس محفل میں ہوں جائی محفل ہوتے ہیں اور ہم خواہش رکھتے ہیں کہ کاش ہم بھی ایسی گفتگو کر سکتے۔ مصحیقہ سادات ، جیسی لافانی کتاب تکھنے والے ڈوگر صاحب عملی طور پر خود بھی سادات کا اتنا احترام کرتے ہیں بھتا انھوں نے

____ الحماريودي ______ 37 ___

روایات کے ذریعے لکھا ہے۔ اپنی عرب چھوٹی عمر کے سادات کو بھی ملنے کا رؤید غلامانہ ہے وان کی عظمت کا جوت اور نجات اُخروی کے لیے کافی ہے۔

چنداوراق بی تو دوگر صاحب کا ایمالی خاکہ بھی نہیں آسکا، بیں سے زائد مرتبہ کے دائر ہیں جن کا کوئی نہ ہوان کے بیسب کچھ بن جاتے ہیں اور جن کے پاس سب کچھ ہوا ان کے لیے بھی دعا گونظر آتے ہیں۔ دوہڑ ہے تو آپ پڑھیں کے اور وہ کتے بڑے شاعر ہیں؟ بیتو وہ پینتالیس سال سے منوا بچھ ہیں۔ سیدالذاکرین سیدامیر حسین شاہ مرحوم ایک قصیدہ بہت پڑھتے ہے جس کے معرعے بیتے:

اگر و موزد سے گا وسیلہ علی کا او خلد بریں کی موائیں ملیس گی و گرند سیشن کے عدو علی کو جہم کی ساری سرائیں ملیس گ

بیقسیده مجی ڈوگر صاحب ہی کالکھا ہوا ہے۔ آخر ش موشین سے کبوں گا کہ وہ اگر صفرت ولی صفر د ڈوگر سے نہیں ملے تو ناکھل اور آدھورے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی بطفیل حضرت ولی العصر (ع علی دوگر صاحب کو کسی کا مختاج نہ کرے اور انھیں ہیں شدار ضی و آفاقی آفات سے محفوظ ر محفوظ ر محفوظ در کھے۔ (آغین)

سسست الخيارمؤون

لمحول کی ، زندگی پیرمحیط ملاقات

(شاعرو ذاکر اہلی بیت مظیر حسین بیٹم کاظمی ، ٹوبہ ،جہلم)

روز اول کہیں اکھے بھر و آل بھر کی ولایت کا اقرار کیا تھا۔ یہاں بیسویں صدی

کے تہترویں سال (۱۹۷۳) بی بندہ ،شاعر آل عران ملک صفور حسین ڈوگر سے متعارف

ہوا۔ ساروکی (مجرات) نہر کے کنارے کموں کی ملاقات زندگی کو بچط ہوگئی۔ ملتے رہاور
پر یوں بھی ہوا کہ مالہا سال ندل سکے کئین بیس نے انھیں اپنے پاس محسوں کیا۔ بیتعلق خاطر بیس نہیں لاتا۔ اس وقت میری ذاکری کی

فاطر بھی جیب شے ہے ، فاصلوں کو بھی خاطر بیس نہیں لاتا۔ اس وقت میری ذاکری کی

ابتداء تھی اور ان کی شاعری جو بن پر ، بیس آئی کھی انھیں سلسل پڑھ رہا ہوں اور بیسطور

کھیتے ہوئے بیری آ تکھیں بھیگ رئی بیس شاید اس لیے کہ بند کتے ہوئے ان کے کر بیکا

بیس بیٹی شاہد بھی ہوں۔

رگوں میں دوڑنے چرنے کے ہم نییں قائل ۔ جو آگھ عی سے نہ نیکا تو بجر لیو کیا ہے؟

صفدر حسین ڈوگر__ایک ہمہ جہت شخصیت

(پروفیسر مزل حسین نفوی ، راولپنڈی)

سمى دانشوركا قول ي:

" شاعرى اور تخليقى نثر من بس اتنا فرق ہے جتنا دو جينوك كھنے والوں

میں ہوتا ہے کہ

کی بھی زبان بیل بیان آئم ہی ہوتا ہے کہ ایک اعلیٰ پایہ کا شاعر، ایک صاحب طرز نثر نگار بھی ہوگر آ ل عران کی دعا سے ملک صفدر حسین ڈوگر ایسے درسٹائل شاعر ہیں جو اینے سامع کو ذرا ہی بھی ڈھیل دیے میں بھیں نہیں رکھتے کیونکہ دہ روائی مشاعروں کے بشکل سو دوسو سامھین سے مخاطب نہیں ہوتے بلکہ بزاروں کے جمع میں بُنتان اہلی البیت کا بلبل چیک رہا ہوتا ہے۔ ای لیے ان کے حصنہ میں نعرہ حیدری کے شور میں سب سے زیادہ ستائش اور داد کمتی ہے۔

ان کی شاعری روحانی عقیدتوں کا ایک روح نے دیراور دلنشیں اظمار ہے، کیوں نہ ہو ان کا تجربہ تینتالیس عشروں کی عظیم الثان روایت کا اظمار ہے۔

ان کے قصائم، منقبت، رہا عیات دراصل قرآنی آبیات، اقوالی آئمہ اور احادیث میں جس جس جلیقی تجرب، وسعت خیال اور تاریخ کی مطابقت بحر پورا نداز ہے متر شح ہے۔ ان کی نشست و برخاست عظیم شعرا اور بلند پاسطاء سے عبد بدعبد ہوتی رہی۔ اگر چہ و محسن نقوی اور اختر چیوٹی کی عقیدہ والی شاعری ہے متاثر ہیں گر دہ اپنا اسٹائل رکھتے ہیں۔ بنے قوانی لانے میں ان کو بہت ملکہ حاصل ہے۔

مجالس ومحافل میں ہمیشہ (جمفل لوث کر جانے والے 'شاعر ثابت ہوتے ہیں۔
نشر نگاری شاعری سے زیادہ مشکل کام ہے، چاہے وہ تعنیف ہو یا تالیف کا کام ہو، مجرہ فن
کی فمود وہاں ہوتی ہے جہاں نشر نگار اس قابل ہو کہ وہ قاری کو اپنے معانی کے کل میں اس
انداز سے لے جائے کہ وہ اپنے آپ کوکسی اور دنیا میں محسوس کرے جہاں سے اسے آنے
کی جلدی نہ ہو۔ ای طرح ' معجیفہ' ساوات' جہاں صغدر حسین ڈوگر کے مطالعہ اور فن تحقیق
کی جلدی نہ ہو۔ اس طرح ' معجیفہ' ساوات' جہاں صغدر حسین ڈوگر کے مطالعہ اور فن تحقیق

مولائے کا نامت علی این ابی طالب کے بارے میں تھیم بوطی سینانے کہا ہے:
مولائے کا نامت علی این ابی طالب کال عقلی ہے"

ڈوگر صاحب در علم کے قادم ہونے کی حیثیت میں اٹی شاعری کے علاوہ نثر میں اس ان اللہ مادی کے علاوہ نثر میں اس ان ال انٹری زبان میں سادگی کے ساتھ علمیت ہے۔ یہ اپنے پر صف والوں کومعروف اساد کے ساتھ اتی information دیتے ہیں کہ کتاب کا ہر ہر ورق علمی اضافے کا سبب بنآ ہے۔

بیں جیران ہوں کہ''مناظرہ'' تو آسنے سامنے مباحث کو کہتے ہیں مگریہ جب سادات اور آ لی مجر کی دکالت پر آ جا کیں تو ندمرف استعاری ایجنٹوں کے تاریخی سنے شدہ شرارتی محل مسار کرتے ہیں بلکہ شکوک و شبہات ڈالنے دانے نام نہاد تحقین کے دعووں کو مجی حقائق کے تناظر ہیں قتش برآب کردیتے ہیں۔

بے شارنومے لکھے، ذاکرین کو بند (دوبڑے) لکھ کردیے رہے۔ ان کا ذہن اور یادداشت ایک جوان دانشور کا ہے۔

ڈوگر صاحب اپنی نثر میں شاعری کا ''زکا'' نہیں لگاتے۔ آج کل لوگ نثر کو شاعرانہ بنانے میں کھے ہیں مگر موصوف اپنے اس تیلیق تجربے کو الگ رکھتے ہیں۔ ماہنامہ پیام زمنب ، ماہنامہ القائم کا اداریہ ہو یا کی عظیم علمی اور فدہمی شخصیت کا انٹرویو۔۔۔۔۔ ڈوگر 41

صاحب ای ماحول اورعبد کی روایات کو ذہن میں رکھ کر نٹر میں محلکاریاں ضرور کرتے ہیں۔

زیرنظر کتاب سرائیگی میں ہے۔ سرائیگی اوب اور او یب کی غیر'' سرائکاسٹ'' کو اس وادی مین قدم نہیں رکھنے دیتے محر ڈوگر صاحب اس میدان میں بھی مؤثر زبان لکھ کر قاری سے داد وصول کرتے ہیں۔

انسانی نفسیات پر گہری نظر اور فنِ نثر کے تقاضوں سے آشنا ہیں ای لیے فورآ صاحبانِ نقد ونظر کی بعر پور توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

اللہ تعالی نے افھیں صافح اور نیک اولاد عطا کی ہے۔ ان کی ایک بیٹی رملہ صفور (بی اے انگلی) بہترین، معروف اور ربی جی عاصہ صفور (ایم اے انگلی) بہترین، معروف اور معروف ترین ذاکرہ ہیں۔ بیرے بوے بھائی مولانا سید سیاحت کی تمام تعربی بالی میاس ہے انھوں نے خطاب فرمایا۔ چوکہ ذنانہ بالی عزاجی ہمیں مستورات کو امام بارگاہ تک چوڑنا اور لانا ہوتا ہے اس لیے امام بارگاہ علمدار روڈ راولپنڈی پر جی نے جب باہر کم شمون کی بندش پر اس کمٹرے جلس کی تو جس جی میان تھا کہ ماصہ ڈوگر آئی پائے ذاکرہ ہیں۔ مضمون کی بندش پر اس کو بور حاصل ہے اور اس کے فن واؤدی جس اس کی سامعین جی فاہ رفت حد تک بے ساخت کو بور حاصل ہے اور اس کے فن واؤدی جس اس کی سامعین جی فاہ رفت حد تک ہے ساخت کی آ جاتا ہے اور پر شک آتا ہے۔

ان کا لباس بھی اُجلاء بھی طویل سفروں کی فکنیں دکھاتا ہے۔ بہر حال یاروں کے
یار، موشین کے جال نار ہیں۔ موجودہ حالات میں بھی ایک وسط کتب خاندر کھتے ہیں۔
کوئی کی کتاب اُخا کر دیکھیں تو حاشیہ پر نوٹ، مغول کی شکن آ لود آ دازیں یہ بٹاتی ہیں کہ
جو یکھ پر حا ہے فور سے پڑھا ہے۔ مجھے ضرور ایک آ دھ اعلیٰ کتاب کا تحد دیتے رہیے
ہیں۔ اوراواور وظا نف کا تحد ہرایک وقتیم کرتے ہیں۔ ڈوگرصا حب ملے کا سرمایہ ہیں۔

ـــــد اگهارمؤورت ـــــــــــــــ 42 --

اظهارِ رموَ دت__اورصفدر ڈ وگر

(عاصم بخاری ، ایم اے اُردو ایم اے بخابی ، پی شاہ مردان)

اکٹر دیکھنے بیں آیا ہے کہ جو بہت پھی کرسکتے ہیں وہ پھینیں کرسکتے ۔ گریہاں
معاملداس کے بالکل برعس ہے۔ محترم صفور ڈوگر صاحب ایسے "intelctuals" میں سے
ہیں جو بیک وقت نظم ونٹر ، تحریر وتقریر ، تاریخ و تحقیق اور اُردو ، سرائیکی پر بیماں قدرت رکھتے
ہیں۔ عوماً ایسا ہوتا ہے کہ ایسے نابط روزگار ادیب برصوب ادب میں طبح آزمائی کرتے
مرتے اپنی شاخت بھی گم کر بیٹھتے ہیں کہ قاری یا سامح فیصلہ بھی نہیں کر پاتا کہ ان کوکس
صف میں شار کرے ؟ مگر پھے خوش نصیب ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہ برصوب ادب کے
ساتھ قرار واقعی انساف کرتے ہیں۔ صفور ڈوگر صاحب بھی ان می میں سے ایک ہیں جنمیں
مقدرت نے تاریخ و تحقیق ، نظم و نٹر ، تحریر و تقریر ، اُردو و سرائیکی پر پیکاں قدرت عطا کی ہے
اور ان کی ایک منفر دیکھیان ہے۔

میرے خیال میں مینتجہ ہال کی محبت ومؤدّتِ اللِّ بیت کا اور ان کے صدق و خلوص کا بین جُوت ہیں۔ ان کے دوہڑے اور بند جن پر مجالس ختم ہوجاتی ہیں اور وہ ور دِ زبان ہیں خاص وعام کانموند ملاحظ فرمائے۔

____ اظهار وَدت ______ 44 ___

فطرت واعین نقاضا ہے ڈیکھیں دنیاں تے ازما کے

ہوں دیر زیادہ نمی حیدا کوئی پُر جوان مرا کے

قربان ونجاں ہو اکبر وا رہیا اے جیدا الآس تے آ کے

پڑھ نادی رہیا اے پھل چھکدا آ کھ پُر دی اکھ دی پاکے

ان کے کلام میں تاثیر یقینا ای وجہ ہے ہے کہ ان کے دل میں درد کا احساس

بدرجہ اتم موجود ہے۔ بیری دعا ہے کہ مون ان کو صحت یاب وسلامت رکھی، اور یہ ہیں

بدرجہ اتم موجود ہے۔ بیری دعا ہے کہ مون ان کو صحت یاب وسلامت رکھی، اور یہ ہیں

بدرجہ اتم موجود ہے۔ بیری دعا ہے کہ مون ان کو صحت یاب وسلامت رکھی، اور یہ ہیں

بدرجہ اتم موجود ہے۔ بیری دعا ہے کہ مون ان کو صحت یاب وسلامت رکھی، اور یہ ہیں۔

شاعرآ لِعمرانً ملک صفدرحسین ڈوگر کے نام

(شاعروذ اکرآ ل عمران ماسرٔ منظور حسین عاجز [مرحوم] لا ہور) اَن گنت ادبیوں، شاعروں اور علاوا کابرین کا تعارف کرانے والے صغدر حسین ڈوگر کا بیختھر ساتعارف بذریعی 'القائم'' بیش خدمت ہے۔

جیسا کہ مشاہدے میں آیا ہے کہ کچھ لوگ اس دنیا میں صرف اپ بی لیے نہیں جیتے بلکہ دوسرول کے دکھ دررد، تغیر وتر تی اور اوج عروج اور نفع و مفاد کے لیے بھی بے پناہ جذیات اپنے قلب و ذبن میں لیے بھر تے بیں اور بھی درد انھیں ہردلعزیز بنا دیتا ہے۔ ایسے بی اہل درد لوگوں میں صفار حسین ڈوگر کا نام باقی بلند اخیازات اور نمایاں خصوصیات کے ساتھ آتا ہے۔ عصر حاضر کے مئی مشاہیر ہیں۔ بینام کی تعارف کا مخاج نہیں ہے، منت جعفر ہے کوئی عومی طبقہ ہو یا خصوصی اس نام سے متعارف ہے ، اور یہ تعارف کی عومی طبقہ ہو یا خصوصی اس نام سے متعارف ہے ، اور یہ تعارف کی موالوں سے انھیں جب بھی دیکھا بغل میں ایک درمیانہ سا بیک لیے نظر آئے۔ بیک میں نیائی روشنائی سے دی تحریر میں پڑھیں تو ان نئی روشنائی سے دی تحریر میں والے کئیر تعداد میں کا غذات نظر آئے ، تحریر میں پڑھیں تو ان کا تازہ کلام نکلا یا ملت کے کمی او یب شاعر یا علامہ کا انٹرویو نکلا۔ ملک اور بیرون ملک جہاں بھی انھیں کوئی اچھا شاعر او یب یا علامہ سننے یا دیکھنے میں آیا بیابتا بیک قلم دان اور چھوٹی کی شیپ ریکارڈ رتھا ہے بھی میں۔

صاحب وموصوف سے سلام دعائے بعد بیٹے بی اپنے ہنے مسکراتے چھرے اور بے تکلفاندا عماز گفتگو سے انھیں اپنا گرویدہ بنالیا اور اپنی شیریں وہانی سے اجبیت کا پردہ

ہٹا کر اپنائیٹ کا سا ماحول پیدا کر دیا۔ اپنی قوت فہم سے موصوف کے مزاج کو پڑھا اور سلسلة كلام شروع كر ديا_بس چركيا؟ سوالات كالتلسل كجماس طرح سے قائم كيا ك صاحب موصوف کواہنا سب کچھ اُگلنے ہم مجبور کردیا۔ان کی عام زندگی سے لے کرحساس زندگی تک کے تاثر اب اپنی تمام خداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ٹیپ ریکارڈر مس محفوظ کیے اور این ادیاندالفاظ کا رنگ دے کرایک انٹروبو کی شکل میں "القائم" کے صفحات کی زینت بنا کرموشین تک پہنچا دیا۔ بیسلسلہ ڈوگر صاحب نے ایک طویل عرصہ ي شروع كرركما بيم أن كنت اليه النرويوز القائم من جهي اورمومين تك ين عجر بيل-ڈوگر صاحب عجم اس جداگانہ انداز فکر، علیحدہ طرز عمل اور مختلف راہ و روش نے انمیں دنیا میں شرت اور منفرد مقام کا حال بنا دیا ہے۔ میں نے جب ند بب شیعہ کو تبول کیا تقریباً ۱۹۲۹ء کی بات بو جمع مجل این شاعری کو چکانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اس ز ہانے میں صغدر حسین ڈوگر صاحب کا نام ذاکرین کی زبانوں سے اکثر سنتا رہتا تھا۔ مجھے انتہائی شوق ہوا کہ میں وو رصاحب سے ملول۔ انفاق سے ایک مجلس چونیال میں بڑھنے مجے تو دوگرصا حب سے ملاقات ہوگئے۔ گویہ بہلی ملاقات تھی، تاہم بری مفید اور بامقصد تھی۔اس کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ میں نے اس وقت می ان عمل متی کیجاہت اور ذاكرين كي فلاح كا در دمحسوس كيا_ ويى بنس مُكهم چيره، ويل بيتكلفاندانداز كفتگو، ويل طنساری کے جذبات جویس نے آئ سے پھیں برس پہلے ان میں دیکھے آج بھی وہی ہیں۔ بیان کی مزاج آشائی تھی جوعرض کیاب ان کی شاعری کی طرف آ وُل تو وہ مچھ یوں ہے۔ چونکہ ڈوگر صاحب کی شاعری سرائیکی دوہڑے لکھنے سے متعارف ہوئی۔ ذاكرين ان كے لكيے موع سرائيكى دوہڑے مصائب آل محل بيان كرتے وقت عوماً پڑھتے تے اور پڑھتے ہیں فہذا ابتدائی سے بہنام ذاکری دنیا سے اپنی وابنتگی قائم کرچکا ہے۔ ہرچوٹا بدا ذاکران کے دوہڑے پڑھ کرمطمئن ہے۔

كدايس والدين كاايماني بينا بونا جا يــــ

قدیم ذاکری میں جو سرائیکی دوہڑے پڑھے جاتے ہے وہ خالفتا سرائیکی سے
معمور ہوتے ہے۔ ڈوگر صاحب نے اس طرز تحریر کو ذرا بدلا اور سرائیکی میں اُردوادب کی
آمیزش سے دوہڑے کو جدیدا نداز میں پیش کیا۔اس اضافی خوبی نے ان کے دوہڑ ہے کواور
بھی جلابخشی۔اب تو ڈوگر صاحب ملک کے ہرچھوٹے بڑے ذاکر کی ضرورت بن گئے ہیں۔
صرف دوہڑ ہ لکھنا ہی اپنا شعار نہ بنایا بلکہ خود بھی مجانس میں پڑھتے رہے۔ اس
طرح خود بھی ذاکر بن میں شار ہو گئے۔ان کے والدین سے بھی میری اکثر بیش تر وقفہ وقفہ
سے ملاقا تیں ہوئیں، میں ان کی والدہ سے خاتو محسوں کیا ہے ماں دصفدر "کوجنم دے کرکشی مطمئن ہے؟ باپ کو ملاقو وہ اپنے طرز تربیت پر نازاں نظر آئے۔ جھے بے ساختہ ہے کہنا پڑا

ان کی ملنساری اور رواداری کا بیا مالم رہا ہے کہ چھوٹے بڑے ذاکرین ہوں یا عام و خاص جناب صفار حسین ڈوگر صاحب جے لیے اس نے یہی کہا کہ جینے میرے ہیں اور کس کے نہیں۔ اس لا فانی متبولیت سے انھول نے جو فائدہ اٹھایا وہ بیاتھا کہ ذاکرین کوآلیس میں مربوط کرنا شروع کر ویا۔ جہال گئے ذاکرین کی فلاح کی بات کی اور آٹھیں ایک مرکز پر بیس مربوط کرنا شروع کر ویا۔ جہال گئے ذاکرین کو ایک بزم کا تصور و دے دیا اور ساتھ ہی ساتھ اس بزم کی دعوت دی۔ آ ہستہ آ ہتہ ذاکرین کے علاوہ اکابرین اور توم کے در دمند لوگوں سے بھی را بیطے شروع کر دیے۔

گوبرم کا تصور کوئی نیا نہ تھا۔ اس سے پیش تر بھی ذاکری دنیا بیں برم کا تصور تھا گر دو بھی اس کے ناموں کے دو بھی اس طرح تھا کہ بزرگ ذاکریں جن کا اسا تذہ بیں شار ہوتا ہے ان کے ناموں کے حوالے سے یہ تصور تھا گویا کوئی برم کسی استاد ذاکر کے نام سے منسوب تھی۔ کوئی کسی کے نام سے اتنی تعداد بیں بزمان کا وجود ہی اس بات کی دلیل تھی کہ اجتماعیت کا فقدان تھا۔ ہر برم اپنی اپنی تھیروتر تی کے لیے کام کرتی تھی اور دوسری برم پر فوقیت ماصل کرنے کے ہر برم اپنی اپنی تھیروتر تی کے لیے کام کرتی تھی اور دوسری برم پر فوقیت ماصل کرنے کے

در پے رہتی تھی۔ اس طرح اپنی اپنی بزم کی خدمت تو ہوتی رہی مگر ذاکری کی خدمت نہ ہوتکی تھی۔

صفدر ڈوگر یہ چاہجے تھے کہ یہ چھوٹی چھوٹی پزیس ایک بڑی بزم میں شامل ہوں لہذا ای مقصد کے لیے افھوں نے شب وروز کام کرنا شروع کر دیا۔ بالآخرا پی عقل و دانش سے اور اپنی شب وروز اَن تھک کوشش سے ذاکرین کوایک بڑی بزم میں داخل ہونے کے لیے قائل کرلیا۔اس طرح ذاکری دنیا میں ایک ٹی طرز قکر کی داغ بیل ڈالی۔

یا یوں کہوں کہ ذاکرین کو ایک روشی اور ایک تابناک متنقل کا تصور دیا۔ اتنا بڑا کا جس تندی اور معروفیت ہے ہوا۔ یہ تو ڈوگر صاحب ہی جائے ہیں۔ میں تو یہ کہوں گا کہ اس سمی بے مثال پر انھیں جتنا بھی خراج تحسین چیش کیا جائے کم ہے۔ ان کے رفقائے کار نے بھی ان کا بھر پورساتھ دیا اور پنجاب جر کے ذاکرین بزم ذاکرین بنجاب میں شامل ہونا شروع ہوگئے۔ اس بزم کو پنجاب کی سطح پر چلانے کے لیے متعدد ذیلی انجمنیں بنائی تکئیں۔ بزم ذاکرین پنجاب (رجشر ڈ) جتنا بڑا نام ذاکری دنیا ہیں پہلی دفعہ آیا تھا۔

بقینا اس نام کے خالق اور محرک صفور ڈوگر بی تھے۔ ایکے فعال اور کامیاب بنانے کے لیے برم میں وکلاء او با اور اکابرین نے بھی اپنی اپنی جگد پر فعال کردار اوا کیا۔

یہاں تک کہ قبلہ ومحترم مرحوم ومغفور جناب اظهر حسین زیدی صاحب کی سر پرتی بھی اے حاصل رہی۔ گویا کچھ نامعلوم وجوہات کی بنا پر بیہ بزم کچھ عرصہ کے بعد زوال پذر بہوتی چلی مٹی اور آج محض یاد ماضی کی طرح اس کا تصور ذہنوں میں ہے۔

یہ میرے تاثرات تھے جو ہیں نے پیش کیے ہیں۔ میصفدرحسین ڈوگرصاحب کی نہ تو کوئی قصیدہ خوانی ہے اور نہ ہی ان کے خیالات کی ترجمانی ہے۔

ذاکری کی تین نسلوں کومحیط شاعر

(سيداختر بخاري، ايديثرالقائم)

میرا شاعر آل عمران صفدر سین ذوگر سے اتا تعلق ہے جتنا اپنی ذات ہے ہے۔
ان کے اشعار، نثر، کتب لکھنے کا ممیں پہلا شاہد اور سامع بھی ہوں۔ میں تقریباً پینیتیں سال
سے ان سے مربوط ہوں۔ ایک گھر میں قبیلے اور خاندان کے افراد کی طرح ان کے ہمراہ رہا۔
ذاکری کے اساتذہ نے بھی ان کا کلام پڑھا۔ احمد بخش بھٹی، سید امیر حسین شاہ
کر بلائی سے نے کر آج کے تو جوان ذاکرین نے ان کے لکھے ہوئے قصا کد، دوہڑے،
رباعیات پڑھیں اور پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے رہیں مگے ان شاء اللہ!

میں اوائلِ شباب سے اٹھیں دیکے رہا ہوں اور اس وقت سے لے کر اب تک ان کے مزاج میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ ان کی تحریریں جھے سے زیادہ آپ کوان کی مزاج شنای میں مدد یں گی اور وہ اپنے قارئین اور سامعین کا ایک وسیع حلقہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اٹھیں صحت وسلامتی کے لیے محمہ وآل محمہ کی اس قلمی خدمت اور نشر واشاعت میں مصروف رکھے اور نظر بدسے محفوظ رہے۔ وہ ہمہ جہت شخصیت ہیں اور اپنی ہر جہت کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔ کئی جریدوں کے مدیر رہے۔ آج کل پیام نینٹ کے مدیر ہیں۔ بھی محمار القائم بھی نکا لتے ہیں۔ انٹرویوز، لورِ ول ، تحقیق کتب، مدل اور حوالوں کے ساتھ مضامین و القائم بھی نکا لتے ہیں۔ انٹرویوز، لورِ ول ، تحقیق کتب، مدل اور حوالوں کے ساتھ مضامین و مقائم بھی نکا لتے ہیں۔ انٹرویوز، لورِ ول ، تحقیق کتب، مدل اور حوالوں کے ساتھ مضامین و کم بغیر نہیں ہوسکا اور وہ اپنی تنہائی کے ارتکاز میں سیسب کھے کر رہے ہیں جو ناممکن تو نہیں بہت مشکل ضرود ہے۔ میرا، میرے قبیلے کا ہر سانس آئمی کے لیے دعا گو ہے۔

____ اظمارمؤدت

لوح دل/طبع اوّل

جذبوں کا فدک کھا گیا غربت کا سقیفہ

خیال تھا کہ میں اپنے بارے میں بھی تکھوں گر جب تکھنے بیٹھا تو محسوس ہوا کہ یہ انتہائی مشکل مرحلہ ہے۔ یقینا جھے اپنے گردو پیش اور وابستگیوں کا تذکرہ کرنا پڑے گا اور بھی کھھنا مشکل ہی نہیں بلکہ اسے سننا، پڑھنا اس سے بھی مشکل ہے۔ میری تحریری میری غماز بین کہ یہ کرب بیدو کہ جھے کے جھی اس کا اظہار ہوا۔ ہندوستان میں ایک دور تھا کہ آلم کاروں بین کہ یہ کرب بیدو کھ جھے کے جھی اس کا اظہار ہوا۔ ہندوستان میں ایک دور تھا کہ آلم کاروں کے آلم رہن رکھے جاتے اور وہ قرض چکانے تک لکھنیں پاتے تھے گر میرے کھانہ دارو اُن کے تھے لکھنے کی اجازت وے رکھی ہے۔ وکھنی نبوں ، سکتی سانسوں ، بھرتی آ ہوں کو سیٹ کر میں نے اس کے اثر ات کا غذ کے بیرد کردیے جہاں بھے دکھ ملے وہاں احباب کے ایک وسیع جاتے نے میری پذیرائی فرمائی۔ میں پاکتان اور اس سے باہر جس ملک میں گیا وسیع جاتے ہوں نے جمھول نے میری پذیرائی فرمائی۔ میں پاکتان اور اس سے باہر جس ملک میں گیا وسیع جاتے کے وسیع جاتے ہوں نے جمھول نے میری پذیرائی فرمائی۔ میں پاکتان اور اس سے باہر جس ملک میں گیا ہوئی۔ میرے گام کی آ پروسلامت ہے۔ آئ تک میری کی تحریر کی نئی نہیں ہوئی۔

"الوح ول" میں منیں نے اپنی زندگی کا خاکہ دیا ہے۔" میری زندگی کے لوگ" کا مسودہ تیار ہے مگر کب شائع ہوگا؟ یہ کہنا مشکل ہے۔ میں بجین سے خوش نصیب ہوں کہ مجھے کھیلنے کے لیے بھی لفظ ہی لے والدین، بڑے بھائی اور اسا تذہ نے مجھے لفظوں کے حصار میں جوان کیا۔ چھوٹی چھوٹی کھانیاں سننے کی زندگی میں بڑی بڑی کتابیں پڑھ لیں۔ خطیب آل مجمد مولانا سیدا ظہر حسن زیدی اعلی اللہ مقامہ اور مولانا سید صفدر حسین خجفی اعلی اللہ مقامہ اور مولانا سید صفدر حسین خجفی اعلی اللہ مقامہ اور مولانا سید صفدر حسین خجفی اعلی اللہ مقامہ نے تاریخ کو میرے ذہن کا لباس عطا کیا۔ حضرت اختیار حسین اختر چنیوٹی سے

درد کی دولت کی۔ انٹرویوز کی جاٹ نے بھی ذہن کو آجات نہ کیا کہ سوچوں پر یقین واعتاد

کے پہرے موجود تھے۔ یہ امام زمانہ کا عطیہ ہے کہ زندگی میں ذبین اور حساس لوگوں کا
ساتھ رہا۔ گو پچھے چھوڑ گئے اور پچھ کے ساتھ میں نباہ نہ کرسکا مگر حاصل بہت پچھ کیا۔
مسلسل تکھا اور انٹا تکھا کہ ہر دوہڑہ پڑھنے والے کو اکثر میرے دوہڑے یاد ہو گئے۔
مسلسل تکھا اور انٹا تکھا کہ ہر دوہڑہ پڑھنے والے کو اکثر میرے دوہڑے یاد ہو گئے۔
مسلسل تکھا اور انٹا تکھا کہ ہر دوہڑہ پڑھنے والے کو اکثر میرے دوہڑے یاد ہو گئے۔
دوہڑوں کا کالم اکثر شائع ہوتا رہا اور گاہے گاہے اب بھی ہوتا ہے۔ مصائب آل مجمد کا
تکھنا نہ بی آسان ہے۔ اور نہ بی بی سرف شاعری کے طور پر تکھا جاسکتا ہے اس کے لیے
دوہڑوں کا خاتم میں کربلا رہاتا بیانا پڑتا ہے۔ سوز، درد، کیف، آگی، کرب کی اضطرادی
کیفیتوں سے گزرنا بی نہیں بھربا پڑتا ہے۔

الحمداللة! میرے لکھے ہوئے دو ہڑے ذاکرین عظام کی بجالس کا حاصل تھہرے اور
یہ بذات خود ایک سند ہے، میرے اس کلام کو پڑھنے کے بعد آپ محسوں کریں گے کہ اس
کی تخلیق میں میرے احساسات اور جذبوں کی کس قدر تکست وریخت ہوئی ہے۔ میں نے
اپنے جریدوں کے ضخیم نمبر شائع کیے، کتب شائع کیں گر اپنا کلام چیش نہ کرسکا۔ اس کی
ضرورت اس وقت محسوں کی جب میری تحریریں ضائع ہونے لگیں اور اکثر میرے احباب
میرے سامنے ہی میرا کلام اور ناموں سے سانے گے۔ اس اشاعت میں بھی اتنا کلام
میرے سامنے ہی میرا کلام اور ناموں سے سانے گے۔ اس اشاعت میں بھی اتنا کلام
میر سامنے ہی میرا کلام اور ناموں سے سانے گے۔ اس اشاعت میں بھی اتنا کلام
کی میں تا میں تلاش کرسکا ہوں۔ آپ کو شاید یقین نہ آئے مگر بید حقیقت ہے کہ میں آئ
تک کھمل بیاض نہیں بنا سکا۔ اس اشاعت کا سب سے زیادہ فائدہ جھے بھی ہوگا کہ جھے اپنا
کلام مہیا ہو سکے گا۔ آپ اس کو پڑھ کر یقینا محسوں کریں گے کہ بید دو ہڑے آپ نے
کوالس میں سنے ہوئے ہیں۔

یددو ہڑے سرائیکی حروف جی کے حساب سے کتابت نہیں کروائے گئے بلکہ جس

زبان میں جارے ہاں مجالس میں پڑھے جاتے ہیں ویسے بی لکھے گئے ہیں۔ میں اسپنے ان احباب کاممنون موں جواسے آپ تک پہنچانے کا باعث بنے ہیں اور اس کا تواب بھی میں اسپنے اور ان کے مرحوثین کی نذر کرتا مول۔

میں اس شخصیت کاممنون ہوں جس نے ٹوٹے بکھرے ہوئے صفدر ڈوگر کوسنجالا دے رکھا ہے اور جے اپنا نام کا حوالہ بھی پندنہیں حالانکہ یمی میرا اثاثہ ہے اور بھی تو رہے ہے کہا ثاثے ظاہر بھی نہیں کرنے چاہمیں۔

میرے عزیز، دوست احباب مخلف اوقات میں مسودے لے گئے وہ خوبصورت تر تیب دینا تو کہا جھے فوٹو اسٹیٹ بھی مہیا نہ کرسکے دوسرے ایڈیشن میں ان شاء اللہ کوشش ہوگی کہ ۱۹۷۷ء کے ''الذاکر'' اور''القائم'' کے ثارے تلاش کرکے اے کمل شکل میں پیش کروں۔

> شاعرآ ل عمران ملک صفار حسین ڈوگرا یم اے مئی ۱۹۹۴ء ایک بج شب اتو کے اعوان باٹا بعر لامور

- اظ**ي**ارمؤدىت -

لوح دل/طبع <u>ج</u>هارم

اجر رسالت کیا تھا اختر کیوں تنہا قرآن کھڑا ہے

"اظہار مؤدت" نام سے میری سرائیکی شاعری کا یہ چوتھ اایڈیش آپ کی نظر
ہے۔" اُفک صفد" کے نام سے غیر کمل اور ادھورا کلام شائع ہوا۔ میرا یہ کلام بھی کمل
نہیں۔ بہرحال جتنا کلام مل سکا وہ آپ کی نذر ہے۔ اس کے لیے ابتدائی کام عزیزم ذاکر
ملک ضیغم عہاس (راولپنڈی) نے کیا۔ میراتقریباً سارا کلام ذاکر چودھری شجر حسین شجر، ذاکر باوا
سید شفقت محس کاظی کے باس ہے جن سے ان کی اور اپنی مصروفیت کے باعث نہل سکا۔
صرف خط اور فون کا رابطہ کارگر بھی نہ ہوا۔ ذاکر باواسید سجاد حسین شاہ (کھے وال سیدال)
انقال فرما چکے ہیں۔ وہ میری شاعری کے شاہداور سامع شے۔ لے دے کے مخلص ذاکر و
شاعر اہلی بیت سید مظہر حسین میٹم کاظمی (ٹوبہ جہلم) کی ایک پرانی بیاض کام آئی۔ جس میں
شاعر اہلی بیت سید مظہر حسین میٹم کاظمی (ٹوبہ جہلم) کی ایک پرانی بیاض کام آئی۔ جس میں

اس كتاب بينظر الى كي ليخلص آل محدِّ ذاكرسيد كليل عباس كالمى رتيال سيدال حال معرفي رتيال سيدال حال معمر اسلام آباد ني مجر بوركام كيا اور بؤى احتياط سيد مسوده كى بروف ريدگك كى۔ الله تعالى الحين تادير باصحت سلامت ركھ۔

میری زندگی تحریری اور تقریری لحاظ سے اتنی مصروف ہے کہ سوائے میری اعلی خانہ کے کوئی شخص بھی اس سے آگاہ نہیں ہے لیکن میری خدمات سے تمام احباب آگاہ ہیں۔ میری خانہ بدوثی سے میرے کئی مسودے، کئی نایاب تصاویر کے البم، خطوط ضائع ہوگئے۔ الجمدللہ جو ہے وہ حاضر ہے۔ میں فطری طور پر وقت ضائع کرنے کا عادی بی نہیں بھی وقت ملا تو ان نشاء اللہ تعمل کلام کے لیے میری تک ودو جاری ہے۔

اس کے بعد سرائیکی شعرا کے لکھے ہوئے دوہڑوں کا ایک گراں بہا خزانہ "اجرمؤدت" کے نام سے شائع کرنے کا ارادہ ہے جس بی میرے علادہ تمام حضرات کے نایاب اور فیتی دوہڑ ہے ایک جگہ مہیا ہوں گے جو یقیناً حال اور مستقبل کے ذاکرین کے لیے ایک بہت بڑا اٹا شہوگا۔

میں اختائی خوش نصیب ہوں کہ خاندانِ تطبیر نے مجھے اپنی کریمانہ نوازشات سے اتنا عطا فرمایا ہے کہ سوائے" الحمدللہ" کے میرے ہونٹوں پر اور کوئی جملہ ہی نہیں۔

میری بنی رملہ صفدر (بی -اب) اس نتج پہلکھ ربی ہے کہ اس کے کلام کو میری شاعری میں رکھ دیا جائے تو میرا دیرینہ قاری بھی اس کی شاعری کومیرے کلام سے علیحدہ نہ کرپائے گا۔نظم ونٹر میں دوایک باصلاحیت قلم کار ہے۔ میں نے اس کے نام سے''اظہارِ مؤدت' میں اس کے لکھے ہوئے دوبڑے شائع کیے ہیں۔

اس سے چھوٹی بیٹی عاصمہ ڈوگر (ایم-اے انگلش) اسلام آباد، راولپنڈی زون کی اتنی معروف اور مصروف ذاکرہ ہیں کہ اس کے نام پر مومنات کو اکٹھا کیا جاتا ہے اور اس کے فضائل ومصائب کے اسلوب پہنوا تین کا ایک وسیع حلقہ اپنی دعا ئیں نچھاور کرتا ہے۔ اس سے چھوٹی بیٹی فروہ صفور (بی-اے) کا شار بہترین سلام گزاروں ہیں ہے۔

می محمد و آل محمد کے جمعہ پروہ احسانات ہیں جومیرا توشئہ آخر بھی ہے بقول پروفیسر مزل نقد کی ، انوارزیدی ، سیداشتیاق حسین رضوی کہ ہم سادات کو آپ کی بیٹیوں پررشک آتا ہے۔ اللہ تعالی بطفیل حضرت والی انعصر (عجم) ' دعم حسین'' بی کومیری آنے والی نسلوں کا افاشہ قرار دے۔ اس تحریر کا نقاضا ہے کہ اسے پہیں ختم کیا جائے۔ اللہ تعالی وارفان فی القرباء کے طفیل ذاکرین عظام کو اس سے بھر پور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

> شاعرآ ل عمران ملک صفدر حسین ڈوگر

مسلم ٹاؤن،راولینڈی ۵رنومبر ۲۰۰۹ء

تاریخ کے چند تحقیقی حوالے

ہم چند تاریخی حقائق پیش کرنے کا اعزاز حاصل کر رہے ہیں جن پر قدآ ور مختصیتوں کی اساد ہیں۔ کچھ نام نہاد محققین یا شوقیہ نقاد یا حاسد ومتکبرا پی انفرادیت جمانے اور قائم رکھنے کے لیے تاریخ میں وہی حوالے وصویڈ نے میں مصروف رہتے ہیں جن سے وہ خودکو متناز عد بنا کرشیرت حاصل کرسکیں یا ان کا منفر در بنے کا شوق پورا ہو سکے۔

ہمارے پہلے مقالہ میں معرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد خصوصاً دختر ان کے بارے میں ہم نے جیدعلاء اور مؤرخین کے حوالے نقل کیے جیں تا کہ ذاکرین حضرات کے باس ان روایات کا محوس اور مدل ثبوت موجود ہوئے۔

دوسرے مضمون میں شہزادہ حضرت قاسم این الحن کے بارے میں تقدموَ رفین کے حوالے میں تقدموَ رفین کے حوالے دیے میں مقدموَ رفین کے حوالے دیے میں ہیں۔ چونکدان ہر دومقالوں میں ہر جہت پر بحث موجود ہے اس لیے ہم ان عناوین پر ذاکرین عظام کومطالعہ کی دعوت دیتے ہوئے ''اظہار موقوت'' کے اصل متن اور موضوعات کی طرف آ رہے ہیں۔ مزید تفصیلات کے خواہش مند حضرات ہماری تالیف صحیفہ تقائق جلد دَوم ملاحظ فرما سکتے ہیں۔

شاعرآبل عمران صفدر حسین ڈوگر

سیدالشہد ائے حضرت امام حسین کی اولاد کے بارے میں وضاحتی حوالے

سیدالشبد او حضرت امام حسین علیه السلام کی اولاد کے بارے میں مؤرخین کی مختلف آراء ہیں اور یہ تاریخ کا انتہائی الجھا ہوا باب ہے۔ ہر مؤرخ نے اپنے وسائل اور اپنے مصادر و ما خذ کے مطابق الے نقل کردیا ہے۔ بنی اُمیہ و بنی عباس کی خوں خوار، دہشت گرد اور سفاک حکومتوں نے اینے اپنے درباری مؤرخین سے وہ کچیفقل کروایا جوان کے مفاد میں تھا اور اپنے خریدے ہوئے خبر نوبیوں کے تاریخ کا زُخ بدلنے کی برمکن کوشش کی۔ آج تک حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراءً کو جو حضرت نبی اکرم کی اکلوتی بیٹی ماننے پر تیار نہ ۔ ہوئے، دیگر معصومین کی اولاد کے تذکرے میں انصوں نے غلط بیانی کی کون می حد نہ چھوڑی ہوگی؟ اس سلیلے میں علاء امامیہ کا بھی آپس میں اختلاف موجود ہے۔ ان میں اگر چہ چندمورضن نے حضرت سيدالشهداء كى اولاد ش چار بيوں اور دوصاحبزاديوں كا ذكر فرمايا بيت ووسرى طرف ديكر محققين نے اس سے اختلاف بھى كيا ہے۔ اب اگر كوئى صاحب حیار بیٹوں اور دو بیٹیوں کی سند کوحتی سند قرار دے کر بھند ہے اور اس سے زائد اولا دکو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں بلکہ ایسا مانے والوں پر اپنا فتو کی بھی صاور کرتا ہے تو بد صریحا زیادتی ہے۔ان کا یہ جری نظریہ درست نہیں ہے بلکہ اس سلسلے میں ہمیں دوسرے مؤر خین کے نظریات کونظرانداز کرنا بھی مشکل ہے۔ وہ اپنی تحقیق کومنوانے کی ضد نہ کریں بلکہ دوسرے قد آ ومحققین کے افکار ونظریات کا بھی احترام کریں۔

ہم زیر نظر مقالہ میں ہر دونظریات کے حامی علاء کے حوالے کے معزز قارئین کی نفر کر رہے ہیں۔ ہم کسی پر اپنی ذاتی رائے تھونے پر بھند بھی نہیں ہیں گر آپ محققین و مؤرضین کی علمی حیثیت کو یکسر نظر انداز بھی نہیں کر سکتے۔ ہم نے حضرت امام حسین کی اولاد میں بیٹوں کے حوالے کے ساتھ ساتھ زیادہ حوالے بیٹیوں کے درج کیے ہیں کیونکہ زیادہ بحث اس عنوان پر ہوتی ہے۔

سیدانعلماءعلامه لی نقی لکھنوی کے حوالے

حوالهنمبرا

تتبحره

اس روایت میں آپ ملاحظہ کریں میٹن مفید نے امام حسین علیہ السلام کے جھے فرزند لکھے ہیں جب کہ عام طور پر تین فرزند لکھے اور پڑھے جاتے ہیں۔ جو حضرات اس تعداد سے اختلاف رکھتے ہیں تو وہ میٹن مفید کے اس فیصلہ پر کیا کہیں گے۔

حوالهنمبرا

، ماہنامہ پیام عمل''حسینیت نمبر'' اکتوبر۱۹۸۳ء کے شارہ کے ص 20 پرسیدالعلماء لکھتے ہیں:

"اس سلسلہ بیں عام طور پر جوشکوک وشبہات پیش کیے جاتے ہیں ان بیل سے
ایک بیہ ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام کی صرف دو صاحبزادیاں تھیں۔ ایک کی شادی
حس بنی کے ساتھ ہو چکی تھی اور ایک کم ستھیں۔ اب وہ کون صاحبزادی تھی جن کے ساتھ
جناب قاسم کا عقد ہو سکے؟ مگر معلوم ہونا چاہیے کہ اکثر محققین کے قول کے مطابق امام
حسین کی چار صاحبزادیاں تھیں جن بیل سے ایک مدینہ بیں چھوڑ دی گئی تھیں اور تین
آ یے ساتھ موجود تھیں '۔

حوالهنمبرس

سيدالعلماء علامه سيدعلى نتى "اپنے خطابات "جموع كالس" م ٩٥، ٩٥ اور روايات عزاء طبع لا ہور، م ١٩٠ كر بنى جمع روايت عزاء طبع لا ہور، م ٢٠٨ پر فرماتے ہيں: " كهر روايت عن الم يك بكر الك يمار بنى بھى مدينه ميں چھوڑا تھا۔ امام حسين عليه السلام نے، اور بيرا ول كہتا ہے كه روايت نميك ہاس ليے كه اگر اليا نه ہوتا تو جناب أم البنين جناب زينب كا ساتھ نه جھوڑ تمل سيدالخ" ...

حوالهنمبرته

کاربہ کر بلا ، م ۲۸ پرسیدالعلماء تحریر فرماتے ہیں: ''آپ کی صاحبز ادیاں جو اکثر مؤرضین کی تحقیق کی بنا پر چارتھیں ان میں سے ایک بیاری کے سبب مدینہ میں چھوڑ دی مئی تھیں لیکن تین صاحبز ادیاں آپ کے ساتھ موجود تھیں' ۔

حوالهنمبر۲،۵

شہدائے کربلا ،طبع کراچی کے ص ۲۹۳،۲۹۲ پرسیدالعلماء مندرجہ بالا روایات کو درج کرتے ہیں۔

مقالات سیدالعلمها و،طبع کراچی پربھی یہی مندرجه بالا روایات تحریر ہیں۔

بحارالانوار کے حوالے

بحارالانوار، ج ۴، مترجم کے ص ۱۵۵ پر علامہ کہلی نے مندرجہ ذیل اقوال قل کے بیں: " کتاب کشف النحمہ بیل کمال الدین بن طلحہ سے روابت ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی دس اولادی تقییں: وقصے بینے اور جار بیٹیاں۔ بعض نے کہا ہے کہ امام حسین کی تین بیٹیاں تھیں: زینب ، سکینڈ اور فاطمہ ۔ اور یہ قول مشہور ہے اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت امام حسین کی اولاد میں چار فرزند اور دو بیٹیاں تھیں لیکن قول اول زیادہ مشہور ہے۔ ابن خشاب کہتا ہے کہ آپ کے جھے بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں ملی اکبر، جوشہید ہوئے اور تین بیٹیاں تھیں۔ علی اکبر، جوشہید ہوئے اور تین بیٹیاں تھیں۔ علی اکبر، جوشہید ہوئے اور عفر اور عبداللہ شہید اور جعفر اور بیٹیاں حضرت سکینڈ، زینب اور فاطمہ بین ، در علی اصفر اور عبداللہ شہید اور جعفر اور بیٹیاں حضرت سکینڈ، زینب اور فاطمہ بین ، در علی اصفر اور عبداللہ شہید اور جعفر اور بیٹیاں حضرت سکینڈ، زینب اور فاطمہ بین ، در علی اصفر اور عمد اور عبداللہ شہید اور جعفر اور بیٹیاں حضرت سکینڈ، زینب اور فاطمہ بین ، د

كشف الغُمه كاحواليه

سپہر کاشانی نائخ التواریخ، ج۲، ص۵۳۷، طبع سبئی میں لکھتے ہیں: ''حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد کے بارے میں کشف الغمہ از کمال الدین بن طلحہ میں لکھا ہے کہ امام حسینؓ کی دس اولا دیں تھیں، چھے بیٹے اور چار بیٹمیاں تھیں اور یہی مشہور تول ہے''۔

ابنِشهرآ شوب كاحواله

زين العابدين محمد بن على بن شهرآ شوب اين معروف كتاب "مناقب آل ابي

طالب" مطبوعه بمبئی، ص ۸۲ (۱۳۱۳ه) مجلد رابع میں امام حسین علیه السلام کے بیٹوں کا تفصیلا ذکر کرنے کے بعد وختر ان امام حسین کے بارے میں رقم طراز ہیں: "آپ کی بیٹیاں سکینٹہ، فاطمۂ اور زینٹ ہیں '۔

محقق مقدس اردبيلي كاحواليه

محقق مقدس اردیکی اپن کتاب "حدیقة المشیعه" ص ۲۲۲، طبع تبران میس تحریر فرماتے میں که" حصرت امام حسین علیه السلام کے عصصے بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں ۔۔۔۔۔الخ" -بعض تین بیٹیاں لکھتے میں: زینب، سکینہ، فاطمہ اور بہلا قول سمج ہے کہ زینب نام کی دو بیٹیاں تھیں: ایک صفری اور دومری کبری تھی۔

ملامحمود طريختي كاحواليه

ملائمود طریخ نے ۱۳۴ اشعار پر شمنل مرثیہ میں کر بلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی کر بلا میں تین صاحبزاد یوں کے موجود ہونے کا ذکر کیا ہے۔ حوالے کے لیے ملاحظہ ہو ناسخ التواریخ، ج۲، مطبوعہ بمبئی، ص۱۵۲۰، از منتخب طریخی۔ بیر بیر مولا تا السید آ عا مبدی لکھنویؒ نے عبائز الانوار، ج۲، ص ۲۹،۲۸ پر بھی نقل فرمایا ہے۔

مولانا السيدابوالحن لكعنويٌ كإحواله

مولانا السيد ابوالحن عرف جناب ابوصاحب اپنی کناب تخدا حمد بیه ن ۲۶ م ۳۲۹، مطبوعه لکھنؤ ۱۳۰۵ھ میں جدول احوال جناب امام حسین کی اولاد کے ذکر میں لکھتے ہیں: " آپ کے اولا دمیں چھے فرز نداور تین بٹیال سکینڈ، فاطمہ اور زینب ہیں''۔

علامه السيد ابوالقاسم فمتَّ كا حواله علامه لا موري علامه السيد ابوالقاسم فيَّ ابني كتاب سيادة الساده ، طبع لا مور،ص ١١٨ پر تحریر فرماتے ہیں '' تمام ماہر انساب اور علماء فرماتے ہیں '' حضرت امام حسین علیہ السلام کی دی اولا دشمیں: چھے لڑے اور حیار لڑکیاں تھیں ۔۔۔۔۔الخ''۔

جنات الخلو د کا حواله

فه خائر عقبی کا حوالیہ

محتِ الدين احمد بن عبدالله الطمري التي كمّاب'' وْ خَائرُعَقَىٰ ورمنا قب وْ وَي القربْنُ'' مِن لَكِيتَ مِين: حَوَالِه طاحظه موء تاريخ خميس، مطبوعه معر٣٣٥ ـ '' امام حسينَ كي تين بينيان مِين: زينبَ سِكِينَه، فاطهة'' _

فصول المهمه كاحواله

نورالدین علی بن محمد بن احمد معروف بابن الصباغ الماکلی المکی المی سنت عالم اپنی کتاب "فصول مهمه" مطبوعه تهران ،ص ۲۱۱ پر لکھتے ہیں "محضرت امام حسینً کی تین بیٹیاں تھیں: زینٹ سکینڈ، فاطمہ" " ۔

شخطبلنجی معروف بمومن کا حواله

الل سنت عالم شخصلتی معروف بمومن اپنی کتاب انوار الابصار فی مناقب الل بیت النبی المقار، طبع مصر، ص ۱۲۵ پر لکھتے ہیں: " حضرت امام حسین کی تین بیٹیاں تھیں:

_____ انجهاریوکارت _____

زينبٌ و فاطمةُ اورسكينةٌ `` -

نفس المهموم كاحواليه

نفس المهوم تالیف شخ عباس فی ترجمه علامه سید صفدر حسین نجائی ، ص ۲۰۰ پر درج

ہے: '' کمال الدین نے کہا ہے کہ آپ کی اولاد ذکور واتاث وی افراد تھے جن میں چھے

ہینے اور چار بیٹمیاں تھیں۔ بیٹوں کا تذکرہ کر کے لکھتے ہیں: باقی رہیں بیٹمیاں تو وہ زینب ،

سکینہ اور فاطمہ ہیں۔ مشہور تول ہے اور بعض نے کہا ہے کہ آپ کے چار بیٹے اور دو
بیٹمیاں تھیں کیکن پہلا قول زیادہ مشہور ہے ،۔

الدمعة الساكبدكا حواله

الدمعة الساكب اتى معروف كتاب لي كدسعادت الدارين (مطبوع سرگودها) كرمصنف نے اس كے اكسفه حوالے نقل كيے ہيں سيآ قائ محمد باقر و ہرشتی بيبانی نجل ك الله ہاں كرمصنف ہے اس كى جلام، مترجم كے سالا، ۱۷ ہر مؤلف كہتے ہيں: " مصرت امام حسين عليه السلام كو فرزند ميدان كر بلا ہيں شہيد ہوئے أن على اكبر أن ابراہيم أن محمد المام حمد أن على البر أن ابراہيم أن محمد أن على البر أن ابراہيم أن محمد أن عمران و مرد أن يو أن عبداللد رضيع المدرق بيلياں بيد ہيں: فاطمة كبرى، يازينب، فاطمة صغرى، رقية ،سكينة الدرآپ كى بيلياں بيد ہيں: فاطمة كبرى، يازينب، فاطمة صغرى، رقية ،سكينة

ناصرالملت كا حواله

ملاحظه بورساله "الشهيد" آگره جلد نمبرا، نمبره، بابت ماه صفر ۱۳۳۲ه هه من پرنقل هم سوال مع جواب نقل ہے۔

سوال: جناب سکینہ خاتون نے زندانِ شام میں انتقال فرمایا ہے مایسی اورائر کی نے مایت انتقال مصنوی ہے جواب سے نوازی، آپ کی توفیقات میں اللہ تعالی اضافہ فرمائے۔

جواب کتاب متخب فخرالدین طریحی میں ایک روایت ایک موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت امام حسین کی ایک صاحبزادی جن کاس تین برس کا تھا، زندانِ شام میں انتقال فرمایا اور چونکہ اصل روایت میں ان صاحبزادی کا کوئی نام فرکور نہیں ہے لہذا بالیقین نہیں کہا جاسکتا کہ ان کا نام کیا تھا؟ لیکن ممکن ہے کہ نام ان کا زینب ہو، اس لیے کہ بنابرایک قول کے حضرت سیدالشہد اڑ کے تین صاحبزادیاں تھیں ایک فاطمہ، دوسری سینڈ اور تیسری زینب سیدالے

علامه سيدمحن امين كانظريه

سوگنامه آل محمر ، تالیف محرمحری اشتهاردی، ص ۱۳۹۰ مترجم پر کلیستے ہیں: ''مشہور شیعه محقق علامه سیدمحن امین نے اپنی شهرهٔ آفاق کتاب ''اعیان الشیعہ'' میں پچھاس طرح لکھا ہے: '' حضرت امام حسین علیہ السلام کے اچھے بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں: علی اکبر، علی الاوسط علی اصغر ، محمد ، جعفر ، عبداللہ۔ آپ تین بیٹیاں تھیں: سکینڈ، فاطمہ اور زینب ۔

علامه ذيثان حيدر جواديٌ كا حواله

مفسرقرآن علامه سيد ذيان حيدر جوادي نقوش عصمت، من ٢١٥ پر رقمطرازين: " پهريه جي بات قابل جحقيق ره جاتى ہے كه اگر جناب فاطمة اور جناب سكية وه بي وختران خيس تو بير رقيه بنت الحسين مسے مراد كون مى خاتون ين؟ جن كا روضه شام ميس نماياں حيثيت ركھتا ہے اور آج بھي مرجع خلائق بنا ہوا ہے"۔

یشخ علی ربانی خلخانی کا حواله

چیرهٔ ورخشان حسین بن علی تالیف ججة الاسلام آقای حاج شیخ علی ربانی تعلیانی، م ۵۳ پر لکھتے ہیں: ''بقولے امام حسین کے جار بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں اور بقولے چھے م

_____ انگیارمؤدت —

بيغ اور جاريشيال تعين اوريمي قول سيح ترب "-

آ قاي على نظري منفردي كاحواليه

صحیفهٔ کر بلاتالیف آقای علی نظری منفرد، مترجم ص ۱۳۷۵ دبنی باشم کی اسیرخواتین " کاعنوان دے کر حضرت امام حسین علیه السلام کی ان دختر ان کوشار کرتے ہیں اور حوالہ بھی دیتے ہیں:

- () فاطمهٔ بنت الحسينٌ (بحواله كامل ابن اثير،ج ٣،٩٥)
 - 🕥 سكينة بنت الحسين (بحواله نفس المهموم، ص ٣٥٦)
- 😙 رقيه بنت أحسين (بحواله رياحين الشيعه ، ج ٢٥٥)

علامه سيدصفور حسين عجفي كانتجزيه وتبصره

نفس آمہوم کی ایک روایت جس میں حفرت سکینے کی کاااھ میں وفات پانے کا فرکر ہے اس پر علامہ سید صفور حسین نجی نفس آمہوم کے سرے کے پر تبعرہ و تجویہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''درلیۂ یہ روایت صحیح معلوم نہیں ہوتی کیونکہ باوجود بکہ مدینہ پر دشمنان اہل بیت قابض رہے، پھر بھی خاندان رسالت کے افراد کی قبور کے پچھ نشان مل جاتے ہیں لیکن جنا بیدنیٹ اور جناب اُم کلوم و دیگراس شم کی خواتین کی قبور کے نشان نہیں اور اوھ رشام میں ہمیشہ ان کے خانفین کا تسلط رہا اور ان کی قبور، گنبد اور بارگاہوں کے ساتھ موجود ہیں تو اگر تھوڑا بہت بھی معاملہ مشکوک ہوٹا توجان کے لیے بہانہ کافی تھا اس لیے یہ قبریں شیح معلوم ہوتی ہیں'۔

سعادت الدارين كےمصنف كا اعتراف سعادت الدارين كےمصنف اپنے انٹرويو ۱۵ سوال كے ص ۳۵،سطر ۲ – 2 ميں ---- اگهادیودی ------

راقم الحروف كے حضرت سيدہ فاطمة مغریٰ كے بارے بیں كيے محتے سوال كے جواب بیں كہتے ہیں: '' يه مدينے بیں چھوڑنے والا واقعہ بالكل بے بنياد بھی نہیں بلكہ بعض كما يوں بیں اس تتم كے آثار ملتے ہیں''۔

ایک انکشاف

سعادت الدارین کے معنف شیخ محرحیین وصوف اپنی کتاب میں حضرت اہام حسین کی دو بیٹیاں ثابت کرنے کے لیے جہاں ہر حیلہ اختیار کیا ہے وہاں علام علی نقی کا ایک مبہم ساحوالہ بھی نقل کرا ہے ایک مبہم ساحوالہ بھی نقل کرا ہے ایک مبہم ساحوالہ بھی نقل کیا ہے۔ ہم علام علی نقی کا عنوی کے لاحوالے نام بنام نقل کرا ہے ہیں۔ انھوں نے سب سے زیادہ زور ناصر الملت کے حوالہ "جدایات ناصریہ" پر دیا جو ص ۱۲۹ پر درج ہے۔ اس کے علادہ بدایات ناصریہ از ناصر الملت کے حوالے ص ۱۱۱ اور مال پرنقل کیے ہیں۔

سعادت الدارين كى بدروايات مجامد اعظم از مولانا سيد شاكر حسين امروبوى سے نقل كى گئى جيں۔ انھول نے ہيں، انھول نے ہيں، انھول نے ہيں، ملاحظہ ہو مجامد ۲۳۵۰،۳۳۹،۲۳۵ ملاحظہ ہو مجامد ۴۵۰،۳۳۹،۲۳۵

معزز قارئیناطلاعاً عرض ہے

جس بنیاد پر ہر دوحضرات نے بیکارت تغییر کی ہے وہ بنیاد بی غلط ہے۔ ہدایات ناصریہ ناصرالملّت قبلہ کا کوئی رسالہ بی نہیں ہے۔ مجاہداعظم کے مؤلف تو وفات پانچے، ان کے چربہ نویس زندہ ہیں وہ ثابت کریں تو قوم پر احسان ہوگا کہ ناصرالملّت کا رسالہ ''ہدایات ناصریہ' بیدائعی آئمی کا لکھا ہوا ہے۔

ہم بدایات ناصر بداز ناصر الملت کی فقی اور اپنی تائیدیس حوالہ پیش کررہے ہیں۔

مولا ناحسین عارف نقوی تحریر فرماتے ہیں

ششای جریده "فقدونظر" ناشر: پالیسی استدین سپرجناح مارکیت، اسلام آباد، شاره نمبر ساراکتوبر۲۰۰۳ء تا مارچ ۲۰۰۵ء، ص ۵۸ پر سعادت الدارین پرتجره کرتے جوئے مولانا سید سین عارف نقوی (اسلام آباد) تحریر کرتے ہیں:

"انھوں نے ایک کتاب" ہدایات ناصریہ" سے بھی استفادہ کیا ہے اور اسے سرکار ناصر الملّت سید ناصر حمینؓ سے منسوب کیا ہے۔ حالاتکہ بیسید تامر حسینؓ جو نیوری (وفات ۱۸۹۷ء) کی تالیف ہے۔

معزز قارئين!

ہم نے وضاحت سے شیعہ وغیرشیعہ مؤرخین کے حوالے نقل کردیے ہیں۔ مزید تفصیلات ہماری کتاب'' وختر ان امام حسین'' جوز رطبع ہے شائع ہونے پر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

ان سب حوالہ جات کونقل کرنے کا مقصد فقط میں بتانا مقصود ہے کہ جب امام حسین کی اولاد کے بارے اتنا سارا اختلاف موجود ہے اور دو سے زیادہ بیٹیوں کے قائل افراد معمولی حیثیت کے نہیں ہیں تو پھر بعض افراد کا، دو بیٹیوں پر اصرار کیوں ہے؟ اور اس کاعملی فائدہ کیا ہے؟ اس تم کی ضد و ہث دھری سے قومی اختشار میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ اس کے ذریعے دین مین کی خدمت (ہرگز) نہیں۔

عروی شنراده قاسمٌ ابن انحسن علیه السلام سیدانعلمه علامه سیدعلی نقی کی وصیتی تعویز اور عردی شنراده قاسمٌ یرتفصیلی بحث

مقالات سیدالعلماء علامہ سیدعلی نتی اعلی الله مقامه، جا، ص ۱۲۳، ۲۲۵ پر رقمطراز بین اکثر لکھ چکا ہول کہ آئم معصوبین اپنی روزمرہ کی زندگی اور طرزعمل میں اسباب فاہری کے پابند تنے اور جب تک کوئی خاص سبب اظہار مجزہ وکرامات کی صورت کا نہ ہووہ علم باطن کی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے اور نداس پڑمل کرتے تھے۔

امام حسن اورامام حسین ان دونوں ہمائیوں کی محبت آپس میں دلی بی تھی جو دنیا کے بھائیوں کے جمائیوں کے جمائیوں کے بھائیوں کے اللے کامل نمونہ بن سکتی ہے۔ محبت کے رشتوں میں قوت، اولاد کی باہمی شادی سے ہوتی ہے اور ہر حال شادی کے لیے جس طرح کی بھی اخلاقی وروحانی خصوصیتوں کی ضرورت ہے وہ ایک امام کے تربیت یافتہ فرزند کے واسطے ایک امام کی تربیت یافتہ وختر ہو سکتے۔

ایک لڑکے کا باپ اور لڑکی کا چھااہے ہر طرح ہے آرز واور تمنا بھی ہوتی ہے کہ وہ لڑکی جو بھتیجی ہونے کے لحاظ ہے مثل اس کے اولاد کے تھی دوسری حیثیت ہے بھی اس کی لڑکی کے مثل بن جائے۔

حضرت امام حسن کی وصیّت یہ اسباب تھے جن کے لحاظ سے امام حسن علیہ السلام نے آخری وقت اینے چھوٹے بھائی امام حسین علیہ السلام سے وصیت کی تھی کہ ان کے بوے فرزند حسن آئی کا عقد ان کی بورے فرزند حسن آئی کا عقد ان کی بدی بھیتی کے ساتھ کیا جائے۔ ان کی بدی بھیتی کے ساتھ کیا جائے۔ امام حسین علیہ السلام نے بھی اپنے بھائی کی آخری اس وصیت کو منظور کرایا تھا اور اس طرح یہ وصیت ان کے لیے نافذ اور واجب اعمل ہوگئی تھی۔

* يام عمل لا مود ١٩٤٨ و يحرم تمر عن علام على فتى كلين بين:

"اس ومیت کا پہلا جزو بالکل متنق علیہ ہے۔ صاحب نائخ بھی لکھتے جی کہ حسن اللہ میں کا بیالا جزو بالکل متنق علیہ ہے۔ صاحب نائخ بھی لکھتے جی کہ حسن میں علیہ السلام فی کی شادی معظرت لمام حسین علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی کے مطابق کی جید میں کر دی تھی گر دوسرے جزو کے متعلق اختلاف کیا جاتا ہے۔ حالانکہ دولیۂ وہ ای طرح قابل قبول ہے جس طرح پہلا جزوتشلیم کیا جاتا ہے۔

حضرت امام حسن نے ایک وصیت قاسم کو بھی کی تھی اور چونکہ قاسم اس وقت بہت کم من قعا اس لیے زبانی کہنے کے بجائے آپ نے تعویز لکھ کر قاسم کے بازو پر باندھ دیا تھا تا کہ قاسم کی والدہ اس کے بعد قاسم کو بتلا کیں کہ اس تعویز کی منشا کیا ہے؟

اس تعویذ میں میرتھا کہ جب واقعہ کر بلا در پیش ہواور تمھارے بچا پر مصیبت کا وقت پیش آئے تو اپنی جان حسین بر شار کرنا''۔

ب مقالات سيدالعلماء كص ٢٢٥، ٢٢٦ اور محارب كربلا كوص ٧٤، ١٨ پر كيسة بين:

''فطرت اورطبیعت کے لحاظ سے جب تک غیر معمولی اسباب پیدا نہ ہوں شادی کا زمانداس وقت ہے جب پسر و دختر دونوں من تمیز کو پہنچ جا کیں اور بالغ ہوجا کیں۔
امام حسن کی شہادت کے موقع پر قاسم بہت کم من تھے۔اس کے بعد دس برس امام حسین نے مدینہ میں خاموش زندگی بسر کی اور قاسم آپ کی تربیت میں حش اولاد کے حسین نے مدینہ میں خاموش زندگی بسر کی اور قاسم آپ کی تربیت میں حش اولاد کے مدود میں تھی اس لیے ان کی شادی کر دی گئی گھر

قاسم کی اس وقت تیرو، چودہ سال سے زیادہ نیس ہوئی تھی۔ان اوقات میں ظاہری اسباب کے لھاظ سے شادی کا کوئی سوال پیدائی نہیں ہوتا چاہیے اور وصیت کے نفاذ میں تجیل کی کوئی ضرورت نہیں اس لیے اس کا موقع آیا ہے اور نہ وقت تھے ہوا ہے۔

اب دہ موقع آیا کہ جب اہام نے سنرعراق کیا تمام مخصوص اعزہ آپ کے ساتھ تھے، متعلقین بھی جمراہ تھے۔ آپ کی صاحبز ادبال جو اکثر مؤرفین کی تحقیق کی بنا پر جار تھے، متعلقین بھی جمراہ کے۔ آپ کی صاحبز ادبال جو اکثر مؤرفین کی تمان کے ساتھ موجود تھیں۔ ایک بیاری کے سب سے مدید میں چھوڑ دکی کی تھیں لیکن تین آپ کے ساتھ موجود تھیں۔

قاسم بھی آپ کے جمراہ تھے۔ اولاد کے بعد اگر درجہ ہے تو بھیجوں کا بی ہے اور قاسم کا علی ہے اور قاسم کا علیہ کا ت قاسم کا حضرت امام حسین ، کم من اور پہنم ہونے کی بنا پر اس درجہ خیال رکھتے تھے کہ اتنا خیال اولاد کا بھی شاید ندفرماتے ہوں۔

سلسلہ شہداء عل میدان جگ علی جانے والوں علی طبری وغیرہ سے بیان کے مطابق علی اکبرے بعد قاسم بن الحق بی ہیں۔

قاسم نے امام سے اجازت ماتی اور اعبانی اصرار سے ضع کے ساتھ ماتی علی اکبر کومیدان جنگ بیجنے بیں امام کی جانب سے ذرا بھی اوقف نہ ہوالیکن قاسم کی اجازت پر امام سنے اس درجہ تال فرمایا کہ ظاہری اسباب سے قاسم کو مایوی ہوگئی اور وہ محوون و مغیم موکر فیمہ کے ایک گوشر ہیں بیٹھ کئے۔

تعويذكي روايت

مرامام من طیرالسلام کے ہاتھ کا ایک تعویز جو باز و پر بطور ومیت نامد کے بندھا تھا اسے کھیل کر پڑھنے کا خیال آیا، دل کو ڈھارس ہوئی۔ اس بھی آج بی کے دن کی بھٹین کوئی تھ اور قاسم کو جان شار کرنے کی جاسے تھی۔ امام حسین علیہ السلام اسلامی شریعت کے محافظ تھے اور اسلام بیس عقد نکاح کوئی رسی تقریب نہیں ہے جس بیس کسی جشن کی ضرورت ہے اور عیش وعشرت کے ہنگام کا انتظار

شادی ایک آئی رشت ہے جوشری قانون کے تحت قائم ہوتا ہے اور امام حسین کے لیے وہ ایک فرض کی حقیقت رکھتا تھا جے ادا کرنا ضروری تھا۔

شادی بے شک عقلی حیثیت سے آئی مقاصد کے لیے ہے جن کے لیے طرفین کی زندگی کی اُمید بہت ضروری ہے لیکن ان عقلی مصالح کا لحاظ تو اس وقت سے تعلّق رکھتا ہے جب وصیّت ہوری تقی اور اس وقت ہم نے بتایا کہ اسباب ظاہری کی بنا پر وہ کسی طرح عقل کے خلاف نہیں تقی۔

محرومیت ہو چکنے اور اس کے قبول ہونے کے بعد اب اس میں صرف ومیت کے پود اب اس میں صرف ومیت کے پورا کرنے میں اور اس فرض کو ادا کرنے کا پہلورہ جاتا ہے جس کے ساتھ کی اور مصلحت کی ضرورت نہیں ہے۔امام اگر ایبانہ کرتے تو ایک بہت بڑا اسلامی فریعنہ تشنہ ممل رہ جاتا اس لیے امام نے اس تعویذ کو دیکھنے کے بعد اب قاسم کورو کئے کامحل تو نہ پایالیکن آ بدیدہ ہوکر بیفرمایا، اچھا۔

اچھاتم اپنے والد بزرگوار کی وصیت پر عمل کر و مگر مجھے بھی تو اپنے بھائی کی ایک وصیت ہے اس کو مجھے بھی تو اپنے ورا کرنا چاہیے۔ بیفر ماکر قاسم کا ہاتھ پکڑا اور خیمہ کے اعدر لائے تمرکات کے صندوق میں سے بزرگوں کا لباس نکالا اور وہ قاسم کو پہنا کر اس اپنی

صاجزادی کاعقد، جوقائم سےمنسوب تھیں، قائم کے ساتھ پڑھ دیا۔

یقینا بیعقد کوئی تقریب خوثی کی حیثیت تو رکھتا نہیں تھا اس نے حقیقتا مصیبت کی عظمت اور اس کی ندرت میں اضافہ کردیا تھا۔عورتیں ایسے حالات سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں اور اس سے بیوی حضرت امام حسن اور زوجہ حضرت سیدالشہد ائم پر جتنا بھی اثر ہوتا، کم تھا جب کہ معلوم تھا کہ جس کی ابھی شادی ہورہی ہے وہی ابھی مرنے جاتا ہے۔

یعوام کی سخت فلطی ہے اور لفظوں کی کوتا ہی ہے کہ وہ قاسم کو ایک شب کا واماد اور فاطمہ کبریٰ کو ایک شب کی وکھیں کہیں اور اسے تکبیہ کلام بنالیں حالانکہ حقیقاً وہ چند لمحول کا رشتہ تھا جو دنیا ہیں موت کے ہاتھوں قطع ہوگیا''۔

ب ابسیدالعلماء کا ایک افتای" پیام عمل" محرم نمبر ۱۹۷۸ء اور شهدائے کر بلا از سیدالعلماء ، ص ۲۹۳ سے پیش کیا جار ہاہے ، پر لکھتے ہیں:

"اس واقعہ کو اسے کثیر التعداد علاء نے لکھا ہے جن کے متعلق فیہ ہمی نہیں ہوسکتا کہ وہ ایک غلط اور بے اصل واقعہ کو اپنی کتابوں میں درج کریں گے۔ اس سلسلہ میں عام طور پر جوشکوک پیش کیے جاتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت انام حسین کی دو صاحبز ادیاں تھیں: ایک کی شادی حسن شمیٰ کے ساتھ ہو چکی تھی اور ایک کم س تھیں۔ اب وہ کون می صاحبز ادی تھیں جن کے ساتھ قاسم کا عقد ہو سکے؟ مگر مطلوم ہوتا جا ہے کہ اکثر محققین کے قول کے مطابق امام حسین کی چارصاحبز ادیاں تھیں جن میں سے ایک تھیے۔ میں چھوڑ دی گئی تھیں اور تین آ یہ کے ساتھ موجود تھیں۔

دوسرا اعتراض میہ ہے کہ اس واقعہ کی ابتداء ملاحسین واعظ کاشفی ہے ہوئی ہے جضوں نے روضة الشہداء میں اس واقعہ کو ورج کیا ہے اور ان کے علاوہ کسی مصنف نے نہیں لکھا ہے۔ مگر جب علامہ فخرالدین طریحی اور علامہ سید باشم بحرین کی منذرجہ بالا روایت کا روضة الشہداء کی روایت سے مقابلہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت

کے بہت سے جزو، روضة الشہداء سے مختلف میں جس کی بنا پریقین ہوجاتا ہے کہ ان کا ماخذ روضة الشہداء نہیں ہے۔

اس بحث کو ہمارے ہمائی مولانا سید آغا مہدی تعنوی صاحب نے اپنی کاب عہار الانوار میں جو سنقل ای موضوع پر کئی سو صغے میں تعمیل کے ساتھ درج ہے۔
کہا جاتا ہے کہ عاشور کا قیامت خیز دن شادی کا نہ تھا گر معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے ذہن میں شادی کا نقسور ہندوستانی ہے۔ اسلام میں معدد تکاح کوئی رکی تقریب نہیں ہے۔ جس میں کی جشن کی ضرورت ہواور عیش وعشرت کے بنگامہ کا انظار ہو''۔

اب ہر مقالات سیدالعلماء، من ۱۲۱۸ تا ۱۳۳۰ اور عارب کر باا، من اے کے حوالے ملاحقہ ہوں:

"قام کوشہادت کا شوق تھا اس کے دو زیادہ دیر تک تھی نہ تھے ہے ہے۔
رخصت ہوئے اور عروال سے بھی رخصت ہوئے۔ جواس وقت اگر چہ عروال تھی گراس سے
پہلے سے قام کے ساتھ وہ انس و مجت موجود تھی جو ایک کھر میں رہنے والے پھازاد بھائی
اور بہن جس کسنی کے عالم میں ہونا چاہیے۔ وہ بھی اسپنے بڑے بھائی علی اکبر کورو بھی تنی
اور اب قام کو مرنے جاتے دیکتی تھی اور وہ خود عروی کے محی بالکل نہ جانتی ہو، تب بھی
وہ اپنی مال اور بھی کو دیکے دی تھی کہ دو کی خاص طرح قام کی موت کو میری بربادی بھی
دی بیں اور اس پر روزی بیل اور اس لیے جو بھی بھی صدمہ وا تدوہ اس کسن صاحبز اوری کو
ہوتا ہے وہ کم تھا۔

لین قاسم پران باتوں کا کوئی خاص اثر ندتھا، اٹھیں جگ کا خیال تھا اور ای کا حضلہ نی بھٹ کے خیال تھا اور ای کا حضلہ نی بھٹم کے بچے کواروں سے کمیل کریدے ہوئے تھے۔ پیچن پی انسان جس چیز کی طرف حوجہ ہواس کا خیال بہت قوی ہوتا ہے''۔

* عامب كرياء م سيح رسياساء ال شادت ك اعتام ركي بي:

'' انتبائی خم واندوہ کے ساتھ قاسم کی انش کو بھی اس جکد لنایا جہاں علی اکبر کی انش پہلے سے موجود تھی۔ وہی شادی وہ تھی جس سے قاسم کی شہادت نے ایک مخصوص یادگار حیثیت اختیار کر لی اور جس کوسوچ کر حضرت جادید مرحوم کوارشاد فرمانا پڑا:

دو کمروں کی ان کے مرجانے سے بربادی ہوئی معرف معرت قامع کی شادی بھی عجب شادی ہوئی

مدينة المعاجز مل علامدسيد باشم بحراني كاحواليه

عدية المعابر ، في ما مترجم كرص ٩٥،٩٣ برعلامدسيد باشم بحراني كيسن بين : الم حسين عليه السعام في المين بين المرح حسين عليه السلام في اسين بعاليون كوجهاد بردوانه كيا، قاسمٌ سرجكا كرجران بوكريه عظر د يكيف كيد بحراج مك أنبس يادآ يا كهان كروالد معزت المام حسنٌ في الذو بر ايك تعويذ باعدها تعااور فرمايا تعاكد "جس دن تحق برسخت معيبت آكة تم اس تعويذ كو كمول كريز هنا اود مير ريحم برخل كرنا" -

جناب قاسم نے اپ دل می کہا کہ آج دن کی معین سے برد کر ادر کون ک معین نازل ہوگا۔ یہ سوج کر انھوں نے اپ بازد کے تعویذ کو کھولا اور اس کو پڑھنے کے تعویذ میں یہ عبارت تحریقی: "میرے فرزعد قاسم ! جب تم اپ بھالے حسین کو کر بلا میں وجمنوں کے زفد میں دیکھولت میری وہنت یہ ہے کہ تم اسٹے بھار اپنے جان قربان کر دیا اور فعا در دول کے وجمنوں سے جگ کرناالی"۔

م 40 پرتور فرائے ہیں: امام حین نے امام حن کی قبا معدوق سے نطال کر قام کو پہنائی اور قام کو امام حن کی دختر کا باتھ قلا ہے۔
الاسم کے پہنائی اور قام کو کا مام حن کی دستاہ بندھائی۔ گھڑآ پ نے اپنی دختر کا باتھ قلا ہے۔
کہ گام سے منسوب تھیں اور آپ نے ان کا معتر پڑھا (حزید تعبیلات آئی باب ہیں ا مام لگ کی جاسکتی ہیں)۔

ـــــــ انگهارمؤدت ـــــــــــ 74 —

آيت الله انعظلي الثيخ جعفر شوستري كا ايك اورحواله

مجوعہ مصائب از الشیخ جعفر شوستری مترجم آو عا مظاہر حسین، ناشر ثاقب پہلی کیشنز، الا ہور مجلس بفتم، ص ۲۵ تا ۸۱، مجالس الموعظ والغراء طبع ایران، ص ۱۱۳ تا ۱۱۱ تک عقد حضرت شنرادہ قاسم کے بارے میں تفصیلات سے لکھتے ہیں جم صرف حسب ضرورت چند اقتباسات لکھے رہے ہیں تعویذ وصیتی کی روایت نقل کر بھے ہیں، اس تعویذ کوفقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''امام حسین نے تعویذ پڑھ کر فرمایا میرے بھائی نے ایک اور ومیت بھی تو فرمائی تھی کہ بیں اپنی بیٹی فاطمہ کا عقد تھارے ساتھ کر دوں ۔۔۔۔۔الخ''۔

بیشادی خاندانِ رسالت میں ہونے والی شادیوں سے بالکل مخلف ہوگی، بناتا ہوں کہ کیسے بالکل ہی مختلف ہوگی خاندانِ تعلیم میں ہونے والی شادیوں میں یہ کیسے مختلف ہوگی؟اس شادی کا حضرت سیدہ فاطمۃ الز ہراءً کی شادی ہے موازنہ دیکھیں۔

حضرت سیدہ زہراء کی شادی خانہ آبادی کے وقت جنت کو آراستہ کیا گیا۔ حورافعین ،طلا وسین اشعار پڑھتی تھیں،اشجار بہشت لہلہاتے تھے، تجرطونی پر وجدانی کیفیت ہے،حورافعین شاد بادتھیں (وہ وختر رسول اللہ تھیں یہ وختر امام ہیں) اس عروی پر حورافعین نوحہ خوان اور مصروف ماتم ہوں گی، سب المناک ہوں ہے، بہشت پہ گریہ طاری ہوگا، آسان محونو حدوفغاں ہوگا۔

عام ہونے والی شادیوں سے بہشادی بالکل مختلف ہوگا۔ وہ اس طرح کہ عموی شادیوں میں عقد کی محفل کا انعقاد ہوتا ہے، شربت پلائے جاتے ہیں، مشائیاں تقلیم ہوتی ہیں، مجلد عروی کی تیاری کی جاتی ہے، جنا بندی ہوتی ہے جب کدائن شادی میں ایسا کچھ ہمی نہ ہوسکا ہوگا ۔۔۔۔۔ کیونکہ محفل عقد خیمہ گاہ ہوگی اور مجلس خورد و نوش مقتل قراد پائے گا۔

ان کا جملہ عروی بھی عجب ہوگا، دولھا مقتل میں اور دلھن خیمہ گاہ میں، وہ شہداء کے اجساد کے ہمراہ ہوگا یاحسینؓ لاشوں کی مسند کے اُو پر رکھیں گئے۔

جنابندی بھی عموی رسوم سے بالکل مختلف ہوگی، دولھا کی مقتل گاہ میں جنابندی کی گئی اور دلھن کی اس وقت خیمہ گاہ میں جب کہ اس کے کانوں سے گوشواروں کو کھینج کر اُتارا جائے گا۔ یہاں دولھا تو سیدالشہد اُء پچا کے سینۂ اقدس پر ہے اور دلھن خیمہ گاہ میں سیدہ نینٹ کے سینۂ اطہر سے چٹی ہے۔ یہاں سیدالشہد اُء معذرت طلب تنے کہ صدا دینے پر جلد نہ جنج سکا۔ وہاں سیدہ نینٹ معذرت خواہ تھیں جب کہ دلھن نے کوئی بوسیدہ سابی سی محدرت خواہ تھیں جب کہ دلھن نے کوئی بوسیدہ سابی سی مرد ھانینے کے لیے پارچہ مانگا تو دلھن کوسیدہ طاہرہ نینٹ نے یہی جواب دیا کہ ہمارا حال میمی آئے ہے تا ہے جنگف نہیں۔

اس دولھا، دلھن کی آ پس میں عجب مماثلت تھی کہ دولھا تلوار کے چبرے کے بل زمین پر گرااور دلھن نیزے کی اُنی کی ضرب سے چبرے کے بل خاک پر گریالخ۔

ایک قاعدہ یہ ہے کہ دولھا خوبصورت لباس پیشا ہے اور تخت پر بیٹھتا ہے۔ اکثر شہرول میں رواج ہے کہ دولھا خوبصورت لباس پیشا ہے اور تخت پر بیٹھتا ہے۔ اکثر ہمرواج ہے کہ دلھن کے سر پراوڑھی ہوئی چادر کے علاوہ ایک اور بھی رہی جاتی ہے۔ کین نہیں معلوم کہ اس دلھن کے سراقدس پر پہلی اور بھی ہوئی چادر بھی رہی یا نہ رہی ہی تھا یا الخے۔ یہاں دلھن کو جب لایا گیا تو نہ جانے قاسم کے جسم اقدس پر سر مبارک بھی تھا یا نہیں۔ یہتھی اس شادی کی روئداد، ابھی اس مصیبت کو ادھور ابی بیان کیا گیا ہے، اللہ داجھون!

استاذ العلماء علامه محمر بإرشاه نجفيٌ كاحواله

معیار مودت مجلس دہم، ص ۲۳۱ پر فرماتے ہیں: ''قاسم سوچ میں پڑ گئے، پریشان ہیں کہ اجازت کوکر حاصل کریں۔ خیال آیا کہ بابا نے ایک رقعہ دیا تھا اور فرمایا تھا جب

ـــــــ الحماديودت ــــــــ 76 ---

صد ہے ججور ہوجاؤ تو یہ رقعہ پڑھ لینا تھوڑا ساسکون محسوس ہوا۔ داکیں باز و سے تعوید نما رقعہ اُتارا، کھولا، لکھا تھا: قاسم بینے! جب بھا پرمصیبت آئے تو جان قربان کردینا"۔

** آ کے ص ۲۳۳ پر فر ماتے ہیں: آ کر بیزی مشکل سے لاش کورکھا، بھاوج کو آسلی وقشق دی، روتے گئے اپنے بھائی کی نشانی خاک وخون میں غلطان دیکھ کر، بیٹی کی شادی طے کردی تھی بیٹی کو بھی مبرکی تلقین کی۔

مسسم انگهادمؤدت مسمسم 77 مس

شعراکے بارے میں معصومین کے چندارشادات

حضرت رسول اكرم فرماتے ہيں:

کعب بن مالک نے معنرت تیفیراکرم صلی الله علیه وآله وسلم سے پوچھا کہ آپ شعراکے بارے بی کیا کہتے ہیں؟

حعرت رسول الله فرمايا: "موكن افي الوار اور زبان سے جہاد كرتا ہے جھے اس ذات كى تم جس كے قبضة قدرت من ميرى جان ہے كويا موكن شعرا، كفاركو (اپنا اشعار ك ذريع) تير مار رہے ہوتے بين " (تغير دُرِّ منشور، ج ۵، ص ۹۹ ميزان الحكمت، ح، من ١١٤) ـ

حضرت امام محمر باقر عليه السلام كاارشاد

حضرت امام محمد باقر علیه السلام نے شاعر اللی بیت کمیت اسدی سے فر بایا: "جب
تک تم جارا دفاع کرتے رہو کے خداوندعالم بمیشہ روح القدس کے ذریعہ تمھاری تائید
فرما تا رہے گا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی تیری بخشش فرمائے"۔ (عزاداری، ناشر:
دارالٹھافت، کراچی، ص ۳۷، مقتل الحسین، عبدالرزاق المقرم الجعی)

حضرت امام جعفر صادق علیه السلام کے ارشادات

الله تعالى اس كا كمر ببشت ى بارے بى ايك شعر كے كا الله تعالى اس كا كمر ببشت ى بى بارے كا؛ (الغدير، ج٢، ص٣- بحار الانوار، ج٤٥، ص١٩١)

اد کوئی شخص ہمارے بارے ہیں اس وقت ایک شعر بھی نہیں کیہ سکتا جب تک اس کی روح القدی کے ذریعے تائید حاصل نہیں ہوتی ''۔ (بحار الانوار ، ج 29 ، ص ٢٩١ ، تاریخ ابن عساکر ، ج ۳ ، ص ٢٣١ ، میزان الحکمت ، ج ۵ ، ص ١٢٩)

حضرت امام على رضا عليه السلام كا فرمان

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے خصوصی شاعر دعمیل نزائی سے فرمایا:
" تم ہمارے مداح اور ناصر ومددگار ہو۔ امام حسین کے مصائب پر سر شیہ کہواور جہال
تک ہوسکے ہماری مدداور نصرت میں کوتا ہی نہ کرنا۔ اے دعمیل! اللہ تعالی شمصیں خوش رکھے تم
ایسنے ہاتھ اور زبان سے ہمارے معین و مددگار ہو۔ (مجالس المسنتیہ ،سیدمحن اللامین ، سحار الانوار)

لحن سے شعر پڑھنے کے لیے فرمانِ امامٌ

ہارون مکفوف سے منقول ہے کہ ہم اہام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت ہیں حاضر ہوئے تو امام علیہ السلام نے شعر پڑھنے کی فرائش کی جب میں نے شعر پڑھا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''اس طرح نہیں بلکہ جس طرح کحن (مُر) میں تم ہمارے پیر پرزگوار کے روضہ پرشعر پڑھتے ہو، ای طرح پڑھؤ'۔

چنانچہ جب میں نے شعر پڑھا تو امام علیہ السلام بار باراس شعرکو پڑھنے کی فرمائش فرماتے یہاں تک کہ امام علیہ السلام کے گھرے رونے کی صدا بلند ہوئی اور آپ بھی گریہ فرمانے لگے۔ میں چپ ہوگیا تو حضرت نے فرمایا اور آ سے پڑھوتو میں نے اور تقم سائی۔ امام علیہ السلام نے پھر فرمایا اور زیادہ پڑھو۔ جب میں اشعار پڑھ رہا تھا تو پردہ سے مخدرات عصمت کے رونے کی آ وازیں بلند ہوئیں اور ''واہ ابتا'' کے بین بلند ہوئے۔ (کامل الزیارات ابن قولویہ تی میں۔ سے اداری طبع دارالثقافت، کراچی میں ۲۸)

ایک دو ہڑا..... دوشاعر

حمادِ اہلِ بیت سیر محتن نقوی شہید کے ہاں ڈیرہ عازی خان میں ایک چاندنی رات کے سفر میں دیک جاندنی رات کے سفر میں دکر کر رہے تھے جو رات کے سفر میں ذکر کر رہے تھے جو اُن دنوں ذاکر اعجاز حسین باتی پڑھ رہے تھے۔ محسن نقوی شہید اس دوہڑ ہے کی بار بار تعریف کر رہے تھے۔ دوہڑہ بیتھا: تعریف کر دہے تھے اور سننے کی خواہش کر رہے تھے۔ دوہڑہ بیتھا:

میڈاڈ طلے ہوئے بخت ای ساتھ ڈتا ای اسلام دی نیک کنیز اے
ایہہ چوں سلال دی زہرائے ہے میڈے سینے دا تعویذ اے
ایہہ تھم نہیں جیڈے حاکم دا پردیی دی تجویزے
اینہ تھم نہیں بازاراں دی میڈے کھر دی قیمی چیز اے
ایندا خیال رکھیں بازاراں دی میڈے کھر دی قیمی کا کہ دوہڑے کا
ای دوہڑے کو سنانے کے دوران میں نے اٹھیں کا طب کر کے کہا کہ دوہڑے کا
ایک معرع ہوا ہے، دومرامعرع آپ کھیں فی البدید معرع یہ تھا:

والعصر دى آيت عصر ويلي آئى بابرون شام دى حد وج محتن نقوى شهيد في فراكها: دوسرامصرع لكصيل ـ

'' تاریخ اسلام جوان ڈٹھا سجاڈ ضعیف دے قد وج '' ہم ان دوسطروں کا لطف رہے تھے کہ ٹیں نے کہا: ٹیسرامصرع بھی لکھ دیا ہے۔ کہا: سناؤ۔ میں نے سنایا:

> ''میڈی سین چراغ بلنیدی رہی پُر زور ہوا دی زد وچ'' محسن شہید نے فوراً کہا کہ دوہڑا تو تکمل ہے چوتھامصرع لکھو: ''بھل رَج کے ویر کول روتو ن دا کھین مٹی اربان لحد وج'' اوراس طرح بیدوہڑا تاریخی حیثیت کا حالی تشہرا۔

مصائب كالكها هواايك تاريخي شعر

میری سرائیکی شاعری کو پڑھنے اور جھے عموی بجالس بیل متعارف کرانے والوں بیل سب سے زیادہ حمتہ براورم جناب ذاکر چودھری فجر حمین فجرکا ہے (اللہ انعیں صحت و سلامتی سے زیرہ رکھے) بیل ابھی اسلامیہ کالج لا ہور بیل پڑھتا تھا کہ ان کے ایک عزیز رشتہ دار منظور حمین جو بہت بڑے شاعر شے اور جوانی بیل انتقال کر گئے ، وہ جھے کالج سے ساتھ لے جاتے اور جم دونوں چودھری فجر حمین کے بال جو محرم الحرام کی مجالس کے سلسلے میں تواب بیلس ایم پریس روؤ بیل تغیر ہے ہوتے شے ان کے پاس بیروں جا بیشتے۔ مرائیکی دو بڑوں پہ تباولہ خیال ہوتا، ایک دن اچا تک بھائی فجر حمین صاحب فرمانے گئے کہ بھائی صفرر! ایک قصیدہ گئے رہا ہوں، اس کے مصائب کا شعر آپ کو لکھنا ہے۔ انھوں نے جو قصیدہ سایا ان کی زندگی کا بلک عزائیہ تاریخ کا ایک حصتہ بن چکا ہے۔ قصیدہ خابا اس طرح تھا:

"اوہ بندہ مرد موالی اے جوں پنجن دی پیجان ہووے"
اس تعیدہ کے آخر میں، مکیں نے مصائب کا شعر لکے دیا جو ہم ڈاکر نے اپنے اپنے انداز میں پڑھا بلکت کی ذاکرین شعرانے باتی تعیدہ تو خود لکھا مگر مصائب کا شعر بہی رہنے دیا۔
انداز میں پڑھا بلکت کی ذاکرین شعرانے باتی تعیدہ تو خود لکھا مگر مصائب کا شعر بہی رہنے دیا۔
یقینا مہرے معزز قارئین اس شعر کواپئی ساعتوں میں مخفوظ رکھے ہوئے ہوں ہے، شعرید تھا:
میں موت دے پاسے پیا ویندال تی گوں آ کے سکید ملنا نمیں
توں سفرال دے دی ضد نہ کریں تیں مگوں آ کے سکید ملنا نمیں
وختہ آ کھنی پھو پھیاں سم پوٹویں بھا تویں شام والا زندان ہووے
بیقسیدہ جہاں برادرم چودھری شجر حسین شجر کی یاد تر ارپائے گا دہاں مصائب کا شعر
میرے لیے بھی تو شئر آخرت قرار بائے گا، ان شاء اللہ!

نذر،حفرت پیغمبراکرم ً

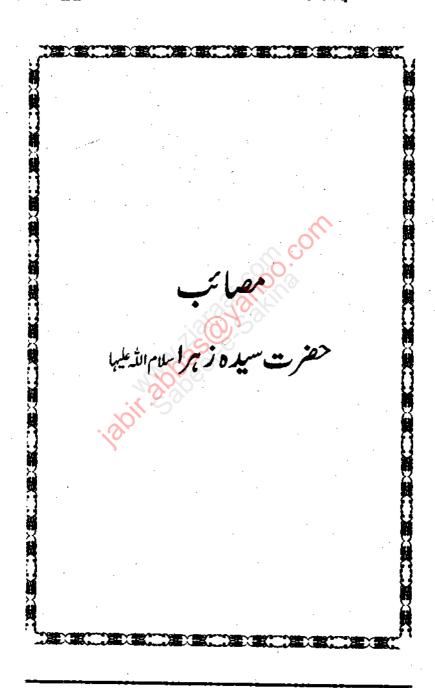
رمان برجیم پیمبر میں حیدی ذات نے رب کول نازے حید اور علی معراج حیدی، "قاب قوسین" وا رازے حیدی ذات کریم کول زیبا ہے ہر بخشش وا اندازے منظور ایبہ "اجر رسالت فی کر سلطان غریب نوازے

نذر حضرت الى طالب وحضرت خديجه (سلام الدُّعليها)

گل مال خدیج کبری وا تھی صرف اسلام نے سیا سرمایہ گل ابوطالب وا ایں دین نے الگدا رہیا کورھی آبی ڈوہاں ویڑھیاں دی اوں کوں کے عوضانہ ذَھیا کیوں مَردیاں تا میں سین میڈی وا کب بتھ پاسے نے رہیا



فِسق فجور دا زور آبیا گل آبن دین فروش اے
کہ ابوطائب دی محنت نوں گیاتھی باطل رویوش اے
میڈے مرسل کینے امن دی جاء جیس محسن دی آغوش اے
میں پنچھدا ہاں کیوں نونہدادندی دربار دے دی خاموش اے



بعد محمر عربی دے دیوار شریعت ڈیہہ گئ احساس وی وصدت پہلے کر کے ہر تلخ کلای سہد گئ پڑھ کے آیت وراثت دی ہر گل محکوم کوں کہد گئ بس اناللہ پڑھیا ہس وت مُھن کے خاک نے بہد گئ



بے جس جمہور دے تخت اگے آئی غیرت دی تائید سے تقریر تُوں پہلے سَین میڈی رکھی فی القراء تمہیدے الحج تھی دے الحج تھی دے آج سامنے اُمت شقی دے آج سامنے اُمت شقی دے آج کی وقت ہے جو در پچھوں آئے کہتے یاد نمی دے



جہوری حاکم ہیں تال کر توڑے سیدال دی پیچان اے توں جائدائیں؟ یڈے تخت اگے عمران دی نونہہ جیران اے متال حسن حلیمی چھوڑ ڈیوی ایوی گل حتی الامکان اے متال حسن حلیمی چھوڑ ڈیوی ایوی گل حتی الامکان اے گرویران اے گھرویران اے گھرویران اے

قرآن آبدائے ہائی زہراء دی فطری تخلیق لطیف اے احساس دی ملکہ چیس ماہ وچ یکے تھی اے آن تحیف اے فرمان ہے باک جیس ماہ وچ یکے تھی اے قرمان ہے باک جیسر دا میڈی فاطمہ دین حنیف اے کہوے صدے توں ماں نہیٹ دی تھی گئی اے جلد ضعیف اے

- اظمارمؤوت

اسیں سوچ سمجھ کے ہُن تا کیں خاموش کھڑوتے رہے آل رکھ سِل صبر دی جگر اُتے آ پیش کچبری تھے آل تئیں جھِنک ڈتی مال زہراء کول اسال سادے چُپ کر گئے آل اسال بیت المال چُول کی نہیں منکدے تن ناکامنکدے ہے آل

مصداق ''لولاك الما'' دے تے بدیان دی تبہت لائی گئ تاكیں ''حسبنا'' دے تخت اگے مال زینب دی بلوائی گئ جیں كول لا تحزن دی جھنك ملی كيولسين أول تو جھنكائی گئ اسال روندے بال كيول ورثے تول مریم دی سين وَلائی گئ

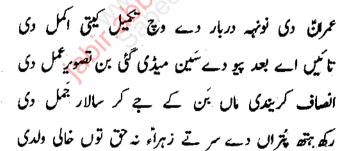


کیتا گل مُرسل دی بگ آ کے جال وج دربار سوال اے بنے ڈول پخرین دیے لعل گواہ تائیں اے ناکے شہر وچال اے گئی رُل تصویر خدیجہ دی سنی اید محکوم دی گال اے بذیان آبا حیدے بالے گوں حیدا کوئی نہیں پیکا مال اے بذیان آبا حیدے بالے گوں حیدا کوئی نہیں پیکا مال اے

ج ' تحسنبنا'' نہ آگیں ہا ان نے نہ گرلدا اسلام اے نہ لگدا ساڈے نانے سے ہنیان والا الرام اے بہ لگدا ساڈے نانے میڈی اُج ڈیندی چھوڑ نیام اے بہ اون ہوندا تال تی میڈی اُج ڈیندی چھوڑ نیام اے بہن جان گیاں اسال زل ویسول کوئی کوفے تے کوئی شام اے



پروردہ ساڈے نانے دا سال کول سمجھ نہ چھوٹا بال اے اگے مک کوائی ڈے آئ اساں روز مباہلے والے میں کول وائل دے نال اے میں کول وائل کی لایا آبا حسن انگل دے نال اے جہزا غیر ندہب سال کول ویش کیتا اول کول آبداایں بیت المال اے





کروآپ انصاف خمیر دے وچ ڈے میں ٹوں عالم کوئی اے کلثوم جس دی ماں وانگوں کائی دھی اصحاب دی موئی اے ڈسو دھی ہے کہیں پیمبر کی ونج پیش کیجبری ہوئی اے

سِلمان آ ہدا اے مال رہن وی ڈینمد رات برابر روئی اے

کوئی وانشمند ایں دنیا وا ڈیوے صفیر گوں سمجھائے رکھ ہتھ پاسے تے کینہہ پارول گئی فر زینگ وی مائے خاتون دے پاک جنازے نے نہیں مرد سیاسی آئے تاکیں روز میثاق دے قرضے کول کر گئی اے سین ادائے تاکیں روز میثاق دے قرضے کول کر گئی اے سین ادائے

مستسبب اظمارمؤوبت

رکیس یاد وصیّت زبراً دی شالا قائم رہوی اقبال اے میڈے میں سیدہ بالال دا رکھیں ہر دم آپ خیال اے کڈال جھنک ندویوی زین کول میڈارب دے نام سوال اے میں کول کفن پوانویں جیس و کے رکھیں سند دے پُرزے نال اے میں کول کفن پوانویں جیس و کے رکھیں سند دے پُرزے نال اے

مئی خدمت مانوال وانگ کیتی میڈا فیضہ بھار لہا نمیں میڈے مسن پُٹر دے قاتلال دے ڈتے ہوئے ایر فیم فی کھائیں میں کوں جھنکال ڈے کے آ ہدے ہن ابندا ونیاتے ہو مائیں ونج زخم ذکھیسال بابے کول میڈا پاسے توں ہتھ چائیں ــــــ اظمارمؤدت

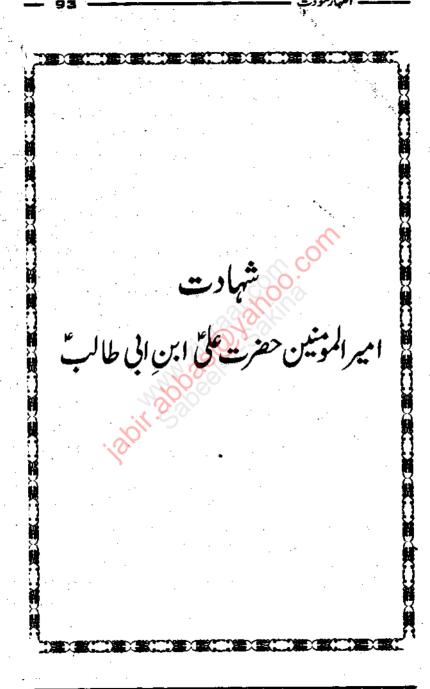
آ آسیہ، مریم، حاجرہ نے تابوت بتول وا جایا گل عرش دے نوری واسیاں نے جا سوگ وا ولیس وٹایا بند روشن کر کے تاریاں نے آ زینب کوں پرجایا کلوم دے نانے رات وصلی آ بچوی کوں دفایا

C#

جدُال گھر خاتون دا ساڑن کئی اُوندے دُر تے رعیّ آگئی وَکُمُ بِعَیْر بازاری لوکال دی مال زینب دی گھبرا گئی در تے دیوار دی زو دے وچ زخی مظلومہ آگئی کوئی حادثہ ایہ جیا پیش آیا اے فر دنیا توں زہراء گئ



ہے عسکری داچن آگیا ہیں میڈی حسرت توڑ چڑھا دے اکم ممل بھیج کے شام دے وچ میں کول زینب دھی منگوادے ساڈا سانجھا وُکھ دربار دا ہے آ درد ونڈاوے ما دے توڑے آن ساوے امڑی کول پندھ کونے شام دے راہ اے



_____ اگمارمؤدت _____

جاں چرصیا اے اُفق شرافت تے عمران وا باک ہلال آ فِس جُور دے کل بدلاں کیا رنگ اسان وا لال سرمایہ گل ابوطائ وا کیا ''حَسُبُنَا'' بالل ہر شے کا تنات دی لرزگئی جداں زینب کھولے والے

تھیا وچ گرداب سقیفے دے جگولہ ان اسلام اے تال کی اسلام اے تال کیلے دے وچ دنیا دا گیا کیک دم بدل نظام اے "قد قتل الامدر" و نفرے نے ڈتا زینٹ کول پیغام اے اُٹھ ''اِنّہا'' دی شنرادی و نج کڑیاں یا کے شام اے

ـــــــ اظهارمؤدت ـــــــــــــــ وي

ایبہ بلی اے امن امیری دی میڈی دھی نائب زہرائے سال بدا رکھیائے سال جنگو ہو پر خیال ایندا رکھیائے این کول فرن دا فراہ وی نمیں آندا ایندا دل ویندائے گھرائے دب جانے کیول میں گول خواب دے دی اید اسدی اے باح ردائے

*

کلوم دا بابا دنیا تے اُج رات دا ہے مہمان اے عمران، عقیل دے وسدے ویزھے کل تھی پون وریان اے فیامہ چڑھن تاکیں نینٹ اُجڑولی ایس گال دا ہے ارمان اے رب جانے کیوں ہے روندے وہن زینٹ دے ویر جوان اے

_____ الخمادمؤدت -

میں اصول فروع دا دارت ہاں تا کیں اے دل کول نیمی آرام اے میڈی اُم الصائب بچوی کول و نج ڈے پیو دا پیغام اے آگھیں ہولے رووے باب عموں شنے ند آ داز عوام اے اُدل عموں آرکوں آ کھو توڑے ہیں تال کر آ باب نال کلام اے

Those of

لگی گل قرآن دے وارث دے آجال کیسین دی مداے اُج کہا گل قرآن دے وارث دے آجال کیسین دی مداے اُج کہا واری ڈیکھیا ہے شہ دھی زینٹ وا قد اے گل لا کے آجری زینٹ کوں رُٹا رَج سادات دا جداے آکھے چن بجری عیدا رُل دنجا دو جگ دی موت توں وَدھاے

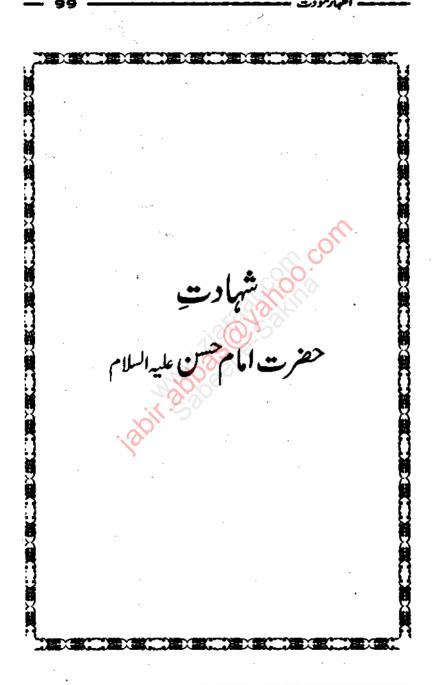
ـــــ الجهارمؤوت ـــــــــ 97 ـــ

میڈا پُر علیم طبیعت ہے حیدر وا لال امیرے کریں ہرکوشش میڈی زعری وج کدے نان تھیوے دلگیرے میڈے بعد حسن کوں پوسمجھیں بیا یاد رکھیں شبیرے میٹی پودی ایندے فن وجول کڑھیں ممل صفین دے تیرے

*

و فی آجال سمس شرافت دے اِسلام والیا وقارے خر خون اچ پودی ریش ، دیکھی عباس چھکی گواراے خم مس عباس دی رو آکھے کی شرفا وا سردارے کر دل قابو تیرے آسرے تے ہے زینب شام تیارے ــــــــــــ اظمارمؤدت ـــــــــــــ 98 --

خورشید حیا دی دنیا دا حید ا عین بجا ارشاد اے میں وج صحرا دے کعبے دی خود رکھ ڈیبال بنیادے بے موسم تھیں جج بابا کعبے دی قبلہ گاہ دے معلل آ کھ پُٹر کوں نال میڈے بک بھیج ڈیوے سجادے



____ انگیادموُدت ______ 1 00 •

ج پاک رسول دے فکمال دی تعظیم ایہہ اُست کریندی نہ جگر بھرا دل تکیاں تے میڈی زینب سین جھلیندی نہ واج کھلیندی نہ داج گھلیندی دا نہ وَال رباب کھلیندی نہ واج گویاں مال اصغر دی وین جادر شام وُول ویندی



تاریخ کوں پڑھ کے ذہن دے وچ اِک عجب سوال سمایا اے جو حسن رضا دے میت تے کینمہ پہلا تیر چلایا اے کیوں نانے کولوں سیّد دا وَل پاک جنازہ آیا اے میں چھدا ہاں کینمہ میت تے کڈاں کفن گلابی پایا اے؟



سسست الخمارمؤوت سيستستستستست ١٥١ --

حسنین دا ناناً و کھیا دی ایہ گال چا کر منظورے شالا ظلمت تول محفوظ رہوے پنجتن پاک دا چوتھا نورے میڈے بخت داوکن بُن عقرب کول کرے امن دے نال عبورے اجال رَح روئی نہیں محسن کول میڈی زینب سین غیورے اجال رَح روئی نہیں محسن کول میڈی زینب سین غیورے



رنگ برایا ہے کیوں بابے دا میں کول امری چاسمجھائے اُدھ رات دے ویلے پیا کرداے کیوں بابا یاد ہمرائے کیوں جابا یاد ہمرائے کیوں جی باج دانوں کیوں جی باج ددائے کیوں بھیعہ چھوڑ کے آگئی ہے ساڈے گھر دیج ماں زہرائے

چیزا مالک خُلق دے ملک دا ہے پیا جگ توں کوچ کریندا اے تا کیں رات ڈھلی نُسال چو پھیاں کوں میڈا پیومظلوم سڈیندا اے میں کول کی گیا ہے اسال رُل ونجنال ایں پیا بابا نیر وہندا اے کُڈال جگر اُتے ڈونویں ہتھ ڈے کے نال مال زہرا ہ دا چیندا اے

*

کے حُسرت گھن کے بیاویداں ایں کوں وین توڑ چڑھا نویں کر شگن تمامی شادی دے میڈے قاسم کول پرنانویں کے مشکل وچ ہے لوڑ پودی چا موت دے ویس پوانویں میں آگھی ویندال فردہ کول وخ شام دی قید نبھانویں

– اظمار مؤوسے –

ماڈی ماں ہائی باج مجرانواں دے تائیں اے جھنکاں جھلدی رہی اے حید کا مندی کی اے حید جہاوں عرب دے ہن گل دنیا مندی کی اے ساڈے ہر کہ قبل کوں ہن تائیں مخلوق کچھیندی رہی اے پر عیب الحج کے ایک ایک ایک کی اے پر عیب الحج کے ایک کھین آ زہراء شام ایج گئی اے



توڑے بہل ہاں پر پکن ویرن بک گال رویندی پی اے
توں ٹرنا ایں نانے شہر وچوں تبویز سٹیفے تھی اے
جاں بھین وا محمل شام ونجی رکھیں یاد وصیّت بھی اے
چڑھ سانگ اُتے ڈسیں دنیا کوں ساڈی ماں دربار ان گی اے

توں نائب ہیں ماں زہرا دی رکھیں گال بھرا دی یادے جذال ملک عراق دوں ور رُرے ونجیں ندیب نال بحرادے تنکوں ملسن فدک دے قرضے چوں کائی زیور حسنبنا دے ونجیں دقیانوں دے شہر دے وج حیثی رب کرسی امدادے



سجالا دے پو کوں وطناں نے بے وقت غربی آگئی جداں میت کوں بازار دے وچ چو گر دوں ویر سے ساہ گئی کئی زہر بجھے چا تیر نیزے سالار جمل دی آگئی اید پہلی میت ہے دنیا تے جمڑی کفن اچ رنگ بدلا گئ

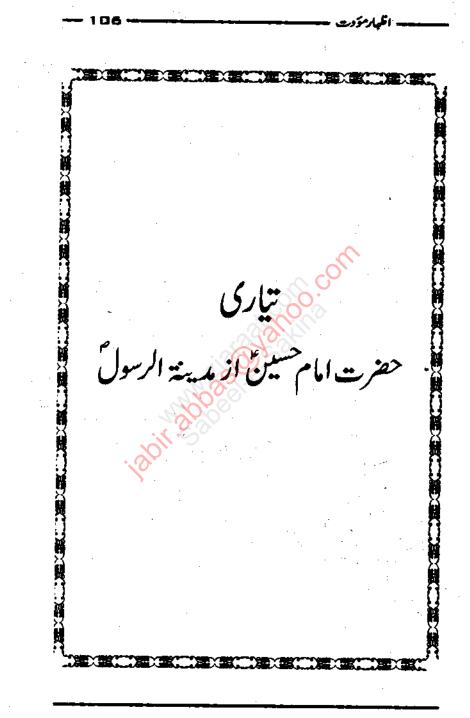


سسست انگهارمؤدت سیست ۱۵۵ سیست

میڈے ویر دا کفن گلائی ہے بن اُمتی رہتے مَل گئے معلوم تھیں اے میڈے ویرال دے اُج وِن حالات بدل گئے جمزے تیر بیٹے مِن حَل وچول مِن حَسِن دے میت تے چل گئے کھڑے تیر بیٹے مِن حَل وچول مِن حَسِن دے میت تے چل گئے کھؤم تیڈا پیو اُج فریا ہے کہ کا توم کے کا توم کی کے کا تو کا کھے کا تو کا کہ کا تو کا کہ کا تو کا کھے کا تو کا کہ کا تو کا کہ کا تو کا کھے کا تو کا کھے کا تو کا کھے کہ کا تو کا کھے کہ کا تو کی کھی کے کہ کو کا کہ کا کھی کے کہ کہ کا کہ کا کھی کے کہ کو کہ کا کہ کو کی کھی کے کہ کا کہ کا کھی کے کہ کا کھی کی کھی کا کھی کے کہ کا کھی کا کھی کا کھی کی کھی کے کہ کا کھی کی کھی کے کہ کی کھی کے کہ کی کھی کے کہ کی کھی کے کہ کو کی کھی کے کہ کی کھی کے کہ کی کھی کے کہ کی کھی کے کہ کھی کے کہ کو کی کھی کے کہ کہ کی کے کہ کی کھی کے کہ کی کھی کے کہ کا کھی کی کھی کے کہ کہ کی کھی کے کے کہ کھی کھی کے کہ کھی کے کہ کے کہ کی کھی کے کہ کے کہ کھی کے کہ کھی کے کہ کو کو کہ کی کھی کے کہ کے کہ کی کے کہ کے کہ کھی کے کہ کی کھی کے کہ کی کے کہ کہ کے کہ کے کہ کی کھی کی کھی کے کہ کے کہ کے کہ کے کہ کی کے کہ کے کہ کے کہ کے کہ کے کہ کی کے کہ کی کے کہ کے کہ کے کہ کی کے کہ کی کے کہ کہ کے کہ کے کہ کے کہ

سلطان ساوی دنیا دا ذرا جمین کو منه دُکھلائی و جُ کِ داری زخم سقیفے دے جس زینب توں مُعوائی و جُ کینہہ کفن دا رنگ تبدیل کھا اِی بے دین دا نام ڈسائی و جُ کلثوم ، رقیہ ، زینب توں اُج جمل دے تیر چھکائی و جُ





---- اظهاريودت ------ 107

توحید مزاج مسافرال دا تھیا وطنوں پُور تیارے شہیر دے خر نے کیتی چا عباس دی مال بیارے کوچ دے آخری ویلے تاکیں گئی تھی زینب لاچارے رہی اے لیمدی پیکیاں گلیاں وچ کوئی مال دا رشتہ دارے

رُبی عزت خدادی وطنال توں گھن پودیاں عزتال نال اے بس حسی اللہ ربی پرهدی خاتون دی دهی لجیال اے افسردہ ماحول اچ زینب کیتی گل اک مال دے نال اے بس دین بچاکے وَل آسال توڑے گرر جاوے اکسال اے

____ اظهارمؤدت _____

کیتا دائی کوچ مدینے ٹول خانون دے ٹور ابصارے تاکیل اے اُم البنین دے پُرال دے گئے بدل تیور یکبارے ہر باثی نال ہیر کیتی ایبو رو رو کے گفتارے کوئی اُوکھی بن گئی اے دین اُتے تاکیس اے زیدٹ نال تیارے کوئی اُوکھی بن گئی اے دین اُتے تاکیس اے زیدٹ نال تیارے



ئریا اے وسدے نا کے شہر و چوں دارین دایاک نواب اے فری حسن دی جاتے عول دی ما ایس سفر کول جھے تواب اے ورھا اُم البنین دا چن روندا اے شبیر دی کیر رکاب اے جداں نو ڈینبہ دا جا پئر ٹری چپ کر کے سین رباب اے جداں نو ڈینبہ دا جا پئر ٹری چپ کر کے سین رباب اے



آزردہ ذہن مسافرال دے جذبات ہوجون پامالے جڈال وطن نے واپس آنون دا آ دھیال کرن سوالے رھی اے حضندی صغری قبرال نے گھن ویر اصغر کول نالے جڈال ہوآ کھیا ہس میڈا چن جھوا میڈا وطن تے ولن محالے معلوں

تیڈے قاتل منکدن بیعت میں توں اُن ناکے شہر وجالے میں تال کفن تیڈاوی نیں کھلیا توڑے تھی گیا اے یار صوال سالے تیڈی قبرتے آئی رات کول صغری ماں اُم البنین دے نالے ایندا قاسم وانگ خیال رکھیں میڈا وطن تے ولن محالے ایندا قاسم وانگ خیال رکھیں میڈا وطن تے ولن محالے

خاموش بیشا این کیول پیو واگلول جا بھین کول گال ڈسائے ڈس کیول دربار بلایا گیائیں میں کول سمجھ کے مال زہرائے ہے وطن مجھور بندا این فکر نہ کر ولی زینب وی ہمرائے تو انج سمجھیں جو نال حیا ہے بیا وبندا اے حسن بھرائے

تکوں حسن سمجھ کے مشورہ منکدال آئے شرم دی سمجدہ گاہے چا بیعت کرے ہو اکبر دا ہے فاسق دی منشائے کھل جمل دی اُج تعبیر گئی اے بنن سیاست رنگ بدلائے بذیان دی گردش دین تے ہے ڈے چادر بیٹھ پناھے بذیان دی گردش دین تے ہے ڈے چادر بیٹھ پناھے

---- اگهارمؤدت -----

میں ویر حسن دے قاتلال عموں ہمراز بنا تحیل سنگدا جہرا رمگ دربار دا ڈکھ آیاں اوہ تھین ڈسا نمیں سنگدا میں ویر حسن وا سرخ کفن کہینہ حال تعملا نمیں سنگدا میراسفراے دین دی عرب لئی تائیں اے واپس آئیں سنگدا

خط پڑھیا اے شام دے حاکم دا اُتے سجھ گیاں حالات اے پیا لکھدا اے پُر میسونہ دا میڈی بیعت کرے سادات اے میڈے کیون کرو قضہ گر زہرا دے میڈے پودے قاتل ہے آبدن کرو قضہ گر زہرا دے تاکی اے ناکی اے ناکی اے تری رائے میں میڈی تیڈے وردی آخری رائے

____ اگپارگورت ______ 112 ____

سیای فرزند سقیف دا تھیا شام اچ تخت نشین اے اسلام دے نیک اصولال کول منسوخ کیا ہے دین اے آیا تھم ولید کول بیڑب وچ کر سیدال دی توہین اے تاکیل اے سید مدینہ چھوڑ و تا میڈی سین آ کھی آئین اے تاکیل اے سید مدینہ چھوڑ و تا میڈی سین آ کھی آئین اے



زینٹ دامعنی ایہ بن دا اے ایہ پیو دی عزیت دا نازے مسائے وی نا ہے اُن سنگدے جیندی تشیح دی آوازے کیویں نال بھرا دے رُئ پی ہے کر، مال دے بند وروازے آکھ محملاں وچ سادانیاں دے اُج مُن تیار جنازے



____ اگمادیودت _____ 113 -

شرفا وا بخت سلامت رہیں اے وین قدر شاس اے ساڑی ہوں احساس اے ساڈی بوں احساس اے میڈ اوی بہوں احساس اے میڈا سفر اید تھی وکیس عبال اے میڈا سفر اید تھی وکیس میڈا سفر اید تھی وکیس ایس ایس میں وکیساں اے شام دے پاسے ماں فرن توں بہلے وس کی ہے جس و میناں اے شام دے پاسے





ـــــــ اعمارمؤدت

اے وارث حزہ جعفر دا اے اُم البنین دی آس اے کُل جگ آبدا اے کی آس اے کُل جگ آبدا اے بی ہاشم دے احساس دا نال عباس اے تیں بیتیا اے کھیر کلابیہ دا کہ گل ڈس ادب شناس اے تیل بیتیا اے کھیر کلابیہ دا کہ گل ڈس ادب شناس اے تیڈے حییندیاں حسن دی قیم نے کیوں کلاوٹم دا ویر اُداس اے

میں کوں اِنمیاں سال رنڈی دا تھیا اے کھر خاتون عذراً دے پر اُوں مند تے نمیں بیٹی جھ قدم آئی زہراء دے سید اُوں مند نے نمیں بیٹی جھ قدم آئی زہراء دے سیدے سامنے مال چاوال کھولے نیں اُن حسن دی موت دے بعدے چا قتم عبائل نہ مچوڑ ویسیں شبیر کوں وج صحرا دے

——— اغمارمؤدت

عیڈے کھیر وفا دے درس ڈتن جہڑے بن عباس کوں یادے پابند کران نہ سفرال وچ لا سیدال توں منوا دے کوئی و کھری جنگ پردلیس اچ ہے بن مشورے بھین بحرادے شہر بھین کول روکے اید فرسلالے میڈا کہ بچنا اے سجاڈے شہر بھین کول روکے اید فرسلالے میڈا کہ بچنا اے سجاڈے



میڈی بیوہ مال کوئی فکر نہ کر میڈے ایل عباس بھرا وا میں کول مال محرومہ ڈسیا ہے ایہہ ہے قرآن وفا وا ڈے اِذن جیا دے پیکر کول کر فدیہ پیش خدا وا شالا روز میثاق وا توڑ چڑھے کہتا وعدہ بھین بھرا وا



قرآن نے آل واستعقبل ہر بے کس وا دم سازے میڈے میں دا دم سازے میڈے میں میڈے میں استعقبال میڈے میں میڈے میں اوائے اوس کی ہائتم دے شہبازے توں خود شنسیں ذواکھ کا تائیں میڈے پترال دی آوازے توں خود شنسیں ذواکھ کا تائیں میڈے پترال دی آوازے

آج ڈوجھی واری وربار دے وہ میں امری ویندی پُی آل ایں شہردے وہے ہُن نال ساڈے ہن سے بے ریتال تھی آل آج سند دے پُرزے ڈے میں عموں اعلان کریندی پُک آل جو بعد میڈے دربارال وہے نہ ویس کینہہ دیال وصیال



____ اقراد تودي ______ 117 ____

شالا سفر عافیت نال تعیوی نیار دی نیک دعائے رب پور میڈے کول منزل نے عافیت نال پنچائے میں موں مال فی انتخاب میں میں موں مال فی انتخاب میں انتخاب میں میں میں منزل نے حدی مرکن ہے صغری اس



عمران معزز قافے دا اسلام دی چھکوی آب سید کے مطابق عون دی ما پی اے فر پردلیں دے پاسے سید کے مطابق عون دی ما پی اے فر پردلیں دے پاسے توں جان دائیں میڈا چن ویرن میٹول پترال دانگ عبائل ادائی ایموگل جاؤس میڈی زندگی دیج آج کیول عبائل اُدائی



اے عرش حیا دا کیوں روندایں میڈی پہلی مقل گاہ وج حیدی اکھ مے میں شبیر اُتے میڈی اکھ ہے حسن رضا وج میڈی مادے زخم تول سی فریکھے میں کول یاد کھڑن ساہ ساہ وج حیدے لئی تطبیر سجائی بیٹا این اُوں مرنا این شام دے راہ وج

*

بدد ، أحد والے مقتولال دى ناجائز نسل أكھ بھال تغيير آل سورة كور دى ميدًا عرش تائيل اقبال به عرب، عجم ميدى أكه دے وج پر ذات ماؤى لجپال تول لكھ چاشام دے حاكم كول پئ آندى اے ندب نال مد

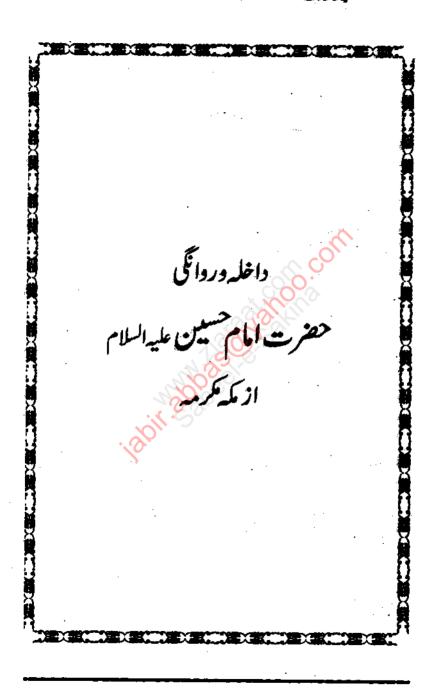
ــــــ الجهاريخوت ـــــــــــــــــ 119

توحید دی عزت بچا تو لئی فرے وطن توں عزت دارے
کیتا پردہ عرش دے واسیال نے رویا نبیال دا سردارے
پہ چاپ کھڑی صف نبیال دی ڈٹھا صبر دا عجب معیارے
ترکھ سر تے چاور زہرائی دی کیتا نہیت پور تیارے
ترکھ سر نے چاور زہرائی دی کیتا نہیت پور تیارے
(رمار صفار)



شہ آ کے رعیت دے تخت آگے گیا کھڑ واگوں امری دے تھی بیش ولیدے تھی بے بس منبر دے وارث کول کیتی گری پیش ولیدے شہ کول منظر حق تلفی دے شہ کول منظر حق تلفی دے نائے دی قبر نے بیٹر علی دے نائے دی قبر نے بیٹر علی دے

ـــــــ اگهارمؤدت ــــــــــــــــ 120 ---



بسبب انكمارمؤدين



کم ظرف عروج نے آھے وی جھٹ مبر دے نال بھا جا اسال چپ کرنا این اُج من واگوں کر ویردی سفت اوا جا میں کوں چپ کرنا این اُج میں اے کن میڈی فعل جا میں اے کن میڈی فعل جا بہن رُب کی ہے عبال اِجام لہا جا بہن رُب کر گئی ہے عبال اِجام لہا جا



--- اغمارکزدی ------ ۱ تا ۲

یں ہاں پابند امامت وا نہیں کر سکدا انکارے پرقسم حسن دے کفن دی ہے میڈا جیون آج دشوارے مینوں میکمن ڈیووا اینال لوگاں توں کب گال ڈرا سردارے میڈی سین وانال چا کیوں آ ہدن ایندے ورثے وج دربارے



ایهدیمل صفین دے سازی بن انہاں کی کرنی امدادے میں وچ کھید دے و کھے آیاں آج قاتل حسن مجرا دے جیوی نائے دی وستار وکی کے گا کہ محسبنا دے پیا بمل پوشااے دی وستار وکی کے گا کہ محسبنا دے پیا بمل پوشااے دی واردا میں کول ندی جین صلاح دے

---- اگهارمؤدت ------ 123

کول بے کس تھی کے چن ورین پیا ڈہدایں نجف دے پاسے جدال کہی جات وی بہت ہوی ور عبائے جدال کہی فادر زینٹ دی بھی ہوی ور عبائے ایمید فدک تال نہیں جہوا کی ویسی باطل وا غلط قیاسے میڈے ہتھ حاضر اس دین کھیے نہ تھی ورین بے آسے میڈے ہتھ حاضر اس دین کھیے نہ تھی ورین بے آسے میڈے ہیں دین کھیے اسلامی میڈے ہیں دین کھیے دی تھی دین کھیے دیا تھی دین کھیے دی کھیے دی کھیے دی کھی دین کھیے دیا تھی دین کھیے دی کھی

امن پند شنرادے نے کیا شر بدر منظورے دی اگوں مجودے داگوں مجودے اُن پیو داگوں مجودے اُنوں کول بلا کے محمل دے رحی اور پچھدی بک مستورے کیوں رونداایں بیودے شردے دی آجاں ملک عراق تال دورے

---- اگهارکزدت -----

کینہد اُوپرے دلیں دول کر ونٹے شاہا عید سے بخال دی مشائے

ہا کے اجرام اُن کعیے وی بینی ویر دے قاتل آئے

ہا کی حراق دول ونجنا عی تال ونٹے آ قا تنہائے

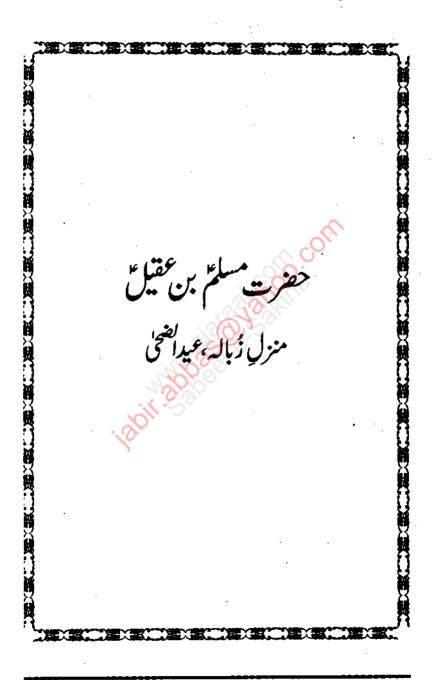
کلاؤم، رقیۃ، زینٹ وے ڈے محمل وطن پنجائے

محکوم نواز رئیس جذال سی ہے ایہہ گال بجرا دی کھی مواز رئیس جذال سی ہے ایہہ گال بجرا دی کمی ور حنیف دی ہوئی فرمایا دین دے ہادی ہو وانگوں امن وا مرکز ہاں اِتھ آئے بمن لوگ فسادی میڈا کعبہ بنسی نبیاں وہ ہوی راضی ذات خدا دی



----- اگهارگزدی مستخصصت ۱25 ---

تظمیر مزاج سافر نے کیتی نائے دی ہجرت یادے ایں شہر وچوں پو زہرًا دا تھیا ہا یثرب آبادے ای ڈوجھی واری کھیے چوں پٹے فر محمل شرفا دے مجبوری ڈکھیے کے باب دی خاموش کھڑا اے سجادے



شالا خالق باری مفدر دی کرے ایہ مظور دھائے کہیں جا ، تے شرفا زادیاں کون پردیس اچ عید نہ آئے بائی سین رقیہ آؤہدی وَل وَل کوف کو دا راہے جدال دھیاں چھن باعید ہوی ساڈے ویرن کیوں نیس آئے جدال دھیاں چھن باعید ہو

ہوندی عید کی اے پردیسیاں دی ، اُسے مالا نیک خصالے ہے تھی سلکدا اے ساڈے فیے وغ ساڈی ماں دائین محالے پی ساڈی ماں دائین محالے پی اے بحمدی کیڑے مہراں دے رکھ ہاں اپنے دے نالے اول کول خواب آیا اے ساڈے وریاں دے ہے چولیاں دارنگ لالے اول کول خواب آیا اے ساڈے وریاں دے ہے چولیاں دارنگ لالے



شکوں بابا سجھ کے عیددے ڈید پئی آل ڈسدی ایہ مشائے سجاد دے مدھے سنرال وی میں عول چا آج فئر ملائے ۔ بہرائے ۔ بہرائے سب توں پہلے آجر کئی آل تال وی ڈس مخدوم بجرائے میڈی جھ ویکی کاوٹم والکوں تھیا اے مال دا قرض ادائے میڈی جھ ویکی کاوٹم والکوں تھیا اے مال دا قرض ادائے

حیڈا بخت لٹیجائے کونے وج وجہ قدھ حد کی ایسے دردال دی ہے بیو پگزال بہول مدم منگی ڈے مکل سجاد دیے نال دی لائن بیو دے شہر اچ پٹر موئے نہیں تاب رہی زخمال دی



میڈی بیوہ ماں دی بیوہ دیمی حاتا بنگ لہال پکرال دی

نچم واڑھی ویر نمازی دی فرمایا فخر نجی اے میک واڑھی ویر نمازی دی فرمایا فخر نجی اے میک اک وائد گال وی میندال فضل دا پیو تینکوں صبر دا سجھ علی اے ساڈا پہلاقتل تھیا اے کونے وچ آ زُت اُبڑی دی گئی اے اگون وین پہاڑ مصیبت وہے میڈے نال بنول دی دھی اے



تیں کہ بچڑے دی آس دے وہ کیتے نہیں ایبہ بند دروازے حیڈا پُٹر بھنے گھر آولی سُن امڑی دی آوازے میں ڈول پُٹرال کول لوہندا ہال، گئے نے جگ دے بدل اندازے رب جانے کتھ میڈے پُٹرال دے پئے نے زُلدے پاک جنازے



ہے گھر ہوندا اِتھ کیوں رُلدا پردلیں دے وج جہراناں بے وطناں دے نمیں گھر ہوندے میں کوفیاں دا مہماناں میں کول ہاشی سمجھ کے نہ بولو ایہو سمجھو مسلماناں میں نجف داشہر آباد کیتا اے اوہندے پُٹرال دا درباناں



میں اُوں مظلوم وا قاصد ہاں جہڑا وطنال توں بہوں وُورے اُج بیعت والے مسئلے وچ اُوہ پیو وانگوں مجبورے ہر مرد داسٹگی مرد ہوندا اے بھائیوال اوہندی مستورے ایہوآ ہدی ہے نہ بیعت کریں میں ٹون شام ونجن منظورے



مسمعه الخمارمؤدت مسم

میڈا ڈھلیا اے بخت اُن کونے وہی رنگ بدلن مجم عرب دے گفت وہی رنگ بدلن مجم عرب دے گفت وہی رنگ بدلن مجم عرب دے گفت وسعیاں وہی عقرب دے اُن پُر عقیل وال بندا ھئی بک گل مَن واسطے رب دے بُن بھیج عبائل کوں مدد کرے میڈے ڈونویں پُر نئیں لیمد ہے

رجب دے چن وجی وطنال تول فر آئے ہن سردارے من خالی ویر مصبیدال دے تا کی اے شخ ڈسیوں بازارے خاتون دیال دھیاں نال گیائن ، گیا اے نال علمبرداڑے رب جانے کیوں اتھ چھوڑ کئین نو سال دی بک بیارے



حید ہے آگھن تے میں پیرال دے تیکوں ڈیے بن حال سنائے کیوں سن کے گال بے وطنال دی حید یاں اکھیال ساقان لائے اکبر دے پیو دوں خیر ہوی اوندے نال عباس مجرائے توں تال ابنے پیا روندا این اُے شاہ دیویں حیدی وہی صغرائے توں تال ابنے پیا روندا این اُے شاہ دیویں حیدی وہی صغرائے



ہے توں ہیں اکبر بک واری میں توں لہندی مَس چوائے میں اُجڑی عُول لہندی مَس چوائے میں اُجڑی عُول اِنْ وَاللّٰ بِحرائے میں اُجڑی عُول اِنْ ویندی اُنج آئے آئے ہوائے ویندی اُنج آئے ہوائے دیوی اُنج ویندی اُنج آئے ہوائے دیوی اُصد والے میدان دے وچ گئ جئ وادی زہرائے





ایبه سوگ دا چن ہر موس لئی ہے موت دا بک پیغام اے ہے لکھیا جن دے باطن وچ شبیر، زینب تے شام اے صفدر دی نیک گزارش ہے سنے ہر اک خاص تے عام اے چن ویکھن لئی کے بک دھی دارکھو گھر وچ صغری تام اے

ڈِٹھا موت دا چن وچ سفرال دے جیس ویلے چن زہڑا دے پڑھ موت دا چن وچ سفرال دے جس عون دی ما دے رہا دے رہا اے روندا او سلے پُر ال توں وچ کربل دے صحرا دے ودھا لگ لگ ڈِہدا اے تیمیال چوں جذبات عباس مجرا دے



ــــــ اظمارمؤدت ــ

چن چڑھدے رہندن دنیا تے ایں تے گل تاریخ گواہ اے
پا ماتمی کپڑے وطنال تے ایہہ ڈیکھیا اے چن صغرائے
رہی اے منتال مُندی قبرال تے نال دیر اکبر دا چائے
آ کھے خبر ہووے میں کول قبر دے دی نہیں نظر آندی زہرا اے



چن چڑھیا ڈکھ کے کیوں ناناً دل کہ گیا ہے صغریٰ ا میں خواب وچالے ڈیکھیا ہے کیوں زخمی دل زہرًا دا میڈی مال دی گود اچ اصغر نئیں اول کول بھل گیا اے ہوش ردا دا پھوپھی زینٹ زخمی حالت دچ پئی اے فردی پیر پیادہ



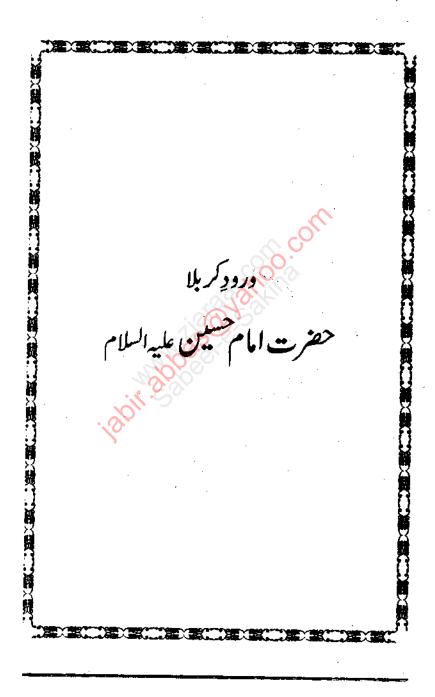
ایں چن کوں ونج کے نمیاں وج ڈیکھے ہا خاتون دی آل اے ایس چن کوں ونج کھے، پیو باقر اربیا اے روندا چالی سال اے پاگل وج گیے دیاں پیچاں کیوں ایبو آ کھے ہالجیال اے میں اکبر وری کوں پیا محمدان بازار دی بھیر وچال اے میں اکبر وریکوں پیا محمدان بازار دی بھیر وچال اے

ہر اِک مون دے دل وی ہے اِس پن دے نم داسکے فالق توں صفدر پندا ہے ایبو واسطہ آل وا ولی کے فات کے جیویں ویکھیا اے چن ایبد مغری نے شالا کوئی ہمشیرند ویکھے جیویں ویکھیا اے چن ایب چن وی نہ سوہرے رہے نہ پیکے حییندی سکی بھین دے ایس چن وی نہ سوہرے رہے نہ پیکے



---- انجمارمؤدت ----- 137

ساؤی ہتک عزت دا چن چڑھیا اے، آکھے وارث بکل احیادا او ہندی میک توحید بچاون لئی گھر اُجڑ گیا زہرا وا رہسی حشر تائیں ساؤے ذہن اُتے ایں گال وا وزن زیادہ پورٹھ مستور دے نال لئیجائے اے برقعہ عون دی مَا وا



ـــــــ اللهارمؤرث ــــــــــــ 139 ــــ

آج پہلے ڈینہ وچ جنگلال دے فاتون وا چن خورسندے ووھا پنچھدا ہے ہر خیمے وچ میڈا کھھ اکبر فرزندے فرات کول ڈ کھے کے فدک واٹکول پہپ بیٹھا اے غیرت مندے بیا ڈسدااے وسدیاں بھیٹال کول میں کول ایہد ماحول پسندے بیا ڈسدااے وسدیاں بھیٹال کول میں کول ایہد ماحول پسندے

رُکے عرش دے وسدے فرش اُنے گھن اُن حالات عجیب اے رکھ پیر عبال دے زانو تے تھی ہاشم دی تہذیب اے کھتا عش اِسلام دی غیرت نے ، گیا آ شبیر قریب اے آ کھے مُر نیس ور دی مقتل وج اسلام دی نیک خطیب اے



سسب اظهارمؤات مستسبب 140 س

کُل نوری قافلے مس کیتی صحرا دی پاک جبین اے رکھ ہتھ باقر دے موہڈیاں تے سجاڈ پڑھی کیسین اے منگی غیرت دے سلطان دُعا میڈی سین آگھی آمین اے اِنْح کھیں پھرا آباد کیتی جا گل وریان زمین اے

میڈے غم دا روگ قدی ہے پردیکی ڈیرہ لا نمیں توں ازما نمیں توں ناز و نعم دا پلیا ہیں اتھ قسست کوں ازما نمیں میں سنیا ہے تیڈیاں بھیناں کوں شاہ آندا کُرن دا ڈہ نمیں میں آل شخت مخالف پردے دی ٹول سفریں تھین رُلانمیں



----- اظهارمؤدت مسلمات 141 --

میڈے مرض کینے میڈے دامن وج وہن کئی نسخ اکسیرے اس چن دہے پہلے عشرے وج میڈی بدل ولیی تقدیرے میں حاجرہ جھین کول نال آندا اے اُج نمیں تنہا شہیرے میک حاجرہ کاہ بنوا ڈلیل میڈی مال خاتون موا کھیرے تیکول سجدہ گاہ بنوا ڈلیل میڈی مال خاتون موا کھیرے

توڑے غربت دا سلطان تھیاں پُرکل دارین داشہ ہاں
ایں باطل دی طغیانی وچ میں حق دی پُشت چیہ ہاں
حیندی سنگت دے وچ زینٹ ہے، میں اُدہ بے جین بھراہاں
میڈے نال حیا دی زہراً ہے تیں سمجھیا ہے تنہا ہاں

____ اگهارموَدت ______ 1 42 -

ہر مخفی راز نے قادر ہاں گیاں جان عیدی منشاء کول عیدی خواہش ہے جو بھیج ڈیوال میں واپس عول دی ما کول ایں پُور غیور نے ڈیکھنا ہے اجال کونے شام وی راہ کول تائیں اے نال زینٹ ویے سفرال وج گھن آیال دھی کبرگا کول



کی درج طور توں وَدھ ولی ہُن منزل تیں صحرا دی ایں واسطے وطن توں فر آئی اے میڈے نال ایم وهی زہراً دی اکبر توں محصن کے بون تائیں سیڈی کر ڈیس آبادی دارین دے وج مشہور تھیسیں توں مگری خاک شفا دی مد

--- المهارمؤدت -----

ب داغ گینہ عصمت دا توں دین دا ہیں مہتاب اے میڈے مارو بن وچ باغ تیڈا مُرجما ولی بن آب اے ای حائوں چھوڑ دے رہ ولی تیڈے گر دا قائم ججاب اے نہ وال کھلا مستوران دے نہ شام وچ رول رباب اے نہ وال کھلا مستوران دے نہ شام وچ رول رباب اے

آے مویٰ دین دی گری وا ایہ کربل مئی نیس طورے تول زیب و زینت عرش دی ہیں رہ وشت بال تول دورے چند گھڑیاں وج برباد تھیسی تیڈے یار انصار وا پورے ہے اتھ بکنا ای تال اے شاہا کر قید زینٹ منظورے

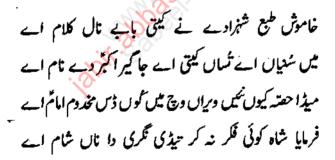
ناموس دا عوض ناموس ہوندا اے ، تقل مارو دی جا گیرے میڈی بنک دے عوضے ودھ ولی میڈے خالق دی تو قیرے میڈا دین تدال آزاد ہوی تھیوے ہے ناموس اسیرے بہول سوچ کے زین گفت آیا اے پردلیس دے وچ شمیر ئے



تیں گوں یڑب تُوں رہے ڈے کے کیا اے رک وطن شہرے عیدا ریکتان پند کیا اے میڈی تھین زین ولگیرے عاشور تاکیں ذرا حوصلہ کر عیدی بدل ولی تقدیرے عیدا عرشی آن طواف کریس میڈے نام دی ایہہ تا ثیرے مستسب اظهارمؤدت مستسبب المعارمؤدت

ٹوں کریل ہیں میں سید ہاں نہ کر زیادہ پردازے میڈا اُجڑن، وسن ہے خالق دا ایہو رازاں دا اِک رازے میں آل پلیا مود محمد دا، مینوں خون اسپنے تے نازے خود ملک الموت وی رو ولی میڈی موت دا ڈ کھے اندازے

خاموش پیفیر غیرت دا ہودی خطر توں وردھ زندگانی گل ہاشی عزتاں ڈیکھی ہے حیدی شکن آلود پیشانی مسلم دے قل دا بدلہ سی ایہہ نہر فرات دا پانی چا پُٹ خیمے سی تال آ دلی جُنے باہر زہرًا ثانی ضامن شرفا دے پردے دا اے تسیاں دا گران اے سیڈا کی کرنال پردیس دے وچ میڈی غربت تے احسان اے میڈ ایشنال شعور دی زہراء ہے، اے غیرت دا عمران اے ایندا خیمیوں باہر آونجنال ساڈی غیرت دا نقصان اے

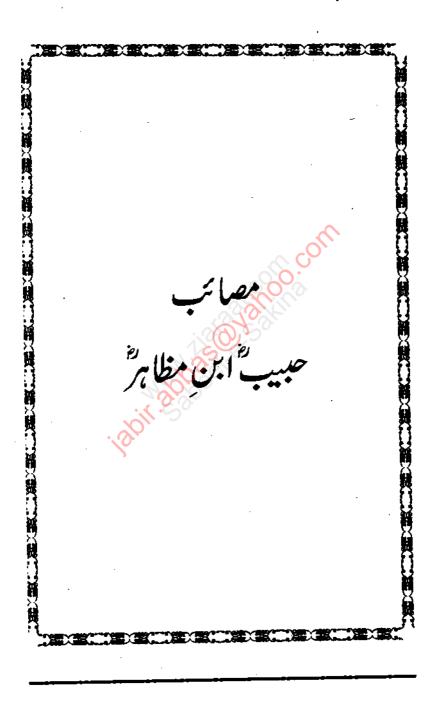




_____ الخماريودت _____

وارث عمران دے حصلے دا توحید دا اصل نظام اے اُج دیگر تائیں وچ خیمے دے کر دیر سجاڈ قیام اے میں عموں پومظلوم نے ڈس مجھوڑن اُجڑن دے حال تمام اے ساڈی منزل ظرم کوں ملک ویسی اگوں توں جانے تے شام اے ساڈی منزل ظرم کوں ملک ویسی اگوں توں جانے تے شام اے

----- اظهارمؤرت مستسمد المستسمد المستسمة المالا معا



ــــــ الخياريودت ـــــــــــــــ 149 --

ایں پردلیں دی غربت تو گھبرا نمیں ویر نواب اے اجال وَسدا ہے وچ کونے دے ساؤے نائے دا اصحاب اے توڑے ہے سالار ضعیف تیڈا ، آے بطحا دا مہتاب اے میں کھول کے وال دعا کرسال اوہندا آسی بلیٹ شاب اے



بہہ پوشیدہ ایں خط کول ذرا کھولیں یار حبیب اے تحریر ہے بنت زہراء دی جردهی دنیا دی تہذیب اے میڈی این فربت کول راز رکھیں میڈاتھی گیا اے حال عجیب اے تیں کول ڈسٹو کافی ہے میڈا آگیا اے وقت قریب اے تیں کول ڈسٹو کافی ہے میڈا آگیا اے وقت قریب اے



---- اظهارمؤدت ------ 150 -

بن وارث دین دی غربت دا تیکوں لکھدال ایہ تحریرے نیس تنہا آبا کربل وچ میڈے نال آئی اے ہمشیرے عیدی عزبت دا متگیرے عیدی عزبت دا متگیرے میڈی مال زہراً تیکول پڑ سٹا ہے میڈی میش سٹرلی ویرے میڈی مال زہراً تیکول پڑ سٹا ہے میڈی میشن سٹرلی ویرے



اے مالک ملک ضیفی دا توں جان میڈی منشائے میڈادل چاہندااے دی کربل دے ڈیواں اکبڑ کول پرنائے آبدی نہنٹ ہے اس رسم اُتے سدا دیر حبیب دی آئے نہ دیر کریں دی آئون دے ممنون ہوی زہڑائے نہ دیر کریں دی آئون دے ممنون ہوی زہڑائے



----- اظهارمؤدت ------ 151 ---

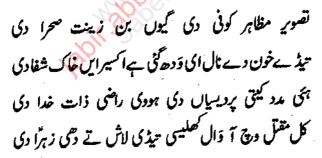
بے موسی غربت آگئ ہے رہیا اُن نیس میں شبرادہ کین شرکت ہے میڈی غربت وج ہے حوصلہ عول دی مَا دا تقدیر دی مظہر بن گئی ہے مجھن سر برقعہ زہرًا دا تنبکوں دعوت عمل دی ڈیڈا ماں میں سنگتی چھوٹے لا دا

*

تحریر ہے سید زادی دی تحریر دی ایم تحریر کے المجار تحریر کے عقرب تے محس وا پھیرا ہے آگوں زہرا دی تصویر کے بحرین دی آیت رُل گئی ہے تھی اے کریل وج دلگیرے آئی ایم جنی غربت زین تے سڈے اُمٹی کوں اُن ویرے آئی ایم جنی غربت زین تے سڈے اُمٹی کوں اُن ویرے

مستسم الخهارمؤدت مستسمست 152

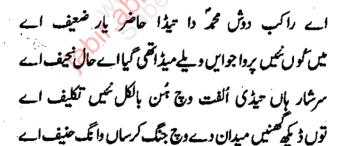
نہ ایہہ کوئی رسم خوشی دی ہے نہ ہے شادی اکبر دی حیران کو ال کیوں گھن آیا اے شہورت سارے گر دی جہوا لکھیا ہس لفظ غربی دا ایس گال کنوں دل ڈردی زینٹ، کلاؤم ، ہے نال آئیان نمیں خیر حسین دے سردی





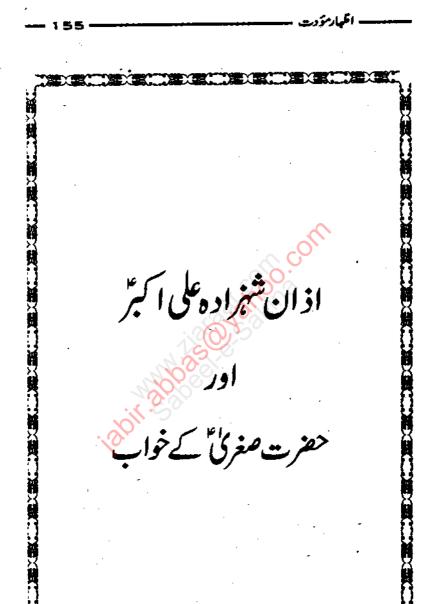
----- اگلهارمؤوت ------ 153 --

تیں کوں سکتی سمجھ کے دعوت ڈینڈال تے حبیب نہ لانویں دیرے ڈینہہ ڈائبویں دیے علی اصبح میڈا اکبر پیسی سبرے کئی ظہر کول فر مہمان ویس کئی فرس شام سویے کئی ظہر کول فر مہمان ویس کئی فرس شام سویے کدی آ وے ہا اُوہ شادی تے جبرهی روندی اے رکج کی پیرے





میں عوں کونے توں منگوایا ہے اتے زینٹ سین غیورے نیس عمر محم عدولی تھی سنگدی ایبہ کوئی دنیاوی مستورے؟ ہرت باطل دی جنگ نالوں سال عول وَدھ جنگ عاشورے شالا دنیا تے آباد رہوئے نیج یاک دا آخری پورے شالا دنیا تے آباد رہوئے نیج یاک دا آخری پورے



شعبسسه اظهارمؤدت معسست مستناسست 156 ---

ہے چھیکوی سحر مسافرال دی میڈا گھڑیاں وا مہمان اے نیس تھم ڈیٹھ اک عرض سنیں کریں باہے تے احسان اے بینی سکدیاں پھو پھیاں جنگلال وچ تھی پی اے سدھر جوان اے اُن خاص عرب دے سمجے وہ میڈا ڈے اکبر آ ذان اے



میڈی ہائمی جس بئی آہدی ہے ساڈاتھی گیا اے گھر وریان پیا تھن تھن نوندا اے بینگھے چوں میڈے مستقبل دا مان چایا اے خالی جام سکینہ نے ودھی وبھر دی اے پانی کان کوئی اوکھی بن گئی اے بابے تے میڈے ویر کھڑن حیرانِ



عاشور دی رات کون ڈیکھیا ہے میں عجیب ڈر اکلا خواب اے لامثال دے ڈھیر چول تھن تھن کے پی اے لیھدی پُر رباب اے ساڈا قاسم تھی تقتیم گیا اے تائیں اے کبری باح نقاب اے میڈا اکبر عوں خط مل گیا ہے کیوں نیمی لیکھدا ور جواب اے



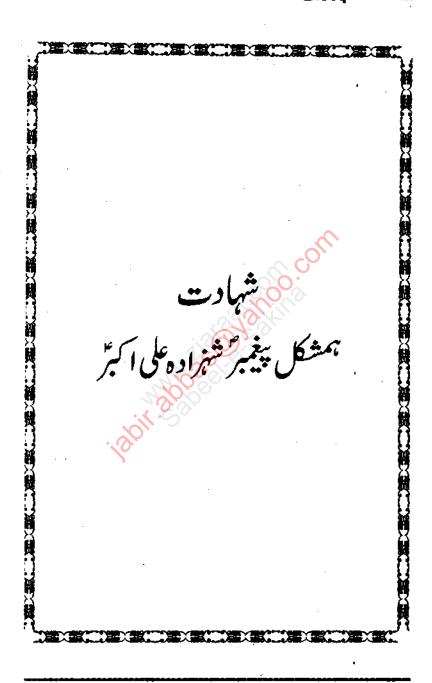
پیا نظر آندا اے کچھ لاشے بن جور سے وکھر نے وج صحرا دے
پیا اِنْح لَکدا اے جیویں وشمنال توں میڈا پو منکدا امدادے
میڈی ماں دا چولا پیائردا اے بے نے اٹھدے شعلے بھادے
اِک زخمی کنڈھ نے اگ دے وج پیا ڈسمدا اے دیرسجاڈے



حیدی آس اُواس عیں ہون ڈتا میں کوں ایں اُجڑے وطنال تے فک پُی آل پو دے آگھن تے کوئی رُجگی عیں بخال تے میں کول فر گیا ہے ہاں تے میں کول فجر دے خوابال مار ڈتا اے تھی اثر گیا ہے ہاں تے میڑے جگر داسیک پیا ڈسدا ہے میری مال عیں بہندی چھال تے



سيسب اظمار مؤورت سيب



----- اظهارمؤدت مسيسيسي 159

فطرت واعین تقاضا ہے ویکھیں دنیا تے ازما کے بہول دیر زیادہ نمیں جیندا کوئی پٹر جوان مُرا کے قربان ونجال بید اکبر دا رہیا اے جیندا لاش تے آکے پڑھان ونجال بید اکبر دا رہیا اے جیندا لاش تے آکے پڑھانا کے پڑھانے کے پڑھانا کے پڑھانا کے پڑھانا کے پڑھانا کے پڑھانا کے پڑھانا کے پڑھانے کے پڑھانا کے پڑھانا



چا لاش اکبر دی شه سال کول ہے ڈس گیا وچ صحرا دے کڈال میں تبدیل مزاج تھیندے پردیس دے وی شرفا دے پرواس دی لاش تے چپ کرنا مظلوم دے وانگ جہادے کیویں باج اکبردے رب جانے ڈینہہ گزرے ہُن لیل دے



____ اکماریورت

ہے بھر سنگدایں ایبو اکبر ڈے اے ویرن ذی توقیرے تیں موں برقع دے وج پال ڈیبال میں نانے دی تصویرے ہیں مور پوری ایں بچوے دی تھیویں بالکل نہ وگیرے جو یں میں بینا اے ابویں آن منگیں ڈیس واپس چا ہمشیرے جو یں میں بینا اے ابویں آن منگیس ڈیس واپس چا ہمشیرے

اے غیرت کل بنی ہائٹم دی شالا ہوونی بخت زیادے سجالا دی عمر دراز ہووی رہے تال اولاد آبادے بن سال افعادواں تھی گیا ہے کر وعدہ ویر دا یادے میں موں اکبرڈے ایندے بدلے وج تینکوں ڈیندآں پُر سجادے



ـــــ اظمارمؤدت

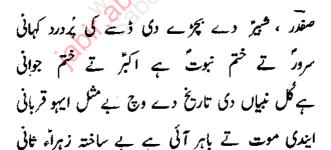
مُس لہندی والے پُڑال کول کو پالن بہول آسان کوئی ابراہیم ای کر سنگدا اے رب تول بچڑے قربانِ شبیر غریب ولے حوصلے تے اُج ہر مُرسل جرانِ جہرا سوچدا اے پہلول موت لئی رکبرا ٹورال پُڑ جوانِ



شالا جلدی پُر جوان ہونون ہوندی خواہش ہے ہیو مال کو ل قرآن کول چا ، چا آہدے ہین شالا پُر ویکھے دنیا کول آیا ترس اسلام دی غربت تے پردیس وچ بھین بھرا کول کیویں بچیا اے دین ایہ خالق دا آؤ پکھے ونج کیا گھوں



ہر مال چاہندی اے پُر اوندا رہوے نہ اکھیاں توں او بلے اُوہ بہوں خوش قسمت گھڑیاں ہن جدال پُر مونہوں کچھ ہولے میرے بُھلے ہوئے شجر کو نظر آئی گھلے گرم ہوا دے جھولے میں پُر دی مس نیں رخ و بھی رہیا اے پلدا پھو پھیاں کولے





میڈا سورہ قدر توں وَدھ اکبڑ، میں وعدے توں مجبُورآ ں
حید ہارے شکن مناواں ہاں پر وطن کنوں بہوں وُورآ ں
حید ہاہ وج ساہ بھن بابے دے توں موٹی ایں میں طُورآ ں
حید ہے ساہ وی ساہ بھن بابے دے تال وی خالق دامشگورآ ں



ہے وانگ ہلال جمال سیڈا پر کیلی گوں ازما نئیں میں نونہہ ہاں حیدر صفدر دی سیڈی موت دی کوئی پرواہ نئیں رکھ ہتھ دستار دے بیچاں نے نیمے دوں دید ولا نئیں میں جان گئی آل سیڈے مقصد کول ، پر خیمے دی صغری نئیں



میں علی اکبر دی غربت توں قربان کراں دارین جہرا مرن توں لے کے بن تاکیں دچ قبر دے دی ہے جین انج لگدا اے قبر تے بیٹی ہے اوندی پول وربیال دی تھین اوندی قبرائے اجال ہے آئیان اوندیال ترول پھوپھیال دے وین

*

ہر مک انسان دی زندگی دا ہوندا آلے نیک ثمر اولادے تھن پڑ جوان حیاتی وج دکھ ٹل ویندن بھی ما دے پئی آمدی ہے ماں اکبر دی لگ قد میں چن زہرا دے اک واری ماں دے صدقے وج میں ٹوں جیندا پئر ملا دے



ـــــــ اگپازگورت ـــــــــــــــ 165 -

توڑے فجر توں گفن کے بُن توڑی میں ظلم ڈٹھا اے ہر رنگ دا پر نقشہ قبر آج نمیں کھلنا مینوں تنے پُٹر دی جنگ دا عباسٌ تجرا آ مدہ کریں میں پُٹر وَلا نمیں سنگدا میں توں پہلی واری زندگی وج پیا اے اکبر پانی منگدا

TO SO

جے نال نصیب دے پُڑال کوں آوے موٹ وطن توں دُورے اُٹھ پہر دے وج تھی ختم ویندا ہے اوہندے ہیودی آگھ دا نورے قربان شبیر دی غربت تُوں جہڑا ہر پاسول مجبُورے وجوں پُڑ دی لاش چوانون لئی آئی نیمیوں اِک مستورے وجوں پُڑ دی لاش چوانون لئی آئی نیمیوں اِک مستورے

ــــــ انكيارمؤدت

کہیں بھین دے ور دے پُر ال تے ہے آ وے وقت قضا وا پھو پھیاں نول لاش تے آنون لئی نیس لگدا وقت زیادہ جدال جگر اگر وا باہر آیا اے، آیا ای نال جگر زہرًا وا جدال جگر اکر دا باہر آیا اے، آیا ای نال جگر زہرًا وا شاہ فر شاہ فر شاہ فر شاہ فر شاہ فر شاہ دا دے ہوں دے وج تر برقعہ عول دی ما دا



ڈھا جگر اکبر دا برچھی تے جیس ویلے چن زہراء دے رہا اے تھا جگر اکبر دا برچھی تے جیس ویلے چن زہراء دے رہا اے تھا ہے جھا ہے جو تھا ہے این مستور دی ملکہ کوں وہنج آ کھیا اے اپنج سجاڈے میں اذن ڈیندال ونج مقتل وہ میڈے پیوکوں لاش چوادے



سیڈی ذات اصول دا کعبہ ہے میڈا جگ توں سوہنا ویرے میں اُحد سجھ کے باہر آئی آں ، ڈیکھاں نانے دی تصویرے کی اُحد کی مشرک کیک شرط اُتے بین نیمے وہ سیڈی ٹر دلی ہمشیرے ایب ڈیکھن وقت اخیرے ایب ڈیکھن وقت اخیرے ایب ڈیکھن وقت اخیرے

ہے بدنظراں دی نظر دے دی شبیر دی نظر دا وُرے بہوں نظر ماری نئیں نظر آندا تا کیں اے دل ڈہدا ججورے معلوم تھیندا اے میڈے موئی نے ڈتا اے چھوڑ شباب داطورے دل آبدا اے پتر دے کول ونجال پر ڈسدی اے مقتل دُورے دل آبدا اے پتر دے کول ونجال پر ڈسدی اے مقتل دُورے

ــــــ انخمارموَدت -

تو ڑے پڑ جوان دی موت آتے ہر پاسوں بیں لاجارال پر بہن وی خالق اکبر دا لکھ واری شکر گزارال میڈی ماں واحق تشلیم کرو ، بیل کریم رحیم سقارال میں ایج وی خون علی اکبر دا مین بخض کان تیارال میں ایج وی خون علی اکبر دا مین بخض کان تیارال



ایہہ آخری خواہش ہے میڈی احمان غریب نے لا چا میں گوں پانی دی ہُن لوڑ نئیں اکھیاں دی پیاس بجھا چا میڈا دل چاہندا تیوں رَج و یکھال مینوں بابا گل نال لا چا نہ دل دے وچ ارمان رہوے ہُن صغریٰ مجھین ملا چا

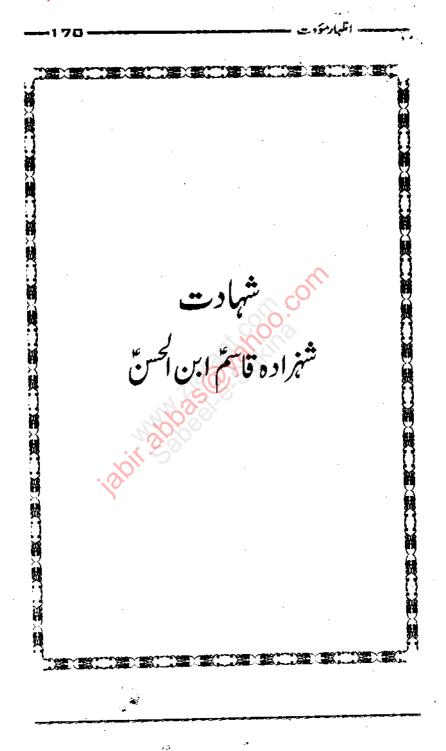


ـــــ اظمارمؤوري

اے آس اُمید مسافر دی میؤں کی میدان نکایا ای میڈے بخت دے عرش توں تھن اکبر مینوں حمزہ یاد کرایا ای میڈے بخت دے عرش توں تھن اُرج رَج وَیکھن آیا ای میڈے زخی جگر دے فکریاں تے زہرا توں وطن مجھرایا ای میڈے زخی جگر دے فکریاں تے زہرا توں وطن مجھرایا ای



ہمشکل قرآن دا چن اکبر تھیاں اے نازل سانگ دے نالے کو یں ترثی ہوئی برجھی نال ودھا ایں ، ذرا بجد الجرسنجالے تینوں مُرن توں پہلے لے ونجنایں میں خیمیاں دیج ہر حالے متال زینب خیمیوں نکل آوے اُنے کھول کے سر دے والے متال زینب خیمیوں نکل آوے اُنے کھول کے سر دے والے



ہر بیو دا بخت سلامت رہے آباد رہوے ہر مال اے شالا کھارے چڑھد سے پنرال کول پردلیں اچ موت نہآئے فر دُور دے سفریں پنر ونجن ہوندا اے مال دا دل ہمراہے رب جانے کیویں جیندی رہی وچ دُنیا دے فردہ اے

آ قاسم توں اِس مجلس وچ تینوں دھیاں مہندیاں لانون دل چاہندااے آج دی گل جھیناں تیڈ ہے سارے شک منانون مستوراں آ کے واگ چھڑن تیڈے مُوراں سہرے گانون مُن کم از کم ایہد کافی ہے تیڈی موت دے وَین سنانون

ــــــ انگهارمؤدت -

سیڈی شکل آج حسن جراؤسدا آے، میڈا چن قاسم ذیبنان اے
سیڈا وچ میدان دے نہ ونجنال میڈی غربت تے احسان اے
میں جاندا ہاں شکول ٹوریا ہے سیڈی ماں اُم فروۃ نے
سیس عور ٹوراں چا، تال تھی بون میڈے ڈونویں گھر وریان اے

قاسم وی لاش دے کھڑیاں عول لگا جات امیر عرب دا ہر حصد لاش دا جا جا کے رہیا روندا ویر زین دا مونہہ کر کے بات یٹرب دے ، شاہ کیتا وین غضب دا آہ ویر حسن امداد کریں نمیں ہتھ قاسم دا لبھدا



قاسم عوں سمون اچ در گی شبیر عول مقتل گاہ وج پامال جسم دے گریاں عوں پائی کھڑا اے پاک ردا وچ قرآن دیاں کھ آیاتاں عوں گھن آیا اے خیمہ گاہ وچ جناں سمیا اے قاسم لے آیاں باتی زل گیا اے خاک شفا وچ

اساں حسب وصیت خیمیاں وج اینوں شکن واجوڑا پایا اے لکھ شکر کہنا اے میڈا چن قاسم بنن کم اسلام دی آیا اے ایخ کینہد نیں چائی لاش کینبدی جیویں تیں قاسم کوں چایا اے میڈا تیران سال داشترادہ کیویں چادر دے دی آیا اے میڈا تیران سال داشترادہ کیویں چادر دے دی آیا اے

ــــــــ اگیارمؤدت ــــــــــــ 174 ----

جنگ ختم تھی ان حاضر ہے ساڈی تھی گئی اے رسم تمام اے دید کے اس سے میں کر آیاں پردلیں اچ قتل امام اے میں کر آیاں پردلیں اچ قتل امام اے میں جنگ دے وضا نے وچ کائی ڈے سردار انعام اے سے ہائی دامیں کول سرچاڈ ہے میں گھین آسال دت شام ایں



کل بدر والے مقتولاں دا میں آپ اُدھار لہایا اے بی ہاشتم کوں میں کربل وج چا سوگ دا ولیں بوایا اے جیس خیبر، خندق، اُحدد سے وج ، ساؤی قوم کول مار مُکایا اے کروعام منادی شہرد سے وچ اوہند سے بوتر سے دا میر آیا اے

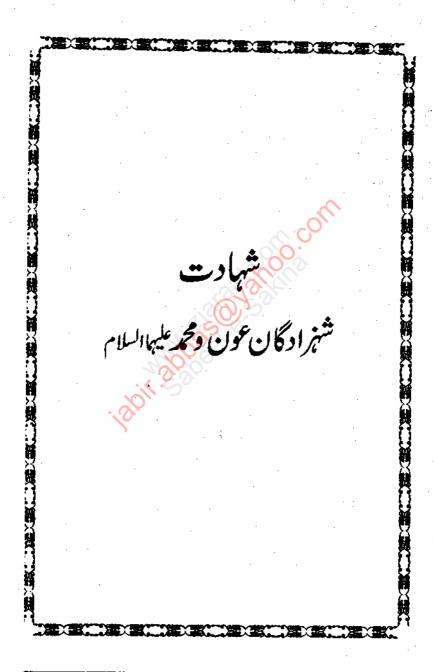


پردلیل اِج مستقبل دا وارث ، آے لئیال دا گران اِے حید میڈے باتم داسابان اِے حید کے بیود کے شہر اِج وَت بنیا اے میڈے باتم داسابان اِے نیس سر قاسم دا سانگ آتے کر اُجڑی تے احسان اِے منظور ہے قید رنڈ پ وی رجوے اِسدا پُٹر جوان اِے منظور ہے قید رنڈ پ وی رجوے اِسدا پُٹر جوان اِے



کیوں بیوہ ماں گوں چھوڑ آ یا کیں میڈے حسن دارے دلبنداے دیڈ ہے آ سرے تے ای کیتا اے دیڈی مال پردلیں پہنداے پیا سکدا ای بابا عرش اُتے بیا کر کوشش ہر چند اے مال زخی مئی وچ کوفے دے اجال بہول دربار دا پنداے





ــــــــ انگهارمؤوت

جعفر طیار دے پوریاں کوں رہی اے ڈینڈی سین ولات رہی اے ڈینڈی سین ولات رہی اے ڈینڈی سین ولات رہی اے ڈینڈی سیک آسے رہی اے ڈینڈی اے بیک آسے رہی اے پُر آ ہدے ساڈی فکر نہ کر ، نہ تھی ہے چین اُواس اے اسال مَر وی گئے تال سڈنال نیس تیکول مال میدان دے پاسے اسال مَر وی گئے تال سڈنال نیس تیکول مال میدان دے پاسے



تیرا اکبڑ، خصر دی عمر جیوے سانوں نسبت سے بہوں مانِ اُج ڈیکھ تاں سہی اسیں کم سِن نمیں ہنی ڈونویں پڑ جوانِ ساڈے لڑن توں حمزہ یاد آئ مُنے سنج تھیسن میدانِ اِک واری توڑے گل جا لا اساں ونج تھیسوں قربانِ ہودے رُخ تے غیرت جعفر دی ، بنو نانے دی تصویرے اسلام دی پاک عمارت کوں کرو خون دے نال تعمیرے بکہ ہتھ جا گاگ تا تعمیرے بکہ ہتھ جا گاگ توں تھک پووے ہے ہتھ چا کا شمشیرے میں مقتل وج دوبال لاشاں تے ورنج آن وہیسال نیرے

ایہہ فدیہ بن تیڑے اکبر وا منظور جا کر سردارے
یا موت اولیں ڈول پُر میرے مُن لڑن دے کان تیارے
میڈی وانگ رقیہ بھھ ولی کریں ویرن نہ انکارے
ودھا ہر کوئی آگھی پیا لڑوا اے ، اُج اوہ جعفر طیارے

____ اگمارمؤدت مسمعت 179 -

جدال لاش اکبر وی خیمے وچ گھِن آیا ہا ذیثان اے کُم زخی سینہ اکبر وا ہا وین کیتے کبری نے سینہ اکبر وا ہا وین کیتے کبری نے ساؤی بھین کوئی شین وچ کربل دے ایں گال وابہوں ارمان اے دیویں امری آ کھ سینڈ گوں ، کر وین کرے احسان اے

وند ومن ، بيا يك احسان ودها

تیڈے لکھ احسان خداوند ہون ، بیا بھی احسان ورھا جا توحید دی روشنی لئی ڈونویں میڈے پاک جراغ بجھا جا اے خالق اکبر زین دی ایہہ کر منظور دعا جا توڑے نسل میڈی تھی ختم ونجے پر ویر دی نسل بچا جا

انظهارمؤدست

بہوں پالے ہوے پڑر عزیز ہوندن ساؤی درد رسیدہ سین ہوں پالے ہوے پڑر عزیز ہوندن ساؤی درد رسیدہ سین ہے سک دہ گئی میڈ ہے پڑراں کول جیس کیتن دل ہے چین اسیں ڈہدے آ ہے آل سفرال وج ہر ویر دے نال اِک بھین ساڈی اِک وی بھین ہے نال ہوندی اوہ ای لاش نے کر دی وین

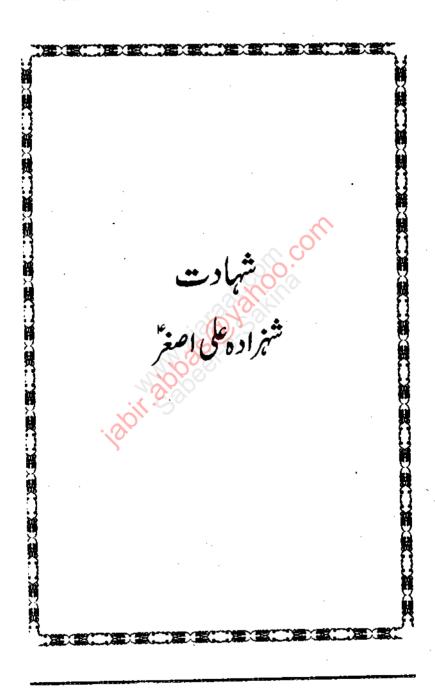


جداں وطن ونجیں تال ونے ڈیویں ساڈیاں جھیناں کوں پیغامِ
آسیس مُردے مُردے آبدے ہُن ، ہونیں بھینیں ڈھیر سلامِ
شال ہوندیال ہے وچ کربل دے ساڈے ہوندے ڈھیر مقامِ
شیس رُلدیاں نال کینڈ دے کدی کوفے تے کدی شام



میں نسل ڈتی ہے دین کیتے میڈا چن بچوا گھرا نمیں میڈا حاجرہ نمیں ، نال زینٹ ہے مینول پُٹرال دی پروائمیں میڈا حاجرہ نمیں ، نال زینٹ ہے مینول پُٹرال دی پروائمیں میں جون دی لاش توں فارغ نمیں میڈے دل داسیک ودھائمیں توں سیّد ہیں ایبہ صدفہ بن میڈے پُٹرال کول ہتھ لائمیں

مقول احساس دی مقل وا میری غربت وا وارین میرے پُراں دی مظلومی تے نہ تھی علبہ کے چین میں خر دی ہوتی میں خر دی لاش توں فارغ نمیں میرے کیتے ویر حسیتِ میرے ویر دے وین میرے ویر دے وین



ــــــ اگهارموَرت مسيد

آندے بدر أحد تے خيبر دے كل جگ كوں ياد زمانے بي كل جگ كوں ياد زمانے بي ياك ربائ دائتى بوندا بك اصغر پُتر جوان اے مل خون پُتر وا چبرے تے رو آ کھے شہ ذيان اے انج كھير بيندے تال غيل مردے تيدى موت دا ببول ارمانے

*

کوئی عالم فاضل صفدر کوں سمجھا مسئلہ ایہ سنگدا اے جو باغیرت ، بے غیرت توں کوئی چیز ڈسو منگ سنگدا اے تروں ڈیہاں دے تسے اصغر دا ، ہر کحظہ مشکل لنگدا اے جہزا پانی بدلے کوڑ ڈیوے ڈسو اوہ سائل کیں رنگ دا اے



اسلام دی پاک حکومت دا نوخیز بانویں شنراده سیدی باک حکومت دا نوخیز بانویں شنراده سیدی مسیدا چن برخوا دل خوش تصیندا بیو ما دا دستار بوشی دی رسم تصیندی بال نفر دیندا صغری دا تول دی اکبر وانگون جیوز گیایی سانگا سجاد بهرا دا



مینوں چانون والیاں تسیاں بن ، ند پٹر زبان ڈکھا توں عیدی ماں دی بہوں مجبُوری ہے تکلیف نه دے ڈکھیا کوں عیدی ماں دی بہول مجبُوری ہے تکلیف نه دے ڈکھیا کوں کنڈ کر کے اپنے پینگھے دوں میدان نوں اصغر جا توں میں کول اکبرول وَل آبدا اے میڈے نال اے ورسا توں



ـــــــ اظهارمؤدُت مستحصد على 185

تسکین رباب سکینہ دی میڈے دل دی آخری یادے بن گخر میں دا چن اصغر پیا ویندایں گرن جہادے کیویں گھنسیں بدلہ اکبر دا دنج اصغر وچ صحرا دے توڑے وں ناں ولدوں وطن اُتے رُک وین ویندے صغری دے

ششائے پاک مجاہد کوں بے دین شقی ازما نیمیں میڈے نال ہے گئی کا مُرسل دی اُوندے بَن وی وال گھلائیں میڈی ہوہ وہی دے آسرے کول توں تیردے نال مِطانیس برباد نہ کر ڈول شاہیاں کول وچھڑی دی تانگ مُکانیس

سسست الخيارمؤدت سنستسسست 186 -

توں ہیں آیت سورہ کور دی میڈا چن بچڑا معصوم اِے
اَے عینی وقت دی مریم دا میڈی غربت دا مفہوم اِے
تیڈی موت دے بعدایہ ہوتیڈا ہے جگ توں ودھ مظلوم اِے
تیوں اوکھا چایا اے اکبر توں ایہ صرف مینوں معلوم اِے

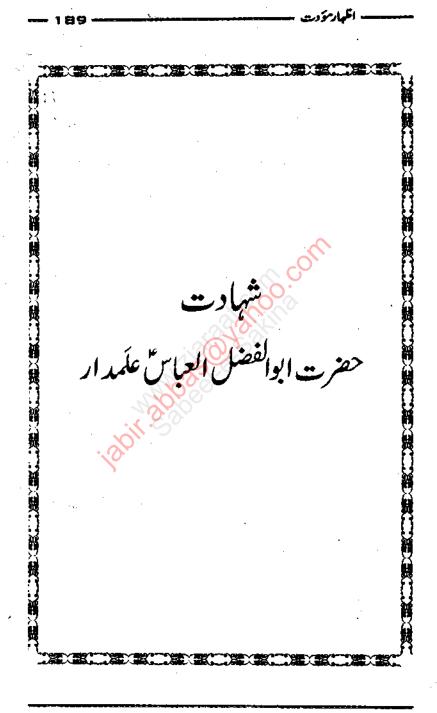
*

آئے عیلی واگوں چن بچوا کر شقیاں نال کلام اِے وَت نہ لکسی ہمیانی واکینہیں سیّد نے الزام اِے میڈے پیوتے رُت ہے خربت دی، ہے خطرے وچ اسلام اِے ہُن دین بچا،کل مال میڈی تیں گوں گھن کے ولیی شام اِے ـــــــ اظهارمؤرت ــــــــــــــ 187 -

توڑے ہک واری تاں آن ملے میں کوں تھیں سکینہ خاتوں پیا ذھلدا اسے شمس حیاتی وا آٹورے تھین مجرا کوں کریں پوری چا میڈی زندگی دی بیا چھیکوی ایں منشاء کوں جیس چولے وچ ہے چھیک تھیا اوہ بھیج ڈیویں صغری کوں میں

آئی نظر خلیل گوں دوبارہ اُج اسائیل دا خواب جدان خطاب جدان خطاب میڈے وہ اے بابا تیں کینے وال خطاب میڈے ناخق خون دی چمک کنوں شرما ویسی مہتاب میں ڈس ڈیباں گل دنیا گوں میڈی ماں دا نام رُبابِ

توں نونہہ ہیں فخرِ مریم دی سُن میں مظلوم دی گال اے ج وَن گلدا ای لاش اصغر دی گھن پیکے شہر وچال اے ساڈی نائے دلیں اچ جا کوئی نئیں ساڈی ہرشے بیت المال اے متال حجث تائیں شم آن کرن حیدی قسمت گوں پامال اے متال حجث تائیں شم آن کرن حیدی قسمت گوں پامال اے



ایں علم ٹوں ڈ کھے کے دل آ ہدا اے زینٹ دا بخت ادائی تا کیں اے مثک دے وچ ہے بن تا کیں موجود صغیر دی پیائی ایں گھلے ہو کے بتھ وچ مضمر ہے کائی غیرت دا احسائی ودھا لیمدا اے چادر زینٹ دی وچ دنیا دے عبائل



میں آدم نوٹ نے یونس ہاں میڈا نام خطر ، الیاس میں کینین مرامل کوڑ ہاں میڈا نال طا والتاس میڈی غیرت وا ہے نام حسن شبیر میڈا احساس میڈی تنے وا جوہر حفیہ ہے میڈی پُپ وا نال عباسِ

کل عرب عجم دے شرفا دی توقیر دا ناں عباسِّ حمزة، عمران تے حیدر دی تصویر دا ناں عباسِّ ان اعطینک الکوثو دی تفییر دا ناں عباسِّ میڈے کُل چوڈال محصوماں دی جاگیر دا ناں عباسِّ میڈے کُل چوڈال محصوماں دی جاگیر دا ناں عباسِّ



تطہیر نواز شریفاں دے ماحول دا ناز عبابِّ فالق دا راز عبابِّ فالق دا راز پیا آمدا ہے میرا اپنا راز عبابِّ اصول فروع دا دنیا تے دراصل جواز عبابِّ شبیر پیا آمدا اے سجدے وہ میری اصل نماز عبابِّ

ـــــ اظمارمؤدت ـــــ

شبیر ہے حد پینمبر دی شبیر دی حد عباسِ ایہ لفظ وفا دا چھوٹا ہے ایں توں کی من وَدھ عباسِ ایہ لفظ وفا دا چھوٹا ہے ایں توں کی من وَدھ عباسِ ایڈے دین دی عین ضعفی وچ اسلام دا قد عباسِ دی شد عباسِ دی شد عباسِ دی شد عباسِ میں اللہ دا نقط حیدہ ہے والناس دی شد عباسِ

کائنات دے نیک ضمیرال دی پیچان دا نال عباسِ ایں دنیا دے وچ صفدر دے ایمان دا نال عباسِّ جیس کول ہاشمی چن وی چن آبدن ، واحد انسان عباسِّ ہے مُلک وفا دی دنیا دے قرآن دا نال عباسِّ



ــــــــ اظهارمُوَدت ـــــــــــ 193 -

ناموں دا محل نمیں محو ہوندا ایندا رہندا اے بت احساب نمیں معلی خیل محمد ایندا رہندا اے بت احساب نمیں معلی منافع مرن تائیں جہزا ہووے درد شناب ساڈے ہر معصوم محول کھا گئی ہے شبیر دے جگر دی بیاب توڑے چودہ صدیاں گردیاں بن اُج تائیں عبائل اُداب



 ـــــ انگمادمؤوت ـــــــــ 194 --

آل عمران دی غیرت ہے میڈی زندگ دا عکاس تیڈے بان دا موجب آگیا ہے تیڈے ویر دا راز شناس تیڈی شرم کوں نیمی ہس اکھ کھولی ہس پردے دا احساس میڈا دل چاہندا اے تیڈے برقع دا چا نام رکھاں عباسِّ

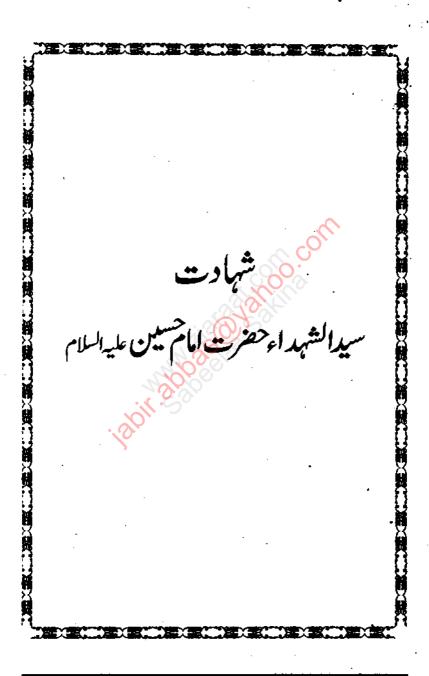


رب جانے کیوں اُن فلک اُنے عاشور داشم اُوال اے پیاسے نے فہدے بال بیاسے مانوال دے ساوات دے بال بیاسے رکھ ہتھ تسیال دے بیرال تے بیا اے ڈینڈا فضل دِلاسے رکھ ہتھ تکوار دے قبضے تے خاموش کھڑا اے عباس اے



سلطان وفا دی دنیا دا تھیا بازواں توں لاچارے فرخھا مارد بن وچ شامیاں نے ڈوجھی وارجعفر طیاڑے لتھا زین توں مان غریباں دا کلثوم اُٹھی کیبارے آھے زین توں پو آج مویا ای تھی پہرے کان تیارے

ـــــــ الخميارمؤوت ــــــــ 196



ــــــــ اظهارمؤدت ــــــــــ 197

ہر غیرت مند تے رائے ہے بی ہائم وا قانون اے "الحد" توں گیون کے ہر آیت"والٹاس" تا کیں ممنون اے مظلوم علامت وین دی ہے "فی القرباء" وا مضمون اے مُن تا کیں اسلام دیال دھال وچ شبیر دے جسم واخون اے



توحید وے مخفی رازاں چوں اِک خفی راز حسینِ اے بر مُرسل تنکیم کہا اے توحید تواند حسینِ معبود آبدا اے بین نے ناز کرو میرا اپنا ناز حسینِ معبود آبدا اے بین نے ناز کرو میرا اپنا ناز حسینِ میری بندگی وچ مُکل دنیا ہے میری اصل نماز حسینِ

سلطان اسلام دی دنیا دا نیمی آبدا وطن پہنچا دے
بیا نال آبدا دی صحرا دے میں عموں ویر صدیف ملا دے
اُن بک غیور دی منشا ہے اُوہ خالق توں منوا دے
روز ازل دی منحی توں ہمشیر دی قید کٹا دے

اے عزت وا کعبہ نائے دے گل حال بینی معلوم اے

تیڈے ہتے وہ عزت دین دی ہے میڈا چن بچرا معصوم اے

قول بھینال دی قید کول پیا روندا اے سن نائے وامفہوم اے

تیل کول زندہ کرنا اے شام دے وہ وہ فی زینہ تے کلثوم اے

تیل کول زندہ کرنا اے شام دے وہ وہ فی زینہ تے کلثوم اے

ـــــــ الخيارمؤوت مستقد ١٩٩ ـــ

ہائٹم ، عدنان ، تے مطلب دا میڈے زخی سرتے تابِ ابن کل نبیال دی عزت دی عیدے ہتھ دچ ندیب لاج ماں پیو دی روح کوں کر زینب ہتھ بھ کے چیش خرابِ میں اُجڑ کے عرش بنا جیٹال کل آنویں کرن معرابِ میں اُجڑ کے عرش بنا جیٹال کل آنویں کرن معرابِ

عاشور دے ڈینہہ ہرظام دی حد، ڈیٹھی گھڑ کے زہڑا ٹانی وداع دے ویلے ستِد نے پٹمی بھین دی ڈرو پیشانی آ کھے نیخر تلے ہیں مس و نبنال اے کریں وَم آیات قرآنی رکھیں خاص خیال سکینہ وا میڈی سمجھ کے پاک نشانی



پردیس دے وی ہے بھین سے اتفاقا موت ہمرا دی اُول کول فطری طورتے نہیں رہندی کائی بالکل ہوش روا دی آ کے توسین دی منزل تے گئی دُک معراج نماء دی جدال وی آ کھیائی میدان دے وچ ندآ نویں دھی زہراءدی



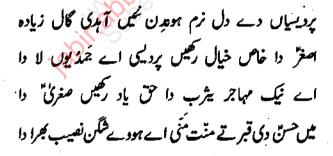
ہمل ، زخی ، بے کس تھی کے بئن ایر ی کوں ازمانیں اکے پئر دی لاش تے صبر کہا اے کو مانواں کوں زیبانیں میڈے صبر دے ادھ وج ہاجرہ ہے بئن دل داسیک ودھائیں ونج راہسال کول رقیہ دے پر دل دارز چھپائیں



اُن ظُیر تا کیں ہائی اُجڑی کوں کب تیں خوددار دی آ سِ
سیڈے مان اُت رَق و یکھیا نمیں میں پُر دی الاُں دے پاسے
احساس دی آخری منزل نے سیڈی عزت دا احساسِ
سیس تاں دشن خود سلیم کرن ایہ لیک نمیں عباسِ

وَنَى آکھ احساس دی ملکہ کوں پیا آہرا آئی پو کبری وا میڈی بسمل تنہا زندگی وچ بن آیا ای وقت وُعا وا میڈے اساعیل وی وُر گئے ایس نمیں مان عباس بھرا وا کہ آس اتے ہُن بیا چینداں آوے جلدی خط صغری وا

دادی دی پاک مزار اُتے ، اُتے وہ کے وقت فجر دے میں ایپ مخصیں سیتے ہن ایب دُوں چولے اصغر دے میں ایپ دُوس کے مس کیتن نال قبر دے بیا ''نفر من اللہ' پڑھ پڑھ کے مس کیتن نال قبر دے باتی خودشاوی تے کیس آساں، جرد نے کیڑے ہن اکبر دے

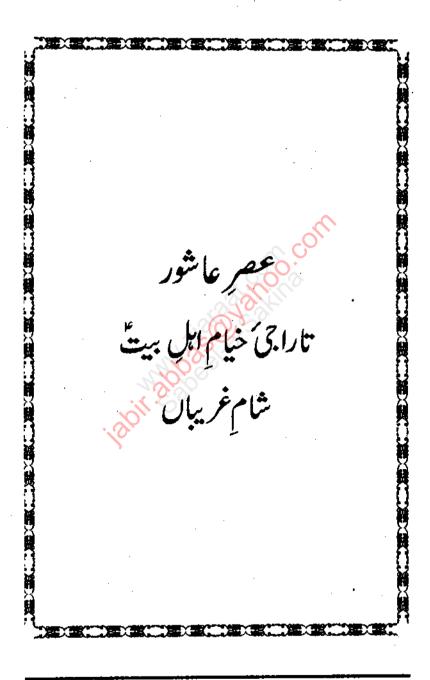




یٹے وطن شریف چھوڑ بندے آین نمیں دین کینے وُشوارے
تیکول آیا ہے سفر صعفی وچ ایس گال دا درد ہزارے
شالا پُراں وچ آباد رہویں اے غیرت مند سردارے
جیس ڈینہہ دے وطنوں کر گئے او مَا اُم البنین بھارے

کوئی رخیگی نمیں پردیسیاں تے ایہ خط میڈی فریادے میں سُنیا اے شہر آباد کیا اے تیں بابا وج محرا دے شالا نال اولاد سلامت رَبی تھیوی اِک تو لکھ سجاڈے ماں اُم البنین دے آسرے تے ڈینہ گزرویس صفری دے

ـــــــ اگهارمؤدت ـــــــــــ 204 ---



تھئی غیرت مریم ہن جادر گیا بدل نظام حیا دا پا خاک دا برقعہ سین میڈی کہنا پُور کٹھا شُرفا دا واجھر دی آیت مکل ڈِتی جا نام عباسٌ بھرا دا میں موں گلیاں رات پی آندی ہے آ مدر مُوں مان وفا دا

دیگر دے آجڑے سیدال واکی صفر حال سنائے گئے "فی القرباء" دے وارثال تے ہدیان دے شعلے جھائے سیاد آہدا اے بال یہیم سمھے گئے مقتل دے وچ آئے مونہدر کھ عباس دے بیرال تے رہ نے گھدے نجف داراہے

تھیا ''حسنبُنا'' دے بدلاں وچ رُوپیش جان چن زہراء دا
آیا نیک ستارہ گروش وچ کلاؤم زینب کبری ً دا
پیا چاؤنا ،سین عول خیے چول اُن بخت حسین مجرا دا
گیا تھہر مذیان دے فعلیاں وچ تائیں برقعہ عون دی ما دا

أعلے ہوئے بخت دی ملکہ کوں آئی دیگر وج صحرا دے وہ کھے ترفا دے وہ کی سے تور قاتلال دے بھٹ جگر گئے ترفا دے چایا آن رباب سکینڈ کوں گئی لیل گل کبری دے چایا بلدی آگ چول سین میڈی بہوں مشکل نال سجاڈے

ــــــــ اگهارگؤدت ـــــــــــ 208 -

"قاب قوسین" دے پردے کوں آگ لگ گئ وچ صحرا دے تائیں اے دھلی مولی داشتا کیں نجمیاں کوں سے نے اٹھدے شعلے بھادے چائے دو قرآن ایک آیت نے چی ال چال وچ شہدا دے دہیا اے لیمدا مڑے ہوگئے دہیاں چوں صغری دے خط سجاڈے دہیا



کھولی اکھ سلطان نریعت دے آئے موت دے منظر یادے چوکھ مستور دے برقعیاں نوں ڈٹھا چھیکوی وار سجاڈے مونہد کر کے پاسے مقتل دے بیار کیتی فریادے ہے کوئی وی ہاشمی جیندا ہے میری آن کرے امدادے بلا

احساس امام دا روح ہوندا اے ، اوند ہوندا اے ذوق لطیف اے میں گول قسم ہے جیڈیاں اکھیاں دی سائلوں بالکل نمیں تکلیف اے چوقھ مستور دا برفعہ بن کیوں تھی گیا ایس جلد ضعیف اے تیوں بھین مبارک ڈیندی ہے جیڈی ہر مستور حنیف اے تیکوں بھین مبارک ڈیندی ہے جیڈی ہر مستور حنیف اے



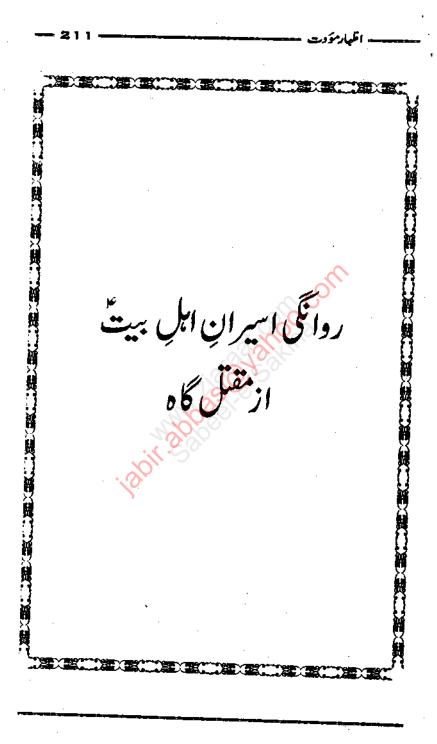
کی واری قل احساس تھیا سجاد دے ہر ہر ساہ وج و بہد خون جگر دا اکھیاں توں تا کیں اے مل گیا خاک شفا وچ کھنی مریم شرم دے عرش اُتوں شبیر دی مقتل گاہ وچ کھنی واری اُٹھ کے تھن پی ہے عمران دی غیرت راہ وج ملا

ونج آکسال نجف دے والی کول میں کرغم دی فریادے میڈے کن زخی میڈی رعیت کیتن کر تسیال دی امدادے پیا داج گئیندا ای بوتری دا وج کربلا دے صحرا دے ہے وس لگداای وج کربل ونج کے میرے بائے کول دفتادے



دستار بوتی دی رسم دے وی گیا بنت بنول خطاب اے مُن خون آلودہ ہتھ ساڈے کرے ہر مستور خضاب اے بنھی بیگ سجاڈ کوں بھو پھیاں نے پردلیں دچ مجھ تواب اے سردی موئی بیگ دے بیجاں کوں رھی اے چُمدی آپ رباب اے





----- اظمارمؤوت

دیگر دے ماحول گنوں گئے بال سکھے گھرائے رہ نے تُر تُر فرہدے زینب کوں جیویں ایہد عباس دی جائے فرٹ نے حوصلے اُولو الامر وانگوں ہر بال کوعون دی مائے پڑھ ''انا للہ' وہی زہرا وی ڈتی ساری رات نبھائے



جنوں ور دے قاتل کنن آنون نیں رھندی تاب نگاہ دی توڑے کی استری ہوں روادی توڑے کی استری ہوں روادی بوٹر کے اور کا دی بخوں کئی آیت قربا دی ایک پیٹر سجاد بچاون لنی رھی اے جیندی وہی زہرا دی



Presented by: Rana Jabir Abbas

عمران دی زخی پوتری کول جَدُال شامِ خریبال تھی اے سمجھ کے مصوری اکبر دی بہد خاک تے بی بی گئ اے نابی فرستگدی کی ہے دج مقتل گاہ دے گئ اے بہول او کھیال تھی کے لاشال چول کھھ بال گھلیندی رہی اے

تاریخ ڈسیندی اے مقل دی جیندا راوی پیر سجادے شاہ خود آ ہداے عاشور دے ڈینہد مینار بلنے اقصیٰ دے سانوں عرب مجم ڈوہاں رَج للیااے بیار گوں بُن تا نیس یادے امکان دے ملک دی ملکہ گوں پے لیھنے بال بجرا دے

کرکنڈ سورج کوں دُھپ دے وچ ڈتی بھین کو چھال بیارے نالے خون پو تخفی نالے درت رووے شبیر دا نور ابصارے آکھ ایک نالے ایک فلم ہونا ایں ذرا حوصلہ کر لا چارے بہنے جھنکال تھل کے تھک بی ایں اجال راہندا اے شام بازاراے بہنے جھنکال تھل کے تھک بی ایں اجال راہندا اے شام بازاراے (رملہ صفدر)



خاموش تھیوو سنو گال میڈی ہُن کوئی مستور فہ رووے تعظیم کیتے ہر اِک بی آ میڈے کول کھلووے میں تول رہووے میں تول رہووے میں تول رہووے میں تول سر ننگے میدان دے وچ نہ پوٹول ملنا پودے میں تول سر ننگے میدان دے وچ نہ پوٹول ملنا پودے



سسس اظهارمؤدت مسسسسس 2 1 5 ---

سلطان حجاز تے فارس وا میں اُجڑی وا سرتاج اے کلوم توں پچھر بہااے بُن توڑی میڈازینٹ وا مگ مزاج اے اے مان سکون سکین وا میڈی غیرت دی معراج اے میڈ ے شہر دے وج ماں اصغروی یک جاور دی مختاج اے میڈ ے شہر دے وج ماں اصغروی یک جاور دی مختاج اے



میڈاؤ هلے ہوئے بخت ای ساتھ و تاای اسلام دی نیک کنیراے ایہہ چونہہ سالاں دی زہراء ہے میڈے سینے دا تھویڈ اے ایہہ علم نیں تیڈے حاکم دا پردلی دی تجویز اے ایہدا خیال رکھیں بازاراں وچ میڈے گھر دی قیتی چیز اے



سسس اظهارمؤوت .

نت مال پوسر نے نمیں رہندے ایہ فطرت دا آئین اے میڈی جس عارضی غربت تے تول دی آ کھ چا ، مُن آ مین اے میڈی کے ایک عارضی غربت تے تول دی آ کھ چا ، مُن آمین اے ربی این ڈر دی پووے قاتلال تول، تائیں لاش کول نمیں تسکین اے جو دفت لگا ای تال باہے کول سئوا چا مُن لیمین اے معد

جداں پو دا قاتل چا چابک، گیا مقتل دے وہ آئے قرآن دی چھوٹی سورۃ دے چا لفظاں رنگ بدلائے ایک سُن کے وَین سکینہ دا کنڈ کر گئی عون دی مائے ایک سُن کے وَین سکینہ دا کنڈ کر گئی عون دی مائے میرے شمر دے ہتھ وج وال این چھوپھی زینب آن چھڑائے

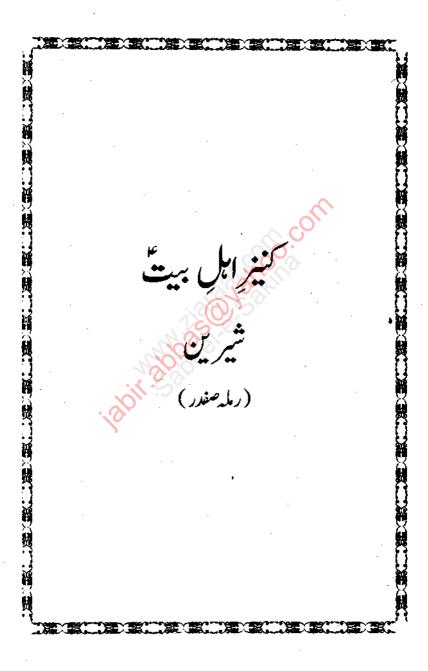
بہوں اُو کھا تھی کے پولبیا اے ، ذرا کر بے دین حیائے اِک واری میں عول گھولن ڈے کوئی پودے جسم دی جائے میرے کم سن بدن اِن طاقت نیس میرے کم سن بدن اِن طاقت نیس میں میڈے ہور طما ہے کھائے میں سینہ وُم کے فروسیاں میں عول بالکل ہتھ نہ لائے



شالا پو دا سایہہ قائم رہے ہر دھی دی نیک دعائے رہوے بخت سلامت میکیاں دا شالا کوئی تکلیف نہ آئے بھیناں نوں مان بھر انواں دا رہوے قبر تائیں ہمرائے کیویں پُپ کر کے وچول مقتل دے لنگ گئی اے عون دی مائے



مستند اظهار مؤدت مستند عليه على عدد عليه على على المام على على المام على على المام على المام على المام على الم



ـــــــ الخهارمؤدت ـــــــــ 2 1 9 —

کوئی فکر نہ کر دائی اکبر دی تیڈا پیر وڈا لجیالے اسال خود آسال تیڈے گھر دے دی جڈال ویسیں وطن وچالے میڈے پُر دے گئر دے ڈینہہ ہون ہوی بھین میڈی وی نالے کائی چادرال گھن کے شہر دے باہروں کریں سین دا استقبالے کائی چادرال گھن کے شہر دے باہروں کریں سین دا استقبالے

میں سُنیا اے ساڈے شہر دے وج آج گھی مہمان نے آئے تائیں اے حاکم شہر نے تھم ڈِتا اے ڈیودگل بازار سجائے دل چاہندا اے ڈیکھال وَنْح جہڑے مہمان مدینوں آئے بہوں حسرت ہے میں کول پیرال دے کوئی آکے حال سائے مہمان تے نمیں گھھ قیدی وہن جردے وہن کربل ہوں آئے اس قافلے دے مقولال دے وہن نیزیاں تے سر چائے بیا ہور اس قافلے دے مقولال وہ وہن ماریاں باح ردائے بیا ہور ابی بی ابی ابی روندی ہے نال ویر حسین دا چائے بیک کی ابی بی جردی روندی ہے نال ویر حسین دا چائے



کیوں کر کے وَین بازاراں وچ ناں پیر حسین دا چایا ای اُوہ ما لک عرش نے فرش دا ہے نالے پاک بتول وا جایا ای سیدا کہ بتول وا جایا ای سیدا کہتے ہے بن ہاشم دا وَت کیجیا حال بنایا ای بازاردے وچ کہرے دردال نے سیدے پُتر گوں خون روایا ای

بازار دے وچ جران تھی کے ڈٹھا شیریں ہر اِک پاسے پیا کنبدا اے ول کسے خدشے تُوں کریں آ الداد عباسِّ کیویں نیزیاں نے سردوندے اِس کیول ہر اِک شکل اُداسِ کیوں سُن کے وین اِس بی بی دے ہوندائے زینب دااحساسِ کیوں سُن کے وین اِس بی بی دے ہوندائے زینب دااحساسِ

10000

ناں أم المصائب نميں ہوندے اے قيدن عرب مآب ميداول آ ہدااے تيدے چرے كوں ہے ديكھن عين قواب دس نام نشان قبيلے وا مَيدا ول كيوں اِنْج بے تاب صرف اتنا دُس تيد ہے قافلے وچ كينه سَين وا نام رباب



میں زینٹ دھی ہاں حیرا دی میڈی ماں دا ناں زہرائے میندا ناں چایا ای ہے نونہہ ساڈی، ہے علی اصغر دی مائے کوئی وعدہ کھا اس کریل وج ہس دھپ نے ڈیرے لائے اس کریل وج ہس دھپ نے ڈیرے لائے اسیں بنی ہاشم دے قیدی ہاں جن ونیا رنگ بدلائے



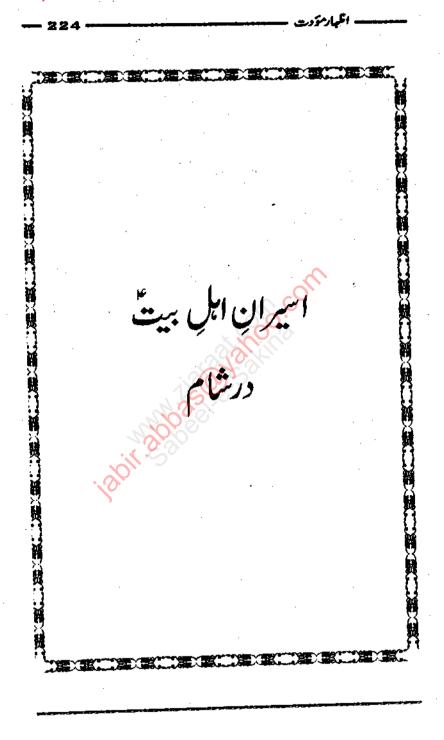
ذرا جگر عوں تھل میں زیدب ہاں بینے دین ایمان سکھایا ای میڈے گھر دی چار دیواری تے تیں عوں پردی دار بنایا ای اساں بھین مجرانواں ہر جاتے نائے دا دین پہنچایا ای تاکیں اے اُمت رذیل نے سرنظے ساکوں چھتری شہر پھرایا ای



میڈے چن کوں آن گرھن لگا شیریں بن برباد وجالے بے موسی جگ نے آن رُلی حیڈے پاک رسول دی آل ہر شہر آج استقبال تھیا اے ساؤا شیریں چھرال نال تاکیں اے پردہ بنے ہن ہر جاتے ساؤے خون آلودہ وال



نت بخت سلامت تیک رہندے درا کر شیریں پہچان اے میڈا وعدہ ہا گھن جج اکبردی عیدے آن تھیدوں مہمان اے عیدی مُرشد زادی آگئ ہے عیدے شہروچ سرعریان اے تیدی مُرشد زادی آگئ ہے عیدے شہروچ سرعریان اے توں تال حسب نسب الحج مُجھیا ہے جیویں پچھدن لوگ بیگانے توں تال حسب نسب الحج مُجھیا ہے جیویں پچھدن لوگ بیگانے



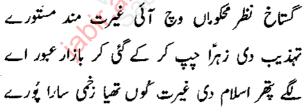
ناواقف پیکیاں گلیاں دی جداں وچ بازار دے آگئی گل شمر مزاج رعایا دی میڈی سین سمجھ منشا گئ بولی زینٹ بو دے لیج وچ ماحول دی بدل فضا گئ بولی زینٹ شام وچ آگئی بیٹا گول کیوں زینٹ شام وچ آگئی



بے جرم اسیر شریفاں کوں ماحول دی گری کھا گئ کم ظرف رذیل رعایا دی میری سین سمجھ منشا گئ صامت قرآن دی ہر آیت بن ناطق شام نے چھا گئ زینٹ، کلثوم دیاں فکلال وچ توحید بازار اچ آگئ



اسلام دی باغی سرحد وچ شبیر دی پاک سپاه گئی بک خطبے وچ نونهه جعفر دی ماحول دا رُخ بدلا گئی ہاشم عدنان دی کل غیرت جاڈ دی اکھ وچ آ گئی رکھ پیر ابوب دے صبر نے دربار وچ عون دی ما گئی



ر ہی ہے آ ہدی قروں بھر جائیاں گوں آج عول ڈی مال مجبُورے

سسست اُگهارمؤرت سسسسسسسسسسست 227 -

چوتھ مستور دی بن جادر کری شام دی طرف سیاہ اے آ "اجر رسالت" منگیا ہے بازار وچ "فی القربا" اے گئی وچھڑ سکیٹ پھور کھیاں تول گئے ہس شام دے پھر لکائے والتاس دی شد دے زخمال کول رہی اے پحدی عول دی مائے



کل غیرت حمزہ جعفر دی جدال دی بازار دے آگئ ڈیٹھے تیور باغی رعیت دے دھی زہرا دی گھبرا گئ رئی گپ اسلام دی گلیاں وچ اُتول لَنگ گستاخ سیاہ گئ گجھ ڈینہہ کول سرخ نقاب دے دہے وَل وطن تے عون دی مَا گئ



انتهی جاگ قران مصائب وائن ماں اُجڑی دی گال اے میں پُر اُلے تنس اُف کیتا اے لاش وا استقبال اے سیاڈ سکیٹے تکین اُلے کیتا اے لاش وا استقبال اے سیاڈ سکیٹے تنمیں لیمدی بازار دی جھیڑ وجال اے ایہ مسئلہ ہے ساڈی غیرت وا بازار وچ جھین سنجال اے



شبیر صنمیر اسیران کول گی دھل بازار ایج رائے ہر چوک دے وچ سادانیاں تے تھی پھراں دی برساتے تھنی زخی تھی کے عون دی ما دربار دے سامنے رَہ تے آ چایا اے ترول مجرجائیاں نے مونہہ وَالاں نال لُکا کے



ـــــ الحمادمودت ــــــــ 229 ـــ

یں رُ رُ کے بُن تھک پی آں اے مقصد ''فی القربا'' دا میں رُ رُ کے بُن تھک پی آں اے مقصد ''فی القربا'' دا میں سَمنا ہے پر جا کوئی نمیں ، کر چارا چن زہرا دا میں کول پھوچی دے شم بوندی پر ہاں مجبُور زیادہ کیوں جو بھین تیڈی دے زانو تے ہے زخی سربیوہ کبریٰ دا

*

تھئی اے جنگ اِک نال مسافرال دے اوندی گال کر بندے بیے نیں کم عمر مجاہد ، ایں جنگ دے وچ ، لڑن دے کیتے گئے نیں بیا ایس جنگ دے این دنیا تے اثرات نرالے تھئے نیں بیا ایس جنگ دے این دنیا تے اثرات نرالے تھئے نیں کھڑ کے مقتول دی لاش اُتے خود قاتل روندے رہے نیں کھڑ کے مقتول دی لاش اُتے خود قاتل روندے رہے نیں



____ اگمارمؤرت و عصوب

میں جگ توں وکھرا اُجڑ گیاں کی حال ڈساں مِنہال اے ایں اُمت نے ساڈے ہر حق نوں کیتا ہر ویلے پامال اے توں نال تعجب مر ویسیں سن ایبہ سجاڈ دی گال اے اِک فِصْدِ نیس بن شام دے وہ میڈیاں ترائے پھو پھیاں دی نال اے



جداں بین ملن پردیس دے دی ورد ویندن مونجھ ملال عید کے بن ہور خیال عید کے بن ہور خیال عید کے بن ہور خیال میڈی بھین سکیٹ پھو پھیاں تُوں بی بیکھدی ہے کہ گال میڈی بھین سکیٹ پھو پھیاں تُوں بی بیکھدی ہے کہ گال ساڈا وانگ صبیب دے کون آیا اے آج شام دے شہر وجال



.....انليارمؤرت مستحد 231

احساس دی آیت دین کیتے جدال شام اِن واخل تھی اے عراق دی غیرت کی گفتے بازار اِن زلدی رہی اے تھی بھیر ضمیر فروشاں دی وَدھ رَت سجاد دی گئ اے پڑھ ''اناللہ'' کی واری لی بی بی فر دربار دول بی اے

گل ہائمی گھر دیاں عزتال دی تھی ہر مایوس نگاہ گئی جڈال وچ بازار دے شرفا گول چوگردُول ور ساہ گئی بک گل معصوم سکینہ دی بیار دا مرض وَدعا گئی آکھے پُن ورین ہُن کیا ہوی مال وچ بازار دے آگئی



میں "کن فیکون" وا مالک ہاں اُن رنگ بدلن ونیا وے تاکیں اے پہلی واری زندگی وچ لگا ای کرن سوال سجاڈے اُج ملکہ فدک دی دھی آئی اے بازار اچ باخ روائے عبر سنگداایں تال شام وے وچ میں کول جادراں گجھ منگوادے



میڈے پُور اِج ہائمی عزتال بن تائیں اے پیر حیدا مجبورے رکھ یں حال ڈیوال جول کیتا ہے بازار سجاڈ عبورے میڈیال تراوے پھو بھیال رخی ہن ، گیا اے دل تے تھی ناسورے تھی مال زخی بازار وے وہ تائیں اے خون زنا اے غیورے

میں نجف دے شاہ وا بوترہ ہاں میڈا پو جگ وا سلطان اے اسال "مرج البحرین" دے وارث ہاں ساؤی شان ای میڈا اس میڈا ہو جگ وا سلطان اے اسال "مرج البحرین" دے میں ہان عزتال سر عربیان اے میں ہائی شہر وا نام مدینہ ہا آج وطن وا ناں زندان اے

ورس والمارمة ورس

عبالٌ مزاح اسر جدال آئے شام اِن گھن تشریف ساہ رُک رُک کے علی علبہ دے دُھا جال ماحول کثیف ربی اے ہُر سجاد ہے جھال بن کے آکھ مُک گئ ہی تکلیف ایہ سجھیں جو تیڈے نال کھڑا اے تیڈے ہو دا ویر حنیف ایہ سجھیں جو تیڈے نال کھڑا اے تیڈے ہو دا ویر حنیف

جڈال امڑی عون ، محمِّہ دی آشام ای داخل تھنی اے عمران دی غیرت کئی گھنٹے بازار ای زلدی رہی اے ذیکھی عابد مقتل بھو پھیاں دی وَدھ رَت بیار دی گئی اے

پڑھ ''انا للہ'' کئی واری بی بی فر دربار دول پی اے

توڑے باقر کم سِن قیدی بال ، پر ہوش کریں ملعون اے نیں شام وجا لے چھپ سنگدامیڈے ڈاڈے پاک داخون اے وس قیدی کرنا مریم عوں کینبہ مذہب وا قانون اے میں اپنج بانے داختی ہال جویں موسی دا ہارون اے میں اپنج بانے داختی ہال جویں موسی دا ہارون اے

*

نچم ور دے زبور رو آگھ من تھیں دی ور کلام جے آگھیں تال بس بک لحظہ گھناں کر سجاد قیام ڈیکھلا کے پُشت سکینہ عموں فرمایا پیگ امام جے جاء خالی کوئی ڈسدی مئی کر بے شک تھین آرام حیندے وَر دی سائل کُل ونیا میں اُوں حیدر ی دی آس اُن بھین اٹھارہ ویرال دی رُل نال قضاء دے گئ آں فُر ساہور کی میں جا گیر دے وچ تبلیغ کریندی پئی آں مُم پُتراں والے کران کیتے گھر ہیو دے بیدا تھی آں



میں عالمہ غیر معلمہ ہاں میڈا اُم المطائب نام اے میری امری اوہ مخدومہ ہے جیندے یا ہرال خر امام اے میں کون قبر تائیں نمیں مُعل سَلَدا بازار وا بلوہ عام اے کرے رب منظور وعا میڈی انج نہ ڈکھلاوے شام اے



توڑے باہے دے محکوماں ٹوی بن قیدن جھنکال کھا گئ پر محسن ور وہے قاتلال دا کا کنات کول نام ڈسا گئ بیا مک مک سند دے پُرزے دا مُل وچ بازار دے پا گئ آ ہی لاکق دھی تاکیں اے نائے ٹوں ہذیان دا داغ منا گئ



زندان نیں ساڈی مقتل ہے ، وشن وی سازش گاہے محفوظ نیں گرمی سردی توں ، میڈی ہر بک صاحب حیائے میڈا ہر قیدی ہے تھائے میڈا ہر قیدی ہے تھائے شالا کے مستور توں شام والے زندان ایج موت نہ آئے



اسلام وے پاک مبلغ ما جداں قافلہ شام وج گیا تبلیغ دے کان مسافرال کوں ہر موڑ تے کھڑنا پیا تھئی بھیڑ ضمیر فروشاں دی رنگ بدل سجاڈ وا گیا آمدی فیضہ ہے سر خارق وا بازار اچ روندا رہیا



اے نجس ماحول دا پرةرده کر بند منحوس زبانِ ميڈا بُن تاکيس پورا ہويا نحيس بازار والا نقصانِ ميڈی اُکھ اِچ جبش دی غيرت ہے، ميڈی کنڈ او ہلے قرآنِ متال شام صفين اِچ بدل جادی ميڈا بُن وی فضل جوانِ متال شام صفين اِچ بدل جادی ميڈا بُن وی فضل جوانِ



ــــــــــــ اظهارمؤدت مستسمعت 239 -

تفیر مزل طا دی اُوہ نیر وہیندی پی اے جیند کے استقبال اِن سُرخ چاور ہر موڑ نے وچھدی اے بیا گھن کے المحقیدت دے نونہہ جعفر دی تھک پی اے بیا گھن کے المحقیدت دے نونہہ جعفر دی تھک پی اے تیل غیرت وی وھی زہراء دی مرگئ اے تیک ناں چایا اے تال غیرت وی وھی زہراء دی مرگئ اے



جیزی ڈون تختاں دی وارث ہے، اوہ وال کھلیندی رہی اے
بیا پوک سالاں دی دھی اُوہندی ڈونویں وُرسنمھلیندی رہی اے
کر تحمس ادا میں وُر لاہے تائیں اے نیر وہیندی رھی اے
مونہہ نجف دوں کر کے،خون گناں توں معصوم پھیندی رہی اے



----- الحيارمؤوت

میں وی صحرا دے توڑے ہن اسلام دے نیک اصول اے کیتے اُس وصول اے کیتے اُس میں کربل آپ وصول اے بین اُس کربل آپ وصول اے بیوں ظلم کیتا اے بین سفرال وی جھنی اِنج اولاد رسول اے بر بال گوں شام دے واہواں وی دفنایا آن بتول اے بر بال گوں شام دے واہواں وی دفنایا آن بتول اے



میں جھنکال نال اُٹھایا ہے ایندی دھی گوں بھی دے سرتوں کر مونہہ میدان دول معصومہ ہائی سکل ڈِتی اکبر گوں ہمں پیو دے خون ای تر کیتا معصومہ لُو چادر کول ڈِتا چابک نال دلاسہ میں مظلوم دی ایں وُخر کوں ــــ اظهارمؤدت ــــــــ 1 24

میں مارہ بن وچ کٹیا ہے مظلوم دی دھی دا داج اے
کیتا ہے کلٹوم نے کبری عموں میں چادراں توں مختاج اے
میں غربت دی و کھلا آیاں مظلوماں عمول معراج اے
تاکیں زینت بین بہول یاد کیتے عباس بھرا دا راج اے
تاکیں زینت بین بہول یاد کیتے عباس بھرا دا راج اے



سارا اسلام ہا نیمے وچ کیوں کرسیں ٹون ادراک اے میں اپنے ہتھ نال کیتا ہے اسلام وا وامن جاگ اے فیر دران اللہ کے فیر درے پُر نوں مارن لئی لے آیاں فوج بُلا کے میتھوں کھس کے زین لے گئی اے سجاڈ نوں کنڈتے جاکے

بہوں اُوکھا لاہیا اے زین اُتوں میں گل سادات دا مان اے عبال دی موت دے بعد ہویا ساڈا ہر اِک ظلم آسان اے عبائ دی خوف دے وچ سُخ تھی تھی گئے میدان اے میندے ہر جملے دے خوف دے وچ سُخ تھی تھی گئے میدان اے میں گھوڑیاں نال جھائیاں جن اوندیاں تھینیں سر عریان اے میں گھوڑیاں نال جھائیاں جن اوندیاں تھینیں سر عریان اے (رملہ صفدر)



عبائل دے باہجوں ہر صدمہ کیا زینٹ پاک قبول اے جدال ہوئی اے نال شرائی دے رہیا روندا ہر مقتول اے ہر چھنک تے زینٹ چپ کر گئی رکھ حوصلہ وا تگ بتول اے کئی زینٹ شام اچ نیس آئی رہیا اے کر دا نال رسول اے (رملہ صفدر)



ـــــــ اگمارمؤدت ــــــــــــ 243 ---

شبیر دے قبل دے بعد نی سجاڈ تے دین دی آسے گھن خوف زدہ معصوماں گوں فری کوفے شام دے پاسے رہی اے ڈردی آپ وی قاتلاں تُوں نمیں ہون ڈتا احساسے سجاڈ سمیت اسیرال گول رھی اے ڈینڈی سنین دلاسے سجاڈ سمیت اسیرال گول رھی اے ڈینڈی سنین دلاسے (رملہ صفدر)



میڈا ڈیکھ ظلم عُش کر ویدا ہا غیرت دا مجبود اے اُوں ویلے بال غریبال دے لگے پڑھن سلام درودے میڈے ظلم توں میڈی شام تائیں کیتے سیّد قیام قعودے تائیں مرخ پینہ پیا ڈیندا اے سجاہ دا باک وجودے تائیں مرخ پینہ پیا ڈیندا اے سجاہ دا باک وجودے

بــــ انگهارمؤدت

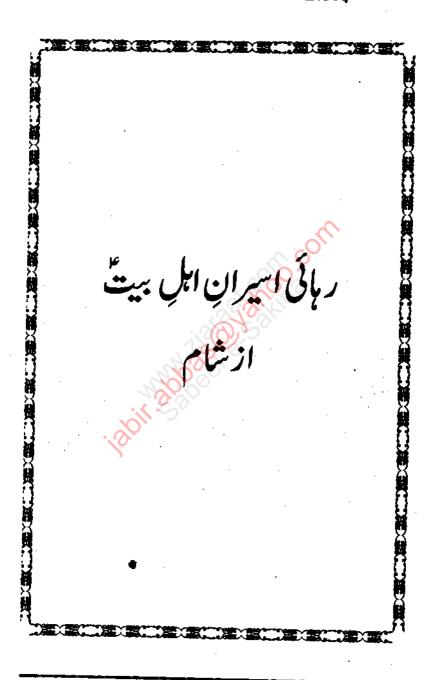
جال وچ شہداً دے نیں ڈسیا بک سانوں بال صغیرے اسان بک ہے کون وت چھیا اے، ہے کھ انن شبیرے تیدی کون وت بین کمی تدبیرے تیدی کمی نال برآ مد نیزے دے میں پنجتن دی تصویرے کمین نال برآ مد نیزے دے میں پنجتن دی تصویرے



آے خونی نسل اُمنے دی تیڈے ظلم والی رُت لنگ گئ تیڈی دادی جگر چبا کے تے ہتھ خون سادات اِن رنگ گئ حسن رضا تے محسن عوں زہر ملی ناگن ڈنگ گئ تیں عوں خبر نیس میڈی بک چادر تیڈی زندگی عوں کر تنگ گئ







ـــــ اظهارمؤوت

گئے موسم گزر اسیری دے ، گئی اے پھٹ سادات توں شامِ

اک خصے حال حزار آتے کہا آن سجاد قیامِ

انھی ملکہ سوگ دی گری دی کر ویر دے نال کلامِ

ایجہ ڈس آیال کہ رس کمیش حیدے ویر گوں مُن آرامِ

*

مُل مِی مُنَی شہر ومثق دے وج ، گیا اے تھی سجاد رہائے گئی شہر ومثق دے وج ، گیا اے تھی سجاد رہائے گئے دائے ملک خدیجہ فانی دے کمینا شکر میل اوائے ملکی لٹ اسلام دی حاجرہ کول زنی رَج کے آل عبائے رہی اے خون آلودہ وُر پُحدی وَجول لُٹ دے عول دی مائے



---- اظهارمؤدت --------- اظهارمؤدت

تھیوے ختم میعاد اسیری دی دل خوش ہوندن ورا دے پر وَکھرے رنگ اچ شام وِچوں تھیا پیر میڈا آزادے کم فرمی بازو بیر سے دے فرمایا پاک سجادے کم کیویں چھوڑاں شہر سکیٹ وا میں کوں باقر پنر صلاح دے کیویں چھوڑاں شہر سکیٹ وا میں کوں باقر پنر صلاح دے

مکی قید غیور قبیلے دے تھے بے وارث آزادے بہوں رُل رُلُ کے وچ سفرال دے رنگ بدل گئے شرفا دے ہوں کُم کے زخمی باقر" دے آکھ وَل وَل پیر سجاًدے میں مُورُاں پندنیس کرسنگدا ایہہ پھوپھیاں وطن پینچا دے ----- الحماريورت مستحد 245 ---

ہے رسم قدیم شریفال دی ، بیا ہے دستور وَہرتے آوے نیڑے وقت رہائی وا وَنْ بہندِن وارث وَر تے آئی موت دی زردی کی واری ، سجاد دے رُرِخ انور تے اِئی موت دی زردی کی واری ، سجاد دے رُرِخ انور تے بے وارثال واگلول چپے بیشا اے، رکھ ہتھ باقر " دے سُر تے



میں رُل رُل تھی آل چن عابد وج کوفے شام دے راہ دے رہ دے رہ دے رہ دے رہ دے رہ دے کی سام دی سنگت وج تھی نمیں محسوں معیادے ایکٹی ہوئی مال دی شام دے وچ ،گل مُن جا نام خدا دے جھ فن سکینہ کیتی ہی اُتھ لے چل پتر سجاڈے جھ فن سکینہ کیتی ہی اُتھ لے چل پتر سجاڈے



____ المياديورت _______ 249 --

میں شمر کولوں وُر لے آیاں ، میرے دردال دی عم خوارے جیویں میرے نال گزاری ہی حیدا عابد شکر گزارے میں لا عابد شکر گزارے میں لا عابد شکر گزارے میں لا عاب میکیاں موں بینی وطن دے کان تیارے "ول وطن تے جائے کون آنداای؟ اٹھی ال کیسن آخری وارے"



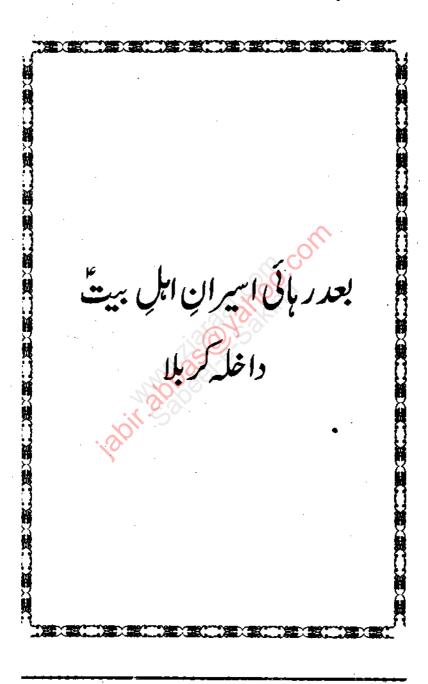
میڈی خواہش دی جھیل تھی تھیوں عابد ویر رہائے بک حسرت ہے ہن دل دے وچ کریں ونج وی دشت ادائے بک حسرت ہے ہن دل دے وچ کریں ونج وی دشت ادائے بک کاسہ گھن کے پانی دا ڈیویں پوری کر منشائے میرے ویر اصغر دی تربت تے کریں پانی دا چھنکائے

ہُن دین بچا کے راضی ہیں ، اُے خالق آلِ عبا دا اسال مُل پایا اے میڈے کلے دا توڑے گھر لٹیا اے زہرًا دا میریاں ساریاں بھو پھیاں زخمی جن پر ہئی بیار دا وعدہ میریاں اسلام لئی نہ کرمی وت پندھ کوئی شام دے راہ دا



فاتح شام اسرال دے ہین قافلے نے رُخ موڑے تبلیغ دے کان پیمال کول آئی آل شام شہر وہ چھوڑے اسال حاضر ہال ہے کہیں جاتے ہووے دین کول ساڈی لوڑے میڈے تھے ہوئے زخی بازوال وچ اجال پو کراڑ دا زورے





_____ اظّناده وسده

کیویں چہلم ویر داسین کیتا اے ، کی صفر حال سائے اک سال چھوں بے دارثال دے بین قبرتے دارث آئے رکھ زخی گردن قبر اتے کیتا وین اک عول دی مائے جبرے فی گئے این سیڈی قبر اُتے وین گرن زیارت آئے جبرے فیج گئے این سیڈی قبر اُتے وین گرن زیارت آئے



ایں گری دے وچ آئے ہن کائی پیڑب دے شنرادے سردار اُنہاں دا سید ہا جیندے پُٹر دا تام شجادے کی جن اوندے فرشام گین کی بیک سے نے وچ صحرادے ایں ریکتان اچ اے جابڑ میڈے پیر دا شہر آبادے



ہے آندن نال مقدر دے میڈے شام وچوں مہمان اے
کر استقبال غریبال دا کر بے کس تے احسان اے
اول قافلے دی میں اے جابر تیں کوں ڈس ڈیندال پہچان اے
ہے نیک مہاری قافلے دا میڈا عابد پُر جوان اے

*

سیڈے پودے قری خوش وسدن سیڈا کہینیں کوئی تھیں احساس اے
پر بقیع دیج وریانی ہے سیڈے ور دی قبر آداس اے
مک گال ڈسا چا نوکر کوں مخدوم مزاج شناس اے
عباس دے ہوندیاں سین میڈی کیوں گئی اے شام دے پاسے

کائی علم ساہ ہے وسدے ہن میں گوں شام دے اُجڑے رہ تے معلوم تھیں اے بے وطنال تے ہے غربت دی برساتے بوسیدہ کالے محملاں وچ ہن بال تے مستوراتے میڈا دل چاہندا اے میڈی گری وچ ایہہ فِک پونون اُج راتے میڈا دل چاہندا اے میڈی گری وچ ایہہ فِک پونون اُج راتے

اوہندا جگر پیا واہنداے اکھیاں توں رہیا سیار جوان اے اوندے بور اچ زخی بیبیاں ہن ، بیا لئ والمجھ سامان اے اُج سامان اے میڈی مُندری ہے وندے ہے دوج جیس تے ہُن تائیں لال نشان اے میڈی مُندری ہے وندے ہے دوج جیس تے ہُن تائیں لال نشان اے



میڈی طرفوں ونجھ ڈے اُے جابر عباس کوں ایہ اطلاعے تیڈی گری دی مہمان بنی اُن ہے نائب زبڑائے اوہ رُت وُ گئی جڈال آبدی ہم نیس آندا رُن وا ڈاہے میں زخی پیریں وُ آسال پر اُٹھ توں آن لہائے میں زخی پیریں وُ آسال پر اُٹھ توں آن لہائے

میڈے شہر اپنی تھک کے آگئ ہے رکھ دل وی حوصلہ ما دا میڈی بے تفنی اُوہندے ذہن اِن ہے تائیں اے آئی آ پیر پیادا ونجھ آ کھ اسلام دی مریم کول پیا آہدا ای پیو صغری دا کہوے محمل توں میڈی قبر اُتے ایں کوں زانو سمجھ بھرا دا بینی ہو فارغ آج بھیناں دے آٹھ مل مخدوم بھرائے کلھ شکر کھا اے میڈی مگری کوں ہن خالق چا رنگ لائے کینہہ وفن کیا ای پردیس دے وہ محسن وا نام وسائے آج ہے چادر میں خود و فی کے اوں کوں ڈیواں ویر دعائے



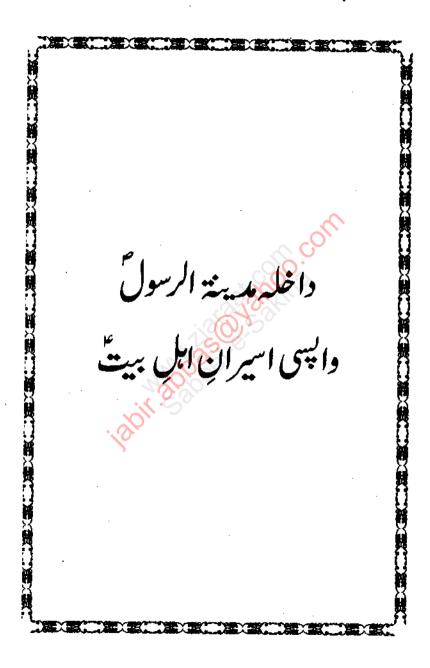
لجہال شہید اِک مقتل دا ہووی پُر وی عمر درازے تیں توں او کھیاں تیس کے شام دے وہ میں پڑھی اے وہ نمازے سجاد رکوع کو ل طول ڈِ تا اے میں کوں ویر قیام تے تازاے بازار دے شور تے چھا گئی ہے زنجیراں دی آوازے بادار



..... انجهاديمؤوت شيسيسيسي 257 ---

شبیر مزاج مسافر ہیں ، کریں معاف اکبر دے نال تے ہوندی توڑ دی سنگت شریفال دی ایہ ہے دستور جہال تے میں عُول باق عمر گزاران ڈے سجاڈ اہنال قبرال تے میں عُول رشتیال و چوال ڈس علید کہر انظر آنداای وطنال تے "میڈے میڈ کہر انظر آنداای وطنال تے "میڈے میڈ کہر انظر آنداای وطنال تے "

____ اگمارمورت _____ 258 ____



ــــــــ اظهارمؤدت ــــــــــــــــــ 259 ــــ

جال نبوی شہر دی سرحد وج تھیا داخل پور شریف اے ڈکھے کے روضہ تھن پیا ہے ہر پور دا فرو نحیف اے سجاد دھا وج تھا وج تا تا ایک مرد ضعیف اے آکھ ڈکھے پھوپھی تیں گوں من کیتے پیا آنداای ورحنیف اے

ایبہ مس ڈھیا ہے شام و پھوں ، جران نہ تھی غیورے تبلیغ توں فارغ تھی آیا اے تیڈے ویر دا نازک پُورے ایہو تخطی کھیں کی ہے ، میڈی بھین سکینہ دُورے بیا حال پکھیں اوں تول سفرال دا جہدی دُھپ تے ہے مستورے بیا حال پکھیں اوں تول سفرال دا جہدی دُھپ تے ہے مستورے

____ الحَيارُ كُورَى _____

اے ورث علوی حوصلے دا ، گجھ حال وہوی معلوم اے میڈا شام تائیں ابویں رُل وَ نِجَا میڈی غربت دامقوم اے میڈا شام تائیں ابویں رُل وَ نِجَا میڈی غربت دامقوم اے توں جمل صفیل وا فاتے ہیں ، بک چھدا اِی گُل مظلوم اے بچپان ذرا میڈے اُوروے وہا کیڑھی زینٹ تے کلاؤم اے



میڈے وال سفید تھے اُول ویلے جدال تھی محتاج روا دی ایہدر گمت شام دا تحقہ ہے ، آئی اے گھن کے دی زہراء دی نمیں آب و ہوا ساکوں راس آئی کل کونے شام دی رَه دی تائیں رنگت ہے تبدیل تھی ڈیٹی لاش پامال پھرا دی



"حَسُنِنَا" دے قاریاں دی آئی شام دے شہر جاگیرے ہرچوک دے موڈت بی کرنی میں گوں ماں واگوں تقریرے میڈے دل دے شام دے نقشے تے ایں گال دی سُرخ لیسرے آہدے نال اِشارے لوگ آئن اوہ باغی دی ہمشیرے

میڈی مقل گاہ بازار بنی کیتی جال بے دین منادی میں کھڑ گئی ہائی دی بلوے دے گھن اوٹ سجاڈ فقہ دی میڈے نظیمان جا سجھائی ہے تفیر کیسین کسا دی بن قلم دوات لکھا آئی آں تحریر میں شام دے راہ دی



سُن اُسَلُت عُول گُل گری دی ہر چیز تھی مبہوت بے غیرت دے دربار اُتے تھیا طاری عین سُکوت بیا ''مَن عَرَفا'' دے لفظال دا فیتا اے زینب شام جبوت تا کیں اے زینب شام جبوت تا کیں اے زیبا اے دی بازارال دے میڈامحمل بن تابوت



شام شہر دی قیدن دا چا کر منظور سلام الله الله الله الله الله فطب تال منا آئی آل بنیان والا الله میڈے دل کول کھا گئی "حسنبنا" میڈے دل کول کھا گئی شام ایبوڈس آئی آل تیل کول شام وجل تیڈے دین کول بن آل مام



محمِن کے تمغہ نفرت دا آئی این ول نیب خانون اے آدم توں گھن کے ختم رسل حیدی محنت دا ممثول اے سی جاندا ہاں وج محمعے دے حیدا نال چایا اے ملعون اے ربی این نال مجرادے ان نینب جیویں موسی نال مارون اے



_____ اخمار کوئت _____

سلطان حلیم ریاست وا ، اے بخت کئی فروہ وا سلطان حلیم ریاست وا ، اے وجی بَن دے بوہ ما وا سیڈے قام جا دا سیڈیاں معینیں نال میں طے کہا ، پندھ کونے شام دے رہ وا میڈے پیرال نے تھی قرم کیون اُٹھ و کھے لے چن زہرًا وا میڈے پیرال نے تھی قرم کیون اُٹھ و کھے لے چن زہرًا وا

کھ دین کو اپنیاں برقعیاں دی آئیاں وہی نے زہرا جائیاں ایک مدت میکھوں بے دار ثال نوں روئیاں رَج کے موت ستائیاں کر وین نصیب دی غربت تے سب مکھوڑیاں سنین وچھائیاں آئیاں ماں دی قبرتے رات و حلی کھین نال ہوہ بھرجائیاں آئیاں ماں دی قبرتے رات و حلی کھین نال ہوہ بھرجائیاں (رملہ صفدر)



_____ اگهارموَّدی ______ 265 ____

وَلَى أَبَرُ كَ مِيكِيال كُليال وَ وَ رَكُو وَلَ وَ حَ وَانَ دَى آس اكِ وَلَى أَبِرُ كَ مِيكِيال كُليال وَ وَ رَكُو وَلَ وَجَ وَانَ دَى آس اكِ وَنُوا مَا اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ الللّهُ عَلّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ اللّ



مان دیھی وا رشتہ عجب ہوندا اے ایہہ قاعدہ ہے دنیا وا دھی کیوں پیچائن مشکل نمیں لکھ بدلے چہرہ ما وا وَ لَیْ رَحْی زین سال میکھوں مَل سَر تے خُون بھرا وا رہیاں دھیاں پیکھدیاں مان کولوں کیہہ حال اے عول دی مَا وا



تیں عوں محرم سمجھ کے ڈسدی ہاں میڈا قبل تھیا اے احساس رہسی حشر تائیں ہُن عول وا پیو میڈا نیک مزام اُداسِ ہر شہر دے لوگاں پھر مارن کر رنگ رنگ دی بکواسِ آئیاں مجھن سجاڈ تے باقرا دے میں خون آلود لباسِ

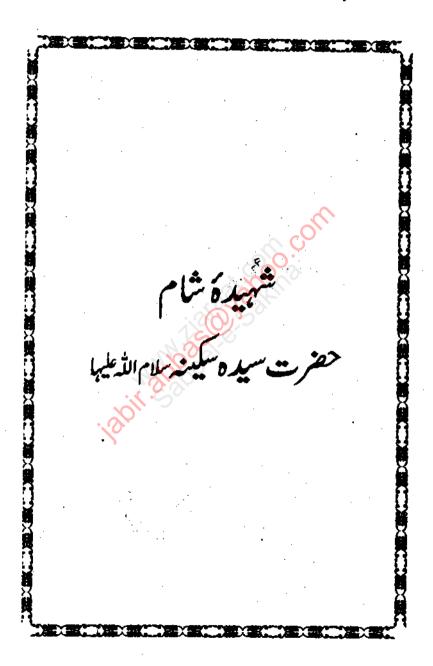


اے فاطمہ ٹانی وس پونویں شالا ہُن پیکے وطناں تے پڑھ نادِ علی دم کر دی رہیں سجاڈ دیاں زخماں تے اس بود میں دائی پندی ہی ڈیویں چا ہیڑ دے نال تے میں کول خدمت دے دی تال کھیں جڈال وت جانویں سفرال تے



ہتھ چا کے زخمی پاسے ٹول حالات سیں اجڑی دے عید یال دور اس مالات سیل اجڑی دے عید یال دور اس مال کر ارن چا دکھ کھ دے دیے ہم اندگی دے میڈے ہتھ دے جوڑے سلامت نیس کھا چا بک قوم شقی دے تیں کول کیال قبرتے دین آئی آل میڈی کنڈ دا زخم شدیدے





ـــــــ المَهَارِ كُورِي مستحصين على على على على على المُعارِ كُورِي مستحصين على على المُعارِ على الم

کل وُنیا توں جیوی بھین میڈی جیڈا اکبر نال بیارے مینوں نانے ڈیا وہ مخوارے مینوں نانے ڈیا وہ فخوارے مینوں نانے ڈیا وہ میری کھی ہے ذات غفارے ایندی عرتموزی دکھ او تے وہن بیو شام دے باہر مزارے ایندی عرتموزی دکھ او تے وہن بیو شام دے باہر مزارے



انے بھین فاطمہ زبرا وا ساؤا کر منظور سلام اے اساں پاکستان چوں ٹرآئے آل میڈ سے شہروی کرن قیام اے کی حال ای کن دیاں زخمال واسال کول ڈس چاہنے امام اے بھی کینہہ کینہہ جاتے جھنگ ملی خود ڈس اوسین مقام اے بھی کینہہ کینہہ جاتے جھنگ ملی خود ڈس اوسین مقام اے



----- اظهارمؤدت محمد

میڈے ہو دا پُرسہ دار آیا ایں ، رہوی قائم بخت اقبال اے تیں گول وض سلام دے ڈسدی ہاں ، شن دردرسیدہ حال اے میڈی کنڈ تے ٹیل بن چابکال دے ، بیا پیرال دارنگ لال اے میڈے ڈونویں ہتھ بن گرون وی ، اجال ڈ کھدِن قبر وچالے



ایں خونی شہر ومثق دے وچ میڈی ہر جا مقل گاہے ہرموڑتے مار کے سُٹ گئے مُن رھی اے چیندی عوق دی مائے میڈی گنڈ نے بھیڑ اچ قدم آیں رہ نے زک ذک ویندے ساہے پُر هُکر کیتا اے ایں شہر وچوں گیا اے نی سجاڈ بجرائے

جہڑے قیدی مُر دِن چُن وین رُل کے زندان وجالے چہڑے قیدی مُر دِن چُن وین رُل کے زندان وجالے چا دُن اِنتا اوندی میت کول گفن ویندن وارث نالے ہے انج ہوندا اے تال لاش میڈی محصنیں عابد ویرسنجالے کریں فن حسن دی گری وج میں کول مال زہراء دے نالے



میڈا کفن گلائی میت اُتے جدال ویکھی آ صغرائے ایبہ سمجھ دلی جو بھین میڈی، نمیں دلیں امیری پائے میڈے سردی زخم بن نیزیاں دے ڈیویں بجنال ٹول ڈکھلائے میڈے زخمی کن ایبہ ڈس ڈیس نمیں اکٹر سمرے پائے

الخيارمؤدي

(اسمضمون مي مندرجه ذيل كلام رمله صغدركا ب)

میڈا پو مخفا وج کربل دے ہیں سامنے ڈہدی رہی آن ہمراہ ب وارث چوہ میاں دے ہر ضرب کنیندی رہی آن میں ویر جگایا آگ دے وج قرآن بچیندی رہی آن میں حصة سمجھ شریعت وا ہر چھنک جھلیندی رہی آن



شبیر آغاز ہے کربل دا اوندا ہے انجام سکینہ کل پنجتن پاک دی غربت دا بک بن دا اے نام سکینہ شمر دے خوف توں نمیں چایا کدی پیو دا نام سکینہ ممراہ وراں دے قاتلاں دے کیویں وُ پی شام سکینہ



رئی ہے لگ لگ روندی باب کول کیلین شریف دی مداے جیندی قلی نے دُہرا چا کیتا غیور امام دا قد اے جہدی پیو عمول نبیال وانگ روئی رکھ قائم صبر دی حد اے جیندا قید اج زُل کے مرد خال جاڈ نول موت تول وَدھ اے جیندا قید اِچ زُل کے مرد خال جاڈ نول موت تول وَدھ اے

وارث مقتول قبیلے دا اے پاک مجی دی آل اے کیوں کفن پیامنگداایں قاتلال توں ذرا دل کوں پیر سنجالے سنجالے ساؤے گل دے کیٹر سے کفن ہوندن میں ماں اجڑی دی گال اے ایسے خون آلودہ چولے وچ کر جھین دفن لجپال اے

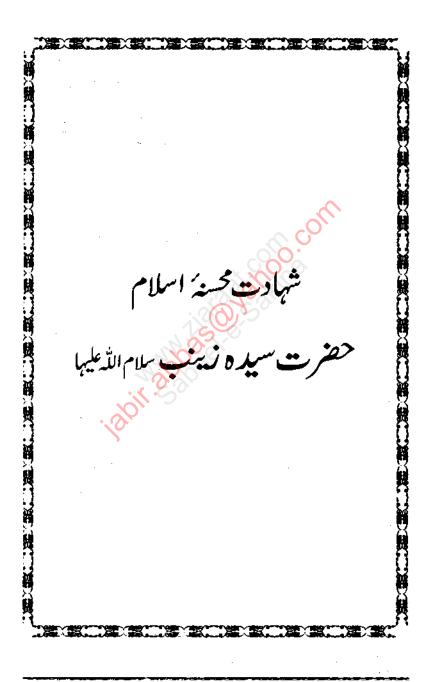


لاوے گل نال لاش سکینہ دی وَل وَل نائب زہرائے رہی اے محدی چرہ زخمال چوں بہوں چرتائیں عون دی مائے آکھے زخمال دی رَت نمیں رُکدی ایندے نہ زنجیر لہائے ایہہ پُٹر تال نمیں ساؤی عزت ہے ایویں چا عابد دفنائے

ایندی میت اِچ خوف ہے قاتلاں داایں کوں گل نال عابد لاجا ایندے گردن توں ہتھ کھلدے نمیں ایں گوں ایویں ای دفنا جا ایں شام دی چھوٹی زہراء دا توں رات جنازہ جا ، چا وت نھیہ قبر بنا کے تے ایندا آپ نشان مٹا جا ــــــ الجهازمؤدت ـــــــــ 275 --

ویران دیان اداشان ڈیکھیان بن بین طون بھین دی داش وکھا نیمی میڈا جگر کھیں توں باہر آیا اے بنن دل دا سیک ودھا نیمی مجیوری ہے کہ فون کران میڈی ذات عول مرن روا نیمی جبری قاتلان تول محفوظ رہوے اُوہ لیحدی قبر دی جا نیمی

ــــــ اگهازمؤدت ــــــــــ 276 --



نیں گرمی سردی سَہد سنگدی وچ جَگ وے خلق خدا دی
کیویں جرموسم برداشت کہا اے پردلیں اچ دِھی زہراء دی
اک سال مسلسل جاگدی رھی رکھ اکھ وچ نسل جمرا دی
میں ڈیکھ آیاں اجاں قبردے وچ پئی روندی اے سید زادی

*

کیتی کوشش دین مٹاون دی بے دین بزید ، زیادے رکھ دین دی کج شام دے وچ چند خطبے فخر نبا دے بخواہ محمل تھی صَرف گئے وچ کوفے شام دے راہ دے ہر غیرت مند انسان اُتے احسان اُن عون دی مَا دے ہر غیرت مند انسان اُتے احسان اُن عون دی مَا دے

بعد بھرا دے بھین کیتی تبلیغ اسلام شروع اے تاکیں اے ول صفر دا آ ہدا اے میڈی سین اصول فروع اے کا کیں شہداء کوئی دوح اے کل شہداء کوئی ڈیکھن دا، ہودے جے مشاق کوئی روح اے وَنْحَ شام دی راہ تے ڈیکھا وے میڈی سین داول مجروح اے

جگ تول و کھری قسمت ہے جموی سین زیوب مو دھی اے پیوالولاك الما" وا مالک ہے دھی جنگلال وچ مرگی اے کفن وے وچ وی سین میڈی نال ور دا چیندی رھی اے تائیس سین دے مرن تے عابد گول محسوس بیسی تھی اے تائیس سین دے مرن تے عابد گول محسوس بیسی تھی اے

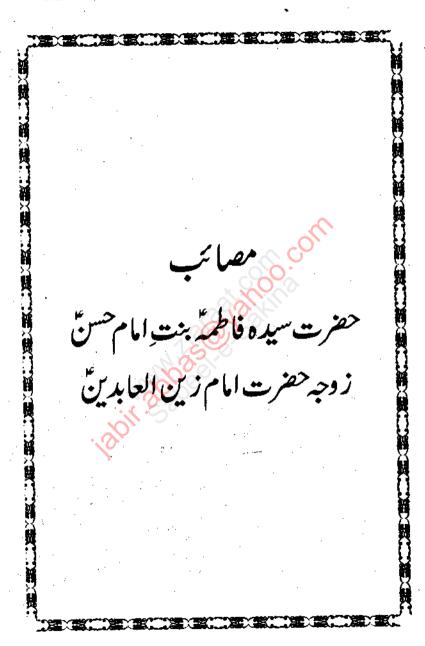
ــــــــــــ انگهارمؤدت ـــــــــــــــــ 279 ---

تھ ہوئی شام دے سفرال دی آرام کریندی پی اے بہوں سڈدی رحی اے پہرال ٹول جھل ضرب جال زخی تھی اے کول کھل ضرب جال زخی تھی اے کل کربل والے بخال گول بہول باد کریندی رہی اے چا تام عباس والی ما اکبر دی مرگئی اے چا تام عباس والی ما اکبر دی مرگئی اے

تھیا ای ڈوجا قضیہ شام دے وچ آج کھر عرصہ دے بعد اے کائی اے جی ضرب شدید گلی ہمں، دَم اُکھڑنے کو تا وی ما دے کائی اے جی ضرب شدید گلی ہمں، دَم اُکھڑنے کو تا وی مینوں دخم کینن ابندی گردن دے کائی لاچارہ سجاڈے ایہو بی آبدی اے خالق کول مینول ویر حسین ملا دے

اسال رعیت ہال علی اکبر دی اے اُجڑے ملک واشاہ اے اُج فجر گوں ماے ڈسیا ہا خہاڈی ما دا آخری ساہ اے اسال شام وج ما گول ملن آئے آل پر گئے بمن دل گھبرائے متال صدقہ سمجھ کے نہ بولے ساڈی امڑی صاحب حیا اے متال صدقہ سمجھ کے نہ بولے ساڈی امڑی صاحب حیا اے

---- المهارمؤوت ----- المهارمؤوت ا



مجھ وَسدے أجر كے تين وَسدے ابويں ہے دستور جہاں تے مجھ و ج پرویس دے رُل مَر دن تين وُن تھيندے وطنال تے بيوں او كھ شام اچ وقت آئين باقر دى اُجرى مال تے بيوں او كھ شام اچ وقت آئين باقر دى اُجرى مال تے بيتے مردياں تائيں نظر ركھی سجاد دياں زخمال تے

باقر دی ماں دی غربت توں میں صدق گرال دارین جیس مدق گرال دارین جیس رقت روندا سجاد فرخا رهی اے ہر وسلے ہے چین ترائے ویر گھھے جیند ہے کربل وج ڈتا پُرسہ ہر کہ سین اے جیس پیکے ساہورے ویڑیال چول شنے وکھرے وکھرے وین اے

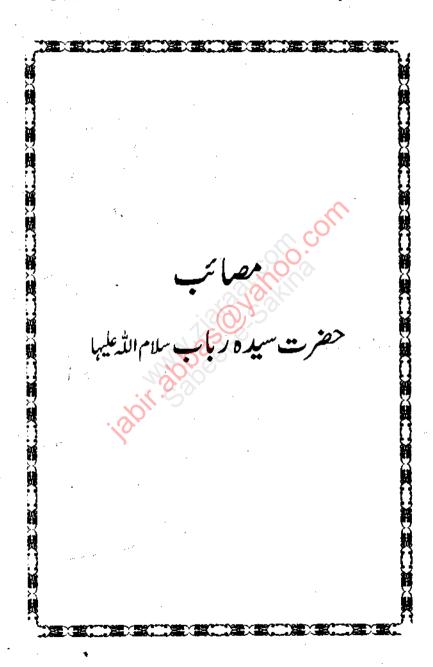
اے عصمت کی حیور کے مال باقر دی مجبور کے مال باقر دی مجبور کے ماحول عول نظرانداز کہا اے میں ان بازار عبور کے ماحول عول میڈا رَت رونوں میڈے وَس وَج نیس ذرا حوصلہ کر غیور کے دربار تاکیں مُتال راہ دے وج کوئی مرجاوی مستور کے دربار تاکیں مُتال راہ دے وج کوئی مرجاوی مستور کے دربار تاکیں مُتال راہ دے وج کوئی مرجاوی مستور کے دربار تاکیں مُتال راہ دے وج کوئی مرجاوی مستور کے دربار تاکیں مُتال راہ دی دربار تاکیں میں دربار تاکیل میں مُتال راہ دربار تاکیل میں دربار تاکیل میں دربار تاکیل میں دربار تاکیل میں مُتال راہ دربار تاکیل میں میں دربار تاکیل میں میں دربار تاکیل میں دربار تاکیل میں میں دربار تاکیل میں میں دربار تاکیل میں میں دربار تاکیل میں دربار تاکیل میں میں دربار تاکیل میں دربار تاکیل میں دربار تاکیل میں دربار تاکیل میں میں دربار تاکیل کے دربار تاکیل میں دربار تاکیل کے دربار تاکیل کے دربار تاکیل کے دربار تاکیل کے دربار تاک

میڈے جسم ای حوصلہ من داہے اُوہندے خون دی ہے تا جیرے ماحول دی نیم پروا کیتی توڑے رھی آل سال السیرے بکو حسرت دے وج من تا میں میں رَهندی بال ولگیرے کرو کوئی کوشش ، بو باقر دا ، نہ رووے رَت دے نیم ے

_____ الخيارمؤدت ______ 284 -

یعقوب نبی دا بک یوسف کیا نکفر با وچ دنیا دے اکھیاں وا نور تھیں ختم کیا ابنج رویا اے کر فریادے میں تال کئی یوسف مروا آیال وچ کربل دے صحرا دے میں تال کئی یوسف مروا آیال وچ کربل دے صحرا دے میں کیوں نہ رونوال اکبر وا اجال زین تول لہنا یادے

---- الخمارمؤدت ----- 285



ـــــ اعمارمؤدت

مہمان نوازی عربال دی ، کائنات دے وجی مشہورے میں کون آبرے ہائے ناکھے اصغردے تیڈا ساہورا ملک غیورے اج ماں اصغر وی منجھدی ہے ماحول توں تھی مجبورے کیا چادرال ڈیونا نونہاں کون رہیا عرب دائنیں دستورے؟

*

وارث شبیر وے حوصلے دا احدان کھای ایہہ مال تے میڈے ذہن دی نظرہے من تاکیں سیڈے دے زخال تے میڈے آکھن تے کسی وی آ ہدی ہاں جاڈ تیں کو ل وطنال تے تول رَت نہ رومیڈا چن بجوا میں و نج بہندی ہال جھال تے



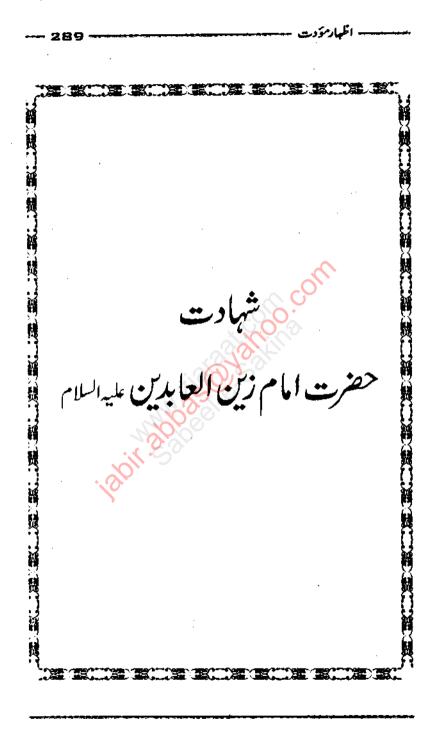
بك بستى بحييدانال جاك بهول دل تعينداك بتاباك جوں کھا یازار وا سیک گیا ، گیا کھا زندان شاب اے جنے وُھی وی نال پیار کیا ساری عمران سمجھ تواب اے صندے مرن دے بعد علی سوگ تھلے اُس سکین دانام ربات اے

زیب کلوم وے نال زلی ہر جاء کے عزت مآب اے و تھائتر تے بخت کول خون دے وچ رهی سال تائیں ہے تاب اے فری سب توں پہلوں دنیا توں آ گئ ہس موت شتاب اے گل بی ہاشم دی غربت دا اِک ماتی نام ربابً اے

Contact:jabir.abbas@yahoo.com

جہڑے جیندے نی گئے شام وچوں او آن طے سجال کوں جیوں اوپی اوپی شہر اچ راہی آندن ، رَسے نے وَہدے انْح طنل کوں جیواں اوپی اوپی اوپی اوپی اوپی کال اہوے نہ ہاں توں جڈال کا لے کیڑے لیون لگو بک گال اہوے نہ ہاں توں جڈال وَسدے گھر وہ شوک کھولو کرو یاد اصغر دی مال کوں

سین اُم البنین دے ویڑھے وی تھی آ مجلس برپائے سی اُم القربائے سین میڈی پڑھی آیت کی القربائے کی یوس کے میں میڈی کی مائے دی مائے دی مائے دی اے شدی مجلس و ھپتے بہدے میڈے پیراصغردی مائے



شبیر قران ہے عزت دا اوہندی پاک رحل سجادے شبیر میں تعلق سجادے شبیر کہ قول دا فعل سجادے میردا عزت کے نبیال دی اوہ نور محل سجادے دسلام دی ہر مک مشکل گوں کھا شام اچ حل سجادے

وارث تطهیر دے قافلے دا شبیر جمال سجادے فرخی اکھیاں نال کھلے بھو پھیاں دے قال سجادے رنا آکھ وچھ رکھ بازاراں کول ، رَت چالی سال سجادے گیا زخم اُلکا کے بھو پھیاں توں گھن قبر آج نال سجادے گیا زخم اُلکا کے بھو پھیاں توں گھن قبر آج نال سجادے



ؤوں تختاں وا وارث ہے ایہ سید نفیس مزان اے تاریخ عرب دی شاہد ہے ابندا ہا بطحاتے رَاج اے این این میں موان اے این این کوں شام دے ملک غریب کیتا عباس اکبردے باج اے وَدھا منگدا اے گفن سکیٹ وا پردیس کیتا مختاج اے

*

شبیر قرآن ہے دردال دا ، عم وی یلین سجادے زیب ، کلافتم ، رقیہ دی ذہنی تسکین سجادے ربی تسکین سجادے ربیا اے دادے دی آئول مرن تأمیں ہردم ممکین سجادے آگئی ہو مظلوم دی ہر گل تے ہر دم آمین سجادے

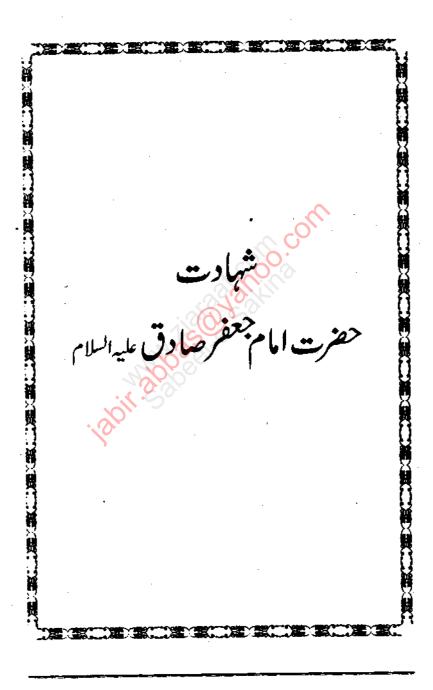


کیوں چھوڑ کے ٹریا فیندا ایں ، اُے شکی شام دے راہ دا میڈا پیکا گھر برباد تھیا اے ہانویں وارث پیو دی جا دا میڈ ے جگر دے آکائے اہم آند ن ساہ زک گیا ہے کبری دا شالا بک باقر توں لکھ تھینی ، گیا لٹیا اے گھر زہرا دا

میڈا قید داسنگی وسدا رہیں ہووی خطر وی عمر نصیب اے تو جاندا ہیں اُج چن بچوا میڈا پیو سجاد عرب اے ایم ایمو گئر نصیب اے ایمو گئر نصیب اے میں سوکھا فر دا دنیا توں ہوندا اکبر ویر قریب اے

____ اظهارمؤدت ______ 293 ____

میڈا چن باقر توں جان دا ہیں جہڑا حال اساڈا تھیا ناموں کے غم اچ اکھیاں دا رنگ لال ہمیشہ رھیا رکھیں قائم ایس ماتم داری عوں مئی بابا آبدا پیا نہ جگ آ کھے سجاڈ بیکھوں مک سوگ حسین دا گیا نہ جگ آ کھے سجاڈ بیکھوں مک سوگ حسین دا گیا



_____ اظهارمؤ وبيد

عاشور دا ڈینہہ ساڈے سیدال لئی ہے موت دا بک پیغام اے اگرال کے ساڈے خیمیال کول رہے نے مسدے فاص تے عام اے میڈا دادا چالی سال زنا اے چا بک بک ویر دا نام اے ساڈے زینٹ دا ونجنا شام اے ساڈے زینٹ دا ونجنا شام اے

میں پُر آں شام دے قیدی دا میڈا جعفر صادق نام اِے ساؤی ذات نے بُن تا کیں ہے آجدن خالق دے کی سلام اِے نہ وی دربار کلایا کر میں کوں وَل وَل کے بشام اِے سانوں بلوے دے وچ یاد آندااے کدی کوفہ تے کدی شام اِے

ساڈا زہر دے نال شہید ہونون ایہہ ورثہ ہے مُدُھ لا توں پو باقر ہے حسن رضا گوں پو باقر ہے حسن رضا گوں میڈی موت وا کاظم میں ڈسنا ، اج دھی اُم فروہ گوں میڈی موت وا کاظم میں روندے، ہے آل روندے شام دے راہ گوں اسیں زہردی موت تون نیں روندے، ہے آل روندے شام دے راہ گوں

*

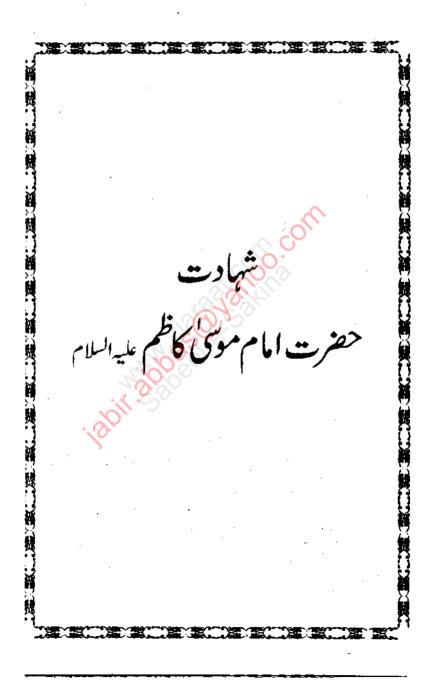
اسال خوش قسمت ہال چن بچوا سانوں موت آئی وطناں تے پئے جگر دے مکرے باہر آندن پئے وین آندن بخال دے سیڈے جہم موں کھا زندان ویی وَت مِلسی زہر جہال تے زبیر سمیت تول وفن تھیسیں بیو صَدق تھیوی زخمال تے



____ المهاريزوت _____ 297 --

میں اپنے وطن آج وفن تھیساں توں مرنا ایں وطن توں دورے میڈ امیت جایا اے نٹے پُٹر ال نے تیں ٹوں چیسن آ مزدورے میڈی لاش تے وصیاں رَح رو یَن آیا اے بخال داکل پُورے میڈی لاش آتے وہی بک وارث اُوہ وی مردنیس مستورے میڈی لاش آتے وہی بک وارث اُوہ وی مردنیس مستورے

---- اظمارمؤرت ------ عام 298



سسسد الخيارمؤوت سنستسسست 299 --

تاریخ گواہ ہے سیدال دے آ ہے جگ توں عجب نصیب کیا اے کر خاتون دے پُٹر ال کوں بغداد دا شہر غریب بک میت اُنھی زندان وچوں جیند ے فن دا حال عجیب اُنھوں قبرستان قریب آ ہا یا بُل بغداد قریب



تروں شہرال نے کیتا ہے چا سیدال کوں بربادے تاریخ پڑھو ہے بک کوف، ڈوجھا شام ، تیجا بغدادے پہلے ڈونہد شہرال وچ زل موئی ،عمران دی بہول اولادے ترجے شہر ای موٹی کاظم دے آ ڈن تھے شبرادے



ـــــ اظهارمؤدت ــــــــــــ ٥٥٥ --

میڈے ہمل بن نے رحم نہ کر میڈا آگیا اے وقت قریب میڈے ہمل بن نے رحم نہ کر میڈا آگیا اے وقت قریب میڈے ہمن قال تھک زنجیر کیئن کی گرمن آن طبیب میں چوڈال سال گرارتن چا زندان گول سمجھ نصیب میں گول باخی کاظم آبدے ہمن بغداد ای نام غریب



ج چوڈال سال بعد آیائیں ساڈے کر منظور سلام عید کے بعد غریب سڈیندے بئے آل ساڈے کھل گن اے رقیت نام ج نیں وسنال تیں وطنال نے گن نال ایہہ ہور تمام بغداد کوئی دور اے شام کنول سال ٹول ڈس مخدوم امام

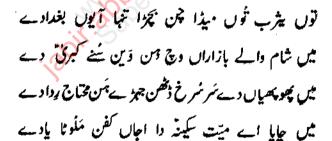


ایہہ ہے وستار یتیمی دی میڈا قائم مقام رضاً اے گھن کفن میڈا گل چن بجردا ونجیں بُل بغداد تے آئے میڈے کی میڈے پو دے جسم کول کھا گئی ہے زندان دی گرم ہوائے خود آ لانویں زنجیر میڈے تیڈے بابے دی منشائے

کھڑا دیر رضا پیا روندا اے اوہندے جیرے رنگ بدلایا اے بازار اج بھیج کے نوکر کول کیول کفن رضا منگوایا اے میں ٹول پکتھی گیا اے اسال اجڑ گئے آل ، بی گال تول دل گھبرایا اے ساڈا دی بغداد دے کوئی وی نیس کینہہ بابے ٹول دفتایا اے

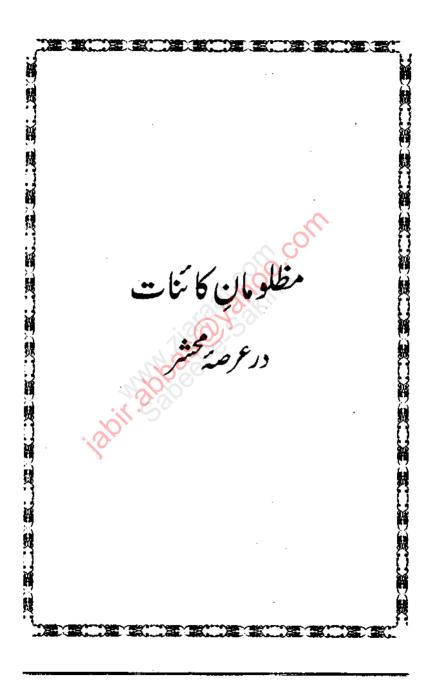


اوہ ہے سردار زمانے وا میڈے ول کو عین یقینِ
اوندا وی بغداد دے رُل مَرنا اسلام دی ہے توجینِ
تساں آ ہدے ہواہیہ ہے مولی کاظم پردل ٹول نیس تسکینِ
ایہہ پُر ہے جعفر صادق وا یا عرب دا کوئی مسکینِ





آج ڈوجھی واری وچ مجمع دے میڈی کیتی اے عزت میے نے تاکیل اے لفظ دعا دے چا آکھن آج محسن دی امری نے جیویں چائی ہائی میت سکین دی وچ شام دے زین وہی نے جیویں چائی ہائی میت سکین دی وچ شام دے زین وہی نے جے وس لگدا آنویں چا فردی میں پتر دی لاش مدینے



اے عزت نواز معبُود میڈا اُج آپ عدل فرما چا اُج 'دفی القرباء' دے قاتلال عول خود سخت سزا سُوا چا سیڈا عرش جنال پامال کھا اے اوہ پیش میڈے بُلوا چا رت رونون والے شرفا دی اُج عزت وا مُل پا چا

اے خالق باری آج زہراء ، تیرے در نے عض گزارے میری عترت پُن پُن قل کیتی ہر دور دے ہر بدکارے اک میڈی گئی شام والے بازارے اک میڈی گئی شام والے بازارے اس خدمت دے وضائے وہ میرے بخش دے ماتی سارے

جداں وچ دربار احدِیت دے آ کری سین ایکلِ
تاں نال بول دے پیش ہون دو پاک شریف وکیلِ
تصیبی پیش مقدمہ محن دا تاں آگھی ایہہ جبریلِ
بند نظر کرو ہتھ پانے توں گی جاون اے فخر خلیلِ

تھیا بیت المال اج کیوں شال؟ میڈے پیلے گھر وا مال میڈے پیلے گھر وا نال اور جائی کھڑی اے میڈی زینٹ کھول کے وال کیا ایب ہے اجر رسالت وا میں کوں ڈس تان سمی لجیال



جا سند دے پُرزے آکری وت سین میڈی فریادے بیا باک گواہ گل گھِن آی وی خالق دی درگاہ دے حسنین ، فِطْه دے نال ہون سلمان ، بوذر ، مقداد اس ملل بوی سین کول جھنکن وا آج ، بہول عرصے دے بعدے

میڑے چوڈال سال دے قیدی وا انساف جا کر معبودے
ربی آل پند بغداد دے میں کر دی پڑھ شکر سلام ورودے
کیندی سنت اے کرنال سیخال وی قعود قیام سیحودے
کیول کو یال دے وچ رَج گیا ہے میڈے پُٹر دایاک وجودے

جدال پیش تھیسن وج محشر دے کل کربل دے شہدائے شہرائے شہیر اکھیسی خالق کول میڈے پاک گواہ منگوائے میڈی زینب کھن آؤشام وچول ہودے دھی میڈی ہمرائے میڈے میڈے کی میڈی ہمرائے میڈے کی میڈی ہمرائے میڈے کی میڈ کول و نج آگھوآ دے بھو پھیاں دے ہمرائے



خود خالق لیسی محشر وجی جدال عدل والی میزان اے چا پُر اصغر کو پیش تھیسی مظلومال دا سلطان اے ایہو آ کھسی اسپنے خالق کول میڈی من عرضی رحمان اے مخلوق دے سامنے نہ آوے میڈی زینب سرعریان اے مخلوق دے سامنے نہ آوے میڈی زینب سرعریان اے



تول خوش قسمت ہیں چن ویرن تیڈی سنکت ہے بک جاتے جیں ویل خوش قسمت ہیں چن ویرن تیڈی سنکت ہے بک جاتے جیں ویل ویل اوی تعدن من دریا تے کھنل عوت دی ما دی قسمت ہے ایہہ ویرن بن اثراتے کوئی تُم وسدا بیا اے جن میڈا کوئی وسدائے شام دے راہ تے



اسال رُل رُل کے وہ دنیا دے رکھی دین تیڈے دی لاج اے اُج تیک معبُود حقیقی دا مظلوم کھڑا اے مختاج اے ایم مسلکہ ہے ساڈی غیرت دانٹیل منگدا تخت نے تاج اے مخچھ شمر کنوں کیوں لٹیا جس میڈی بیوں دھی دا داج اے



ناموں دا عِوض ناموں ہوندا اے اے خالق عزت مآبِ
میڈے شام والے مظلوماں داکر فیصلہ آپ شتابِ
تطبیر تیڈی بے چین رھی سے پیندے لوگ شرابِ
رلی رج احساس دی مقتل وچ ساڈی زینب باج نقابِ



جَیند نے پُر ہونون پردلیس دے وہ ہوندی مال کول نیں تسکین اے لکھ خوشیال ہون زمانے تے اوہندا دل رہندا اے مملین اے جیند سے سارے پُر عراق ہونون ، ہووے موت دا عین یقین اے رب جانے کہڑی آس آتے رہی اے چیندی اُم البنین اے

*

ہر سکدی تھین دے ذہن دے دی ہوندا آبوں داہر وں اساس اے ایہو سوچ کی اساس اے ایہو سوچ کی گر خراسان دی پائے آئی اے اساس دی آس اے نئیں دیر ایسان دی آس اے نئیں دیر ابھا تائیں اے بُن تائیں میڈی سَین دی قبر اُداس اے

اوہندی مجلس ہے جَیندی پاک سَل حَمَّی نیس آباد جہاں تے جہری رجب قوں لے کے رجب تائیں نیس وَل آئی وطنال تے جہری رجب قوں لے کے رجب تائیں نیس وَل آئی وطنال تے جیندی ساری زندگی نظر رحمی سجاد دیاں زخمال نے جیندی روح وی بُن تائیں چھر دی ہے گل پُر سے دے سفرال تے جیندی روح وی بُن تائیں چھر دی ہے گل پُر سے دے سفرال تے

تھیوی سفر نصیب زواری دا صفدر دی نیک دعائے سنگلاخ زمین وے سفرال وچ ہونی دھیال وی ہمرائے خراسان تو گفن کے قم تائیں سادات دی مقتل گاہے والح وسدی ناہی دنیا تے دیویں اُجڑی ہے زہرائے

*